رازِ وحشت
بقلم
NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
کومل اعوان
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رازِ وحشت

از کومل اعوان

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

اللہ جی مجھے بچالیں ___دیکھو میرے پاس مت آنا پلیز دور رہو مجھ"
سے___ اللہ جی مجھے بچالیں مجھے ___نہیں مجھے ھاتھ مت لگانا نہ
نہیں ___کہاں ہیں سب ___دور دور رہو مجھ سے خدارا مجھے ھاتھ مت
"___لگاؤ

وہ جو کوئی بھی تھی مسلسل رو رہی تھی چیخ رہی تھی اپنے رب کو پکار
رہی تھی اور وہ سامنے کھڑا انسانی کھال میں موجود حیوان آنکھوں میں
___غلاظت لئیے اس کے پاس آرہا تھا

اللہ میاں بچا لیں مجھے ___پلیز میری مدد کو بھیج دیں کوئی ___کوئی تو"
"___بچالے مجھے ___اللہ جی پلیز مجھے رسوا نہ ہونے دیں

اب وہ اپنے رب سے مدد مانگ رہی تھی وہ اگے بڑھنے لگا اس نے
___اس کا دوپٹہ کھینچنے کے لئیے ھاتھ بڑھایا

وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا گہرے سانس لینے لگا ___پسینے شرابور اس سردی

میں بھی اسے گھٹن محسوس ہو رہی تھی ___کمرے کی لائیٹس پہلے ہی آن تھی وہ کبھی لائیٹ آف کر کے نہیں سوتا تھا ___پانچ سال ہوگئے تھے اسے رات سے وحشت ہوتی تھی ___جب بھی سوتا تھا اسے یہی خواب آتے تھے ___یہی خواب اس کی نیند حرام کرتے تھے ___اس لڑکی کی چیخیں اسے سونے نہیں دیتی تھی___ اس نے کمرے کی بقایا لائیٹس چلائی اور پانی پینے لگا پورا جگ خالی کردیا ___وہ اٹھا اور کمرے سے ملحقہ بالکنی میں گیا لمبے لمبے سانس لینے لگا ___ہر بار اس خواب کے بعد اس کا یہی حال ہوتا تھا اس لئیے اس نے رات کو سونا چھوڑ دیا تھا ___لیکن کب تک نہ سوتا آج تھکن کی وجہ سے اسے نیند آگئی تھی ___اس خواب کے بعد اسے ایک چیز سکون دیتی تھی ___دوسروں کو تکلیف دیتا تھا ___ان کی چیخیں سن کر اسے خواب میں موجود لڑکی کی چیخیں بھولنے لگتا تھا ___روم سے باہر نکلا اور گاڑی کی چابیاں اٹھا کر ___گاڑی کی طرف بڑھا

آخر کون تھی وہ لڑکی ___اس سے اس خواب کا تعلق کیا تھا ___اسے

نیند سے نفرت کیوں ہوگئی تھی ___کیوں اسے وحشت ہوتی تھی رات ___سے ___آخر کیا تھا اس کا رازِ وحشت

××××××××××××××××××××××××

چیخیں خون ہر طرف خوف پھیلا تھا اور وہ ڈیول ہم سیلف مزے سے اپنے سامنے لوگوں کو تڑپتہ دیکھ رہا تھا لوگوں کی چیخیں اسے سکون دیتی تھیں انہیں تڑپتہ دیکھ کر اسے تسکین ملتی تھی وہ اس وقت اپنے ٹارچر ھاؤس میں بیٹھا تھا اس کے سامنے دو لوگ کرسیوں پہ بندھے تھے جن کا چہرہ سیکھ کر لگتا تھا انہیں بہت بری طرح سے مارا گیا ہے اور اب وہ ٹائیگر بھا کے سامنے پیش کیئے گئے تھے جو اب اٹھا اور آہستہ آہستہ ان کی طرف بڑھ رہا تھا جیسے کوئی شئر اپنے شکار کی طعف بڑھتا ہے اب وہ ایک جگہ رکا جہاں اس کے ٹارچر کرنے کی تمام چیزیں موجود تھی اس نے ایک چھری اٹھائی اور ایک ھاتھ میں پلاس پکڑے ___ان کی طرف بڑھا اور ان کے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا

اب بتاؤ میرا نام استعمال کر کے تم لوگوں نے کتنے لوگوں کو لوٹا"
ہے؟ اور ہاں سب سے ضروری بات کس نے کہا تھا میرا نام استعمال
"کرنے کو؟

اس نے ان سے سرد لہجے میں سوال کیا برف کی طرح سرد لہجے سے
___وہاں کھڑے تمام لوگوں کے جسم میں سنسنی دوڑ گئ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"___بھا ہمیں کسی نے نہیں کہا آپ قسم لے لیں"

___وہ دونوں ایک ساتھ بولے انہیں اپنی موت سامنے نظرآرہی تھی

ٹائیگر نے ایک کا ھاتھ پکڑا اور اس کی چھوٹی انگلی پکڑ کر اسکا ناخن نکالا
ایک دل خراش چیخ اس کے منہ سے نکلی اب وہ آہستہ آہستہ اس کے
تمام ناخن ادھیڑ رہا تھا دونوں ھاتھ پھر پاؤں پھر وہ دسرے کی طرف

بڑھا اس نے وہی عمل اس کے ساتھ بھی دہرایا ان لوگوں کی چیخیں سن کر پیچھے کھڑا واجد آگے بڑھا اسے روکنے کے لئیے اب وہ پچھتا رہا تجا ان لوگوں کے ملتے ہی انہیں شوٹ کر دیتا وہ اس اذیت سے بچ جاتے پھر اس کے ساتھ جو بھی کرتا کم ازکم ایسا نہ کرتا___

"بس کر ٹائیگر مرجائیں گے وہ لوگ۔۔"

واجد نے اس کے کندھے پہ ھاتھ رکھا اور اس کا بازو پکڑ کر اسے وہاں سے اٹھایا___

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے اسے دیکھا اور پھر اس کے ھاتھ سے گن کے کر ان دونوں شوٹ کر دیا پھر وہ واجد کی طرف بڑھا واجد کو پل بھر کے لئیے لگا وہ اسے بھی شوٹ کردے گا لیکن اس نے گن والا ھاتھ اسے دے مارا اور گن پھینکتا باہر کی طرف بڑھا___

ان کی لاشوں کو لے جاؤ سب کو پتہ لگے میرا نام استعمال کر کے کام"
کرنے کا نتیجہ اس سے بھی برا ہوگا اور واجد اب لڑکیوں کی طرح درد
"___سے کرہانا بند کر ورنہ تجھے یہیں چھوڑ جاؤں گا

اس نے پہلے اپنے ساتھیوں سے کہا پھر واجد سے کہا جو اپنا ناک پکڑے
آنکھوں میں غصہ لئیے اسے دیکھ رہا تھا اس کی بات پہ وہ بڑابڑاتا ہوا
اس کے پیچھے گیا اس سے کوئی بعید نہیں تھی وہ اسے یہیں ٹارچر ھاوس
میں ان لاشوں کے ساتھ بند کر کے چلاجاتا اور وہ دونوں چلے گئے اب
___ٹائیگر بہتر محسوس کر رہا تھا

××××××××××××××××××××××

کچھ لوگ اس کا نام استعمال کر کے غیر قانونی اصلحہ ڈرگز اور چائیلڈ ٹریفکینگ جیسے کاموں میں ملوث ہو رہے تھے جس کی وجہ سے پولیس اس کے پیچھے لگی ہوئی تھی لیکن اسے پرواہ پولیس کی نہ تھی اسے پرواہ تھی تو بس اس کے نام کی اس کا نام خراب ہورہا تھا ورنہ ٹائیگر کے بارے میں لوگ اتنا تو جانتے تھے ٹائیگر جتنے بھی غلط کام کرے وہ کبھی عورتوں اور بچوں کو نہیں بیچتا تھا اتنا بھی برا نہیں تھا وہ جتنا اس کے بارے بتایا جاتا ہے___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

××××××××××××××××××××××××

گاڑی سے ایک لڑکی اتری سفید رنگ کا سوٹ پہنے گلے میں دوپٹہ

پہنے بڑی ہلکے نیلے رنگ کی آنکھیں گھنی پلکیں اٹھی ہوئی ناک جس

میں خوبصورت سی نوز رنگ پہنی ہوئی تھی دھودھ جیسی سفید رنگت ملائی جلد لمبے بال کھلے چھوڑ رکھے تھے کانچ کی گڑیا لگ رہی تھی کسی بات پہ ہنستی ہوئی اسے پتہ تھا اس کا حسن قیامت خیز تھا جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ سادہ ہی رہتی تھی لیکن وہ لاعلم تھی اس کی سادگی بھی سامنے والے کی دنیا ہلارہی تھی___

ٹائیگرجو اس وقت ہوٹل سے نکل رہا تھا اس لڑکی کو دیکھ کر رکا جیسے اسکی پوری دنیا ہی تھم گئی اب وہ لڑکی سگنل پہ بھیک مانگنے والے بچوں کو تحفے دے رہی تھی اور پھر ان کے ساتھ وہیں بیٹھ گئی ایک چھوٹی بچی کو اپنی گود میں بٹھایا اور اس کے ھاتھ میں غبارے پکڑائے کسی بچے کی بات ہنستی ہوئی بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس کے ساتھ اس کا گارڈ کھڑا تھا ٹائیگر اپنے ارد گرد سے بیگانہ اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا سمجھ نہیں آرہا تھا اس کے کپڑوں کا رنگ زیادہ سفید ہے یا اس لڑکی کا___

"___چلیں بھا دیر ہو رہی ہے"

اس کے کسی ملازم نے کہا ٹائیگر ملازم کی آوازسے ہوش کی دنیا میں واپس آی___ا

"!_ہاں چلو"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر جھٹکتا گاڑی میں بیٹھا وہ یہاں سے چلا تو گیا لیکن اپنا دل یہیں ___چھوڑ گیا تھا

××××××××××××××××××××××××

اس ڈرگ ڈیلر کا کیا بنا؟ بات ہوئی تمھاری؟ دیکھ مجھے یہ معاملہ جلدی ختم کرنا ہے پتہ نہیں کتنے معصوم بچوں کو اس نے اس غلیظ کام میں لگایا ہوا ہے"_

ہادی نے حدید سے پوچھا اسے غصہ آرہا تھا اتنے سے کام میں اتنی دیر کیوں لگ رہی تھی___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں میری بات ہوئی ہے پر یار اتنی جلدی تو مجھ پہ بھروسہ کرنے سے رہا جو مجھے بتا دے اپنے ٹھکانوں کا یا اس کے اوپر کون ہے آرام سے کام ہوتے ہیں ایسے اس نے مجھے کچھ مال دینا ہے آج جسے وہ یونیورسٹی اور ہاسٹل میں بجھوانا چاھتا ہے تم بولو تو آج ہی پکڑ لیں اسے؟"

حدید نے کہا تو ہادی نے ہنکارا بھرا ہادی کی یہاں ٹرانسفر کو تین ماہ ہو گئے تھے مگر اب تک کوئی ثبوت ھاتھ نہ لگا تھا

ہادی اور حدید ایک ڈرگ مافیا کے پیچھے تھے جو ہماری نوجوان نسلوں کو برباد کرنا چاہتے تھے جن میں سب سے پہلا نام ٹائیگر کا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر ہر غلط کام میں ملوث تھا چاہے ڈرگز ہوں الیگل اسلحہ لانا خریدنا ہو یا پھر کسی کو مروانا ہو یہ کام ٹائیگر کے علاوہ کوئی اتنی صفائی سے نہیں کرتا تھا اپنے پیچھے ایک ثبوت بھی نہیں چھوڑتا تھا ہادی کو یقین تھا یہ کام بھی ٹائیگر کا ہے

××××××××××××××××××××××

"نمل بی بی چلیں گھر صاحب کا فون آیا ہے"

بیچارہ ڈرایور کب سے نمل سے کہہ رہا تھا لیکن وہ نمل ہی کیا جو کسی کی بات مان لے___

اچھا چاچا چلتے ہیں نہ ابھی تو آئے ہیں ___اور بابا سے کہیں آج تو" میری برتھڈے ہے آج تو مجھے ان کے ساتھ دن گزارنے دیں"___

آج نمل کا برتھڈے تھا تین سالوں سے ہر سال وہ اپنا برتھڈے سگنل پہ بھیک مانگنے والے بچوں کے ساتھ منایا کرتی تھی پھر ایک اولڈ ایج ہوم جاتی تھی آج بھی اس نے ایسا ہی کیا تھا پر بابا ہمیشہ اسے شام ہونے سے پہلے ہی واپس بلاتے تھے___

بی بی ہادی صاحب کے گھر جانے سے پہلے جانا ہے ہم نے ___آپ"
"___کو تو وہ کچھ نہیں کہیں گے مجھے ڈانٹنے لگ جاتے

ڈرایور نے بے بسی سے کہا تو نمل کو ہنسی آگئی ان کی شکل دیکھ کر ہر بار ایسا ہی ہوتا تھا جب سے ہادی کی ٹرانسفر ہوئی تھی رعز ہی نمل کی ___وجہ سے عظیم چاچا)ڈرایور (کو ڈانٹ پر جاتی تھی

اچھا چلیں چاچا آپ بھی نہ ___ویسے آپ کو یاد ہے نہ میں بھائی سے"
ناراض ہوں ___یار حد ہے وہ میری برتھڈے کیسے بھول سکتے ہیں
"___میری نمل افتخار کی برتھڈے بھول گئے ہیں وہ

نمل اپنے بھائی سے ناراض تھی اس کے بھائی نے اسے رات کو وش

نہیں کیا تھا بقول نمل کے یہ بہت بڑا گناہ تھا بھلا نمل کی برتھڈے بھلانے والی بات ہوئی اب وہ بھی بات نہیں کرے گی بھائی سے ایسے ___تو ایسے سہی

××××××××××××××××××××××

افتخار احمد اور شازیہ بیگم کے دو بچے تھے ہادی اور نمل ہادی پولیس آفسر تھا اور نمل نے ابھی کالج کلئیر کیا تھا اور فلحال فارغ تھی اس کا آگے پڑھنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں تھا نمل ہادی سے پانچ سال چھوٹی تھی خوبصورت سی اس کی آنکھیں ہلکے نیلے رنگ کی تھی ___شازیہ بیگم کیونکہ پٹھان تھیں تو ان کی آنکھوں کا رنگ بھی ہلکا نیلا تھا نمل نے آنکھوں کا رنگ ان ہی سے لیا تھا ___جبکہ ہادی کی آنکھیں ہلکی بھوری تھیں___ اور سب کی لاڈلی بھی ہادی اسے گرم ہوا بھی نہیں لگنے دیتا تھا اس کی آنکھ سے ایک آنسوں گرنے نہیں دیتا تھا کسی نے

نمل کو تھورا بھی ڈانٹا تو ہادی ان سے لڑ پڑتا تھا ___لیکن زندگی نمل ___کے ساتھ پتہ نہیں کیا کرنے والی تھی

××××××××××××××××××××××××××

"آپی کہاں ہیں آپ؟ آپی یار جواب دے دیں کہاں ہیں؟"

___ٹائیگر پورے گھر میں اپنی بہن کو ڈھونڈ رہا تھا

یہاں ہوں میں اوپر ___کیا ہو گیا ہے؟ اور کتنی بار کہا ہے بتا کر آیا"

"___کرو میں تھاری پسند کا کچھ بنواتی

___ٹیرس سے آواز آئی

آپی بس بھول جاتا ہوں یار ہر بار ___اور رہی بات میری پسند کی تو"
"___آپ کو پتہ ہے نہ آپ کے ھاتھ کا بنا سب پسند ہے مجھے

ٹائیگر نے کسی چھوٹے بچے کی طرح اپنی آپی سے کہا وہ تو جیسے اس کی
___اس ادا پہ نہال ہو گئی

اچھا میں بنا لیتی اپنے بھائی کے لیئے ___پہلے یہ بتاؤ کیسے یاد آئی آج"
بہن کی؟" اور یہ بال دیکھو ذرا اپنے کیا کرتے ہو تم سارا دن جو بال
"___بھی نہیں کٹوا سکتے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازینہ نے نیچے آتے ہوئے کہا اور اس کے لمبے بالوں کو دیکھا جنہیں
___پونی میں قید کیا ہوا تھا

توبہ آپی اتنی محنت سے یہ بڑے ہوئے ہیں ___ایسے ہی کٹوا دوں"

میں ___بھا ہوں یہاں کا کٹے ہوئے بالوں میں کہاں سے بھا لگوں گا___"

___ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ کچن میں چلا گیا

تم چھوڑ دو یہ سب اب ___کتنی بار کہا ہے میری جان میرا سارا دھیان تمھاری طرف ہوتا ہے کیا رکھا ہے اس سب میں___"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپی نے آج پھر وہی موضوع چھیڑا شازینہ اس کے اس کام سے واقف تھیں اور اس ہر بار روکتی بھی تھی لیکن وہ ٹائیگر ہی کیا جو سن لے ___کسی کی

آپی آپ نے یہی بات کرنی ہے تو میں جاوں ___آپ کو پتہ ہے میں"

نہیں چھوڑوں گا تو کیوں بولتی ہیں ___جب تک میں چھوٹی کا بدلہ نہیں ___لے لیتا ___اور میری فکر نہ کیا کریں مجھ تک پہنچنا آسان نہیں ہے "گڑیا کہاں ہے نظر نہیں آرہی؟

___ٹائیگر نے بات ہی ختم کر دی اور اپنی نور کا پوچھا

یہیں ہو گی کہیں بیٹھی فون یوز کر رہی ہو گی ___تمھیں منع بھی کیا" تھا اسے فون نہ لے کر دو مجال ہے جو تم زرنور کے معاملے میں کچھ سنو ___نہ ٹھیک سے پڑھتی نہ کچھ اور اگر تھورا ڈانٹو تو کہتی ہے ماما کو "___بتاتی ہوں میں

شازینہ نے نور کی شکایت لگائی لیکن وہ بھول گئی تھی ___ٹائیگر اپنی گڑیا ___کو کچھ نہیں کہتا اب بھی ہنس دیا اور شازینہ بیچاری نے ماتھا پیٹا

ہاہاہاہا آپی وہ میری بیٹی ہے ___اسے ایسا ہی ہونا چاہئیے ___اسے نہ" ڈانٹہ کریں آپ بھی ___میری زرنور کو ڈانٹنے کا حق کسی کو نہیں ہے___"

ٹائیگر نے زرنور کی حمایت میں بولا تو شازینہ بس ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی ___اور کھانا بنانے میں مصروف ہوگئی___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شادی کرلو ٹائیگر اب تو ___دیکھو اس بار میں انکار نہیں سننا چاہتی"

کھانا کھانے کے بعد ولوگ چائے پی رہے تھے جب شازینہ نے ایک اور فضول موضوع چھیڑا ___شادی کے نام پہ ٹائیگر کی آنکھوں کے سامنے پھر سے وہی چہرہ آیا جسے اس نے ابھی کچھ دیر پہلے سگنل پہ

___دیکھا تھا

آپی کیا کوئی اتنا خوبصورت بھی ہو سکتا ہے؟ جسے دیکھ کر اپنا آپ"
"بھول جائے کوئی؟

___ٹائیگر سوچ میں ڈوبا بولا تو شازینہ نے ٹائیگر کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا اس کی آنکھیں چمک رہی تھی شازینہ کو لگا اس نے کسی اور کو دیکھ لیا ___کیوں کہ ٹائیگر کم ہی مسکراتا تھا مسکراتے ہوئے اس کے دونوں گالوں میں ڈمپل پڑتے تھے جو اسے مزید وجیہہ بناتے تھے ___شازینہ نے دل میں اپنے بھائی کی مسکراہٹ سلامت رہنے کی دعا کی ___اس ___کے دل سے دعا نکلی اس کا بھائی ہمیشہ مسکراتا رہے

کیا بات ہے ٹائیگر کس نے میرے بھائی کو اپنا آپ بھلانے پہ مجبور"

"کیا ہے؟

شازینہ نے شرارت سے کہا تو ٹائیگر نے اسے گھورا

"___استغفراللہ !!آپی آپ بھی نہ میں تو ایسے ہی کہہ رہا تھا بس"

___ٹائیگر نے کان کھجاتے ہوئے کہا

ایسے تو تم کوئی بات نہیں کرتے بتاو نہ کون ہے وہ میں آج ہی اس"

"_کے گھر چلی جاتی رشتہ لے کے

___شازینہ تو جیسے تیار بیٹھی تھی

اللہ اللہ !آپی ایسا کچھ نہیں ہے ___بس آج وہ میں نے ایک پری کو"

دیکھ لیا ___آپی کیا بتاوں وہ بہت خوبصورت ہیں ___اتنی خوبصورت

آپی !_مجھے لگتا ہے جیسے دنیا میں ان سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں ہو

سکتا ___آپی یار مجھ سے نہیں بھولا جارہا انہیں ___جب میں نے انہیں دیکھا تو مجھے لگا اگر میں نے انہیں تھوری دیر اور دیکھا تو انہیں میری نظر لگ جائے گی___"

ٹائیگر بہت پیار سے اس کے بارے میں بات کر رہا تھا ___اور شازینہ توحیرت سے اپنے بھائی کا یہ انداز دیکھ رہی تھی ___کہاں اس کا بھائی کسی عورت کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا ___کہاں وہ کسی لڑکی کے بارے میں اتنی دیوانگی سے بات کر رہا تھا___

"___ٹائیگر تم کہو تو میں چلی جاوں اس کے گھر تمھاری بات کرنے" شازینہ نے اب کی بار سنجیدگی سے کہا ___وہ چاہتی تھی اب اس کے بھائی کا گھر بس جائے___

آپی اپ کو کیا لگتا ہے مجھے کوئی اپنی بیٹی دیگا؟ مجھ جیسے گنڈے کو؟"
___رہنے دیں آپی انہیں دیکھ کر لگ رہا تھا وہ کسی بڑے گھر کی ہیں
ان کے ساتھ گارڈ بھی تھا ___تو جو لوگ اپنی بیٹی کے باہر جانے پہ اس
کے ساتھ گارڈ کو بھیجتے ہیں ___وہ مجھ جیسے بندے سے اس کی شادی
کروائیں گے ___اس لئیے بہتر ہے آپ کچھ نہ کریں ___اور رہی بات
"___میری اگر دل کا معاملہ ہوا تو میں اسے پا ہی لوں گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے شازینہ سے کہا تو شازینہ نے دکھ سے اپنے بھائی کو دیکھا جو
اب کسی سوچ میں بیٹھا تھا ایک رات نے اس کے چھوٹے بھائی کو
___ٹائیگر بنا دیا تھا ___اس کی زندگی بدل کر رکھ دی تھی

ایسا نہیں سوچتے میری جان ___میرا بھائی بہت اچھا ہے ___لوگ کچھ"
"___بھی کہیں میں جانتی ہوں تم کچھ برا نہیں کر رہے

شازینہ نے اسے سمجھایا تو ٹائیگر نے ہنکارہ بھرا اور چلا گیا شازینہ دکھ سے اپنے بھائی کو جاتا دیکھتی رہی تھی

××××××××××××××××××××××××××

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مما نمل کہاں ہے؟"

ہادی نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا ___وہ جانتا تھا نمل اس سے ناراض ہے ___وہ اس بار سچ میں نمل کا برتھڈے بھول گیا تھا ___کیس کی وجہ سے

نہ سلام نہ دعا آتے ساتھ ہی نمل کا پوچھنے بیٹھ گئے پتہ نہیں کب" ___سلام کرنا سیکھوگے"

شازیہ بیگم نے کچن سے نکلتے ہوئے کہا ہادی کو سلام کرنے کی عادت ___بلکل نہ تھی گھر میں داخل ہوتے ہی نمل کا پوچھتا تھا بس

"اسلام و علیکم !سوری مما ___آپ کو پتہ ہے نہ نمل گھر میں نہ دکھے ___تو مجھے بلکل اچھا نہیں لگتا ___ہے کہاں وہ؟ نظر نہیں آرہی"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی نے ان سے پھر پوچھا ___اسے عادت تھی گھر میں داخل ہوتے ہی نمل کو دیکھنے کی ___اگر وہ رات کو دیر سے واپس آتا تھا پھر بھی سوتی ہوئی نمل کو دیکھنے بیٹھ جاتا تھا ___نمل میں جان بستی تھی اس کی اس کے معاملے میں بہت حساس تھا وہ اس نے ہی گارڈ رکھا تھا نمل ___کی حفاظت کے لئیے

وہ اپنے کمرے میں ہے ___اور تم سے سخت ناراض ہے ___اس نے منع کیا ہوا ہے اس کے کمرے میں ہادی نہ آئے ___اور ہاں اس نے صبح سے کچھ کھایا بھی نہیں ہے"___

اس کی مما نے اسے بتایا ___اور کاموں میں لگ گئی کیونکہ یہ تو چلتا رہتا تھا ___نمل ہادی سے ناراض ہو کر کمرے میں بند ہوجاتی ___اور ___ہادی اسے منانے کے چکروں میں ہلکان ہوتا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مما اسے منالوں گا میں ___آپ ایک کام کریں کچھ بنا لیں اس کے لئیے بلکہ رہنے دیں میں پزا منگواتا ہوں اس کے لئیے ___اور یہ سکینہ کہاں ہے؟ میں نے اسے اس لئیے ہی رکھا ہے کہ وہ نمل کو ٹائیم پہ کھانا دیا کرے لیکن نہیں یہاں کون سنتا میری"___

ہادی نے پہلے مما سے کہا اور پھر خانساماں سے سکینہ کا پوچھا ___جو اس کی بات پہ بیچارے بوکھلا گئے اب سکینہ کی خیر نہیں تھی ___بھلا غلطی نمل کی ہی کیوں نہ ہو ڈانٹ تو ان سب کو پڑتی تھی ___اب بھی وہ غصے سے کچن سے نکل گیا اس کا رخ نمل کے کمرے کی طرف تھا___

"___نمل میری جان دروازہ کھولو"

___نمل اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب ہادی نے دروازہ ناک کیا

___لیکن نمل ویسے ہی بیٹھی تھی ہادی اب مسلسل ناک کیئے جارہا تھا آخر تنگ آ کر نمل اٹھی اور دروازہ کھولا لیکن ہادی کی طرف دیکھے بغیر بیڈ پہ جا کر رخ موڑے بیٹھ گئی___ ہادی اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوا ___ایک نظر اس کے کمرے پہ ڈالی جس کا وہ حشر بگاڑ چکی

تھی ___کمرے کا سارا سامان نیچے زمین پہ بکھرا تھا ___بیڈ شیٹ بھی آدھی زمین پہ لڑھک رہی تھی اور قیمتی پرفیومز بھی ٹوٹی ہوئی زمین پہ پڑی اپنی بے قدری پہ رو رہی تھی___ ہادی سمجھ گیا بہت سخت ناراض ہے ___اسے لگا تھا وہ اسے منا لے گا ___لیکن کمرے کی حالت دیکھ کر اسے اندازہ ہوا کہ اس بار نمل نے مشکل سے ماننا لیکن پھر بھی ہادی اس کے پاس جاکر بیڈ سے نیچے بیٹھا ___اور اس کا چہرہ اپنی جانب ___کر کہ کان پکڑے ___لیکن نمل نے اپنے چہرہ دوسری طرف موڑا ___تو ہادی نے پھر ایک ھاتھ سے نمل کا چہرہ اپنی جانب کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"گڑیا سوری نہ ___قسم سے بھولا نہیں تھا بس میرے دھیان سے نکل گیا ___پرنسس آخری بار معاف کردو ___پکا وعدہ آئندہ نہیں بھولوں گا ___کچھ بھی پلیز گڑیا"

___ھادی نے پھر معافی مانگی لیکن نمل کا منہ ویسے ہی پھولا ہوا تھا

آپ کا روز کا ہے ___ہر سال آپ بھول جاتے ہیں ___اس بار تو حد"
کردی آپنے بھائی ___میں نہیں کر رہی بات آپ سے ___اور ہاں یوں
نیچے نہ بیٹھا کریں آپ ___اٹھیں جائیں وہیں جہاں آپ تھے ___حد
ہے یار ویسے اپنی چھوٹی بہن کی برتھڈے کون بھولتا ہے ___جائیں جائیں
"___اس کی معافی نہیں ملنے والی عبدلہادی افتخار

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمل نے غصے اور ناراضگی سے کہا اور اٹھ کر چلی گئی ___ہادی اس کی
ناراضگی کو ہلکا لے رہا تھا یہاں تو موسم کافی ابر آلود تھا ___خیر وہ سر
___جھٹک کر اس کے پیچھے گیا تو نمل لان میں لگے جھولے پہ بیٹھی تھی
ہادی بھی وہاں جا کر بیٹھ گیا اسی وقت ملازم پزا لے کر آیا ___نمل کی
نیت خراب ہوئی لیکن اس نے رخ دوسری طرف کر لیا ___ہادی نے
پزا اس کے سامنے کیا ہادی جانتا تھا ___پزا نمل کی کمزوری تھی پزا
اور گول گپے ___لیکن ہادی اسے گول گپے نہیں کھانے دیتا تھا ایک

بار نمل کی طبعیت گول گپے کھانے سے خراب ہوئی تھی تب سے نمل ___کو گول گپے کھانا منع تھا

یہ دیکھو میں نے اپنی گڑیا کے لئیے میں پزا منگوایا ہے ___اب تو مان" جاو نہ پرنسس ___دیکھو کتنا مزے کا لگ رہا ہے چلو اب جلدی سے "منہ کھولو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی نے پزا کی ایک سلائیس اس کے منہ کے آگے کرتے ہوئے کہا ___اور بس نمل کی ناراضگی غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گئے اور اس ___نے منہ کھولا تو ہادی نے اسے پزا کھلایا

یہ آخری بار تھا سمجھے آپ آئیندہ ایسا کیا تو میں نے آپ سے کبھی" "___بات نہیں کرنی

نمل نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا تو ہادی نے سینے پہ ھاتھ رکھ سر کو ہلکا سا خم دیا___

"راجر باس"

کہا اور اسے لئیے اندر چلا گیا اب اس کا غصہ چونکہ کم ہوگیا تھا تو سب کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

××××××××××××××××××××××××

ٹائیگر اس وقت اپنے گھر میں بیٹھا تھا ___دو دن ہوگئے تھے اسے اس لڑکی کو دیکھے لیکن وہ اس کے خیالوں سے نہیں گئی تھی ___سوتا تو اس کے خواب آتے تھے ___انکھیں کھولتا تو وہ جیسے اس کے سامنے موجود

___ہوتی تھی

"___اب کچھ کرنا پڑے گا مجھے"

اس نے سوچتے ہوئے اپنا فون نکالا ___اور واجد کو کال ملائی ___واجد اس کا ایک ہی دوست تھا جس سے وہ ہر بات کرتا تھا آج بھی اپنے ___دل کا حال اسے بتانے کے لئیے کال کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری ہی بیل پہ کال اٹھا لی گئی ___اور سپیکر سے واجد کی آواز ___ابھری

اوہو آج تو ٹائیگر بھا نے ہمیں خود کال کی ہے ہماری تو قسمت کھل گئی"___"

___واجد نے کال اٹھاتے ہی طنز کیا

ہو گیا تیرا !_اب بات سن میری یار مجھے لگتا ہے مجھے محبت ہوگئی"
"___ہے ___مجھے سمجھ نہیں آرہا کیا کروں

ٹائیگر نے اس کی بات کا جواب دیئے بغیر اپنی بات کہی ___جسے سن کر واجد دو منٹ تو خاموش رہا ___پھر اسپیکر سے اس کی ہنسی کی آواز ___گونجی اور ہنستا ہی چلا گیا ٹائیگر حیرانی سے فون کو گھورنے لگا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کہہ رہا ہے تو ہاہاہاہا محبت ہوگئی ہے تجھے ___ٹائیگر بھا کو محبت"
ہوگئی ___کون ہے وہ بد نصیب میرا مطلب خوش نصیب جس نے ٹائیگر
"بھا کے دل پہ وار کیا ہے؟

___واجد نے ہنستے ہوئے کہا

میں مزاق نہیں کر رہا واجی ___مجھے سمجھ نہیں آرہا کیسے پر ان کے"
بغیر اب زندگی ویران لگ رہی ہے ___تو مجھے معلوم کر کے دے ان
کے بارے میں کون ہے وہ مجھے بتا یار مجھے اب چین نہیں آرہا
"___واجی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے بے بسی سے کہا ___تو واجد کو معاملے کی سنجیدگی کا احساس
___ہوا

"___اچھا نام بتا ان کا"

___واجد نے نام پوچھا

"___نہیں پتہ"

___ٹائیگر نے کہا تو واجد نے فون کو گھورا

"اچھا کہاں رہتی ہے؟"

_واجد نے پھر سوال کیا

"___نہیں پتہ"

___ٹائیگر نے پھر منفی جواب دیا

تجھے پتہ کیا ہے!___گدھے نہ نام پتہ ہے نہ کچھ اور تو کیسے"

"___ڈھونڈیں انہیں

واجد نے اپنا ماتھا پیٹا ___اسے پتہ تھا اب اکر بھا نے کہا ہے تو ڈھونڈنا پڑے گا ___واجد پولیس میں تھا اور ٹائیگر اسے ہر وقت یہی کام بولتا رہتا تھا ___کبھی کسی کا پتہ تو کبھی کسی کا بقول ٹئیگر کے ایسے کام پولیس والے جائیز طریقے سے کرتے تھے اس لئیے وہ واجد کو کہتا ___تھا

(اتنا برا بھی نہ تھا بھا)

"___مجھے نہیں پتہ ___کچھ بھی کر تو مجھے ڈھونڈ کے دے واجی اسے اور سن یہ کام جتنی جلدی کرے گا اتنا بہتر ہوگا تیرے لئیے اب رکھتا ہوں___"

واجد نے جیسا سوچا تھا ویسا ہی ہوا تھا___ اب تو ڈھونڈنا ہی تھا اس لڑکی کو واجد نے سوچا___

××××××××××××××××××××××××××

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مما میں کیسی لگ رہی؟"

نمل نے مما سے پوچھا ___جو اس وقت اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھیں ___کریم کلر کا نفیس سا جوڑا پہنے اس کی مما بہت پیاری لگ رہی تھیں___

"___ماشااللہ میری بچی تو بلکل پرنسس لگ رہی ہے"

مما نے اس کے سر سے پیسے وار کر اس کا صدقہ پاس کھڑی ملازمہ کو

دیا ___اسی وقت ہادی کمرے میں داخل ہوا اس نے بھی پیسے نکال کر نمل کو پکڑائے تو نمل نے وہ پیسے ملازمہ کو دیئے ہادی ہمیشہ نمل کے ___ھاتھ سے ہی پیسے دلاواتا تھا

(___صدقہ مصیبتوں کو ٹال دیتا ہے)

"چلیں مما پرنسس ریڈی ہو؟"

ہادی نے ان دونوں سے تو کہا تو وہ تینوں باہر نکلے ___جہاں گارڈ ان ___کے لئیے دروازہ کھول کے کھڑے تھے ہادی نے پہلے نمل کو بٹھایا پھر خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی مما بابا کے بیٹھنے کے بعد وہ لوگ روانہ ___ہوئے

آج ہادی نمل کی فرمائیش پر ان لوگوں کو ڈنر کروانے لے جارہا ___تھا ___اس کا برتھڈے بھولنے کا خامیازہ بھگت رہا تھا ابھی تک بیچارہ

××××××××××××××××××××××

ٹائیگر کی گاڑی ایک ریسٹورینٹ کے آگے رکی ___وہ اتر رہا تھا کہ سامنے سے ایک گاڑی سے وہ اتری جس نے اس کی نیندیں حرام کی ہوئی تھی ___بلیک کلر کا شارٹ فراک پلازہ پہنے گلے میں دوپٹہ ڈالے ہلکا میک اپ کیئے نیچرل پنک لپسٹک لگائے اس کی دل کی دنیا ہلا رہی تھی___ اسے دیکھ کر ٹائیگر مسکرانے لگا لیکن اگلے ہی پل اس کی مسکراہٹ غائیب ہوئی جب اس نے ہادی کا ھاتھ اس لڑکی کے ھاتھ ___میں دیکھا___ ہادی کو وہ جانتا تھا آخر کو وہ اس کا کیس دیکھ رہا تھا ___اسے ہادی سے پہلے سے بھی زیادہ نفرت محسوس ہورہی تھی

"___چلیں"

___واجد اس کے کندھے پہ ھاتھ رکھتے ہوئے بولا تو ٹائیگر کو حوش آیا ___لیکن وہ اب بھی سامنے دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ گزری تھی

"یہ ہادی صاحب کے ساتھ کون تھا؟"

ٹائیگر سامنے دیکھتے ہوئے بولا ___تو واجد نے اس کی نظروں کا تعاقب ___کیا لیکن وہاں تو کوئی نہیں تھا ___اسے لگا ٹائیگر پاگل ہو گیا ہے

"کہاں ہیں ہادی سر؟"

واجد نے اس سے پوچھا ___تو وہ جواب دیئے بغیر اندر کی طرف ___بڑھا

چل مل آتے ہیں اس ہادی سے بھی ___ٹائیگر سے ملاقات نہیں ہوئی"
"___اس کی ابھی تک

ٹائیگر نے کہا تو واجد نے اسے گھورا

ابے اوئے گدھے تیرا دماغ ٹھیک ہے ___مجھے تیرے ساتھ سر نے"
"___دیکھ لیا تو مجھے یہیں شوٹ کر دیں گے

واجد کی بات ابھی بیچ میں ہی تھی کی ٹائیگر اندر چلا گیا ___اس کا رخ ہادی لوگوں کی ٹیبل کی طرف تھا ___اس کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی اسے نمل کی ہنسی سنائی دی ___جو ہادی کی کسی بات پہ ہنس رہی تھی ___اسے نمل کی ہنسی بہت پیاری لگی لیکن اس کا ہادی کی بات پہ ___ہنسنا برا لگا تھا ___اب وہ ان کی ٹیبل کے پاس رکا

اسلام وعلیکم انسپیکٹر عبدلہادی افتخار !!___آپ کو یہاں دیکھ کر خوشی" ہوئی ___مجھے تو آپ جانتے ہوں گے خیر پھر بھی تعارف کرواتا ہوں "___انکل میں ٹائیگر ہوں

ٹائیگر ابھی کچھ اور بولتا کہ ہادی غصے سے اٹھا ___لیکن کچھ کر نہ پایا نمل نے اس کا ھاتھ پکڑا تھا ___نمل ٹائیگر کو نیوز چینلز پہ دیکھ چکی تھی ___اسے ویسے ہی ٹائیگر سے خوف آتا تھا ___اب تو وہ اس کے سامنے اس کے بھائی سے بات کر رہا تھا___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"___بھائی پلیز مت کریں"

نمل کی آنکھوں سے آنسوں گرا ___ادھر ہادی نے اس کے ھاتھ پہ اپنی گرفت مظبوط کی ___ادھر اس کا آنسوں ٹائیگر کو اپنے دل پہ گرتا ہوا محسوس ہو___ اس کا دل کیا اس کے آنسوں اپنے ھاتھوں سے چن لے لیکن وہ نہ کر سکا___

پرنسس کچھ بھی نہیں ہوا ___میں ہوں نہ جب تک میں ہوں کچھ" نہیں ہوگا اپنے بھائی پر یقین ہے نہ)___اس کے بھائی کہنے پہ ٹائیگر

مسکرایا تو یہ انسپیکٹر ہادی کی بہن ہے اور میں کیا سمجھا تھا (میں بات کر لوں گڑیا ___پھر ہم ڈنر کرتے ہیں اب رونا نہیں آپ نے ___اوکے"

ہادی نے اس کے آنسوں پونچھے اور ٹائیگر کی طرف متوجہ ہوا جو اب ___اسے ہی دیکھ رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کو یہاں دیکھ کر ہمیں بھی خوشی ہوئی ٹائیگر بھا ___پر وہ کیا ہے" نہ آپ غلط وقت پہ آگئے ہیں ___یہ فیملی ٹائیم ہے تو امید ہے آپ ڈسٹرب نہیں کریں گے ہمیں ___اور رہی بات ملاقات کی تو ملاقاتیں تو ___ہوتی رہیں گی ٹائیگر بھا"

___ہادی کی بات پہ وہ مسکرایا تو اس کے گالوں پہ ڈمپل نمایا ہوئے

___نمل جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کے ڈمپل سے وحشت ہونے لگی

جی جی بلکل ہادی صاحب ___آپ اپنی فیملی کے ساتھ ٹائیم"
"گزاریں ___ویسے یہ اپ کی بہن ہیں؟

ٹائیگر نے اس کی بات جواب دیتے ہوئے نمل کے بارے میں
___پوچھا ___تو ہادی نے اپنی مٹھیاں بھینچی جسے ٹائیگر دیکھ چکا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ریلیکس انسپیکٹر ___میں تو اس لئیے پوچھ رہا تھا کہ وہ جو سامنے لڑکا"
بیٹھا ہے اپنے آنکھوں میں خباثت لئیے انہیں دیکھ رہا ہے ___ویٹ میں
"___آیا

ٹائیگر نے ھاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور اس لڑکے کی جانب بڑھا جو نمل

___کو دیکھے جارہا تھا

"اے کیا مصلہ ہے کیوں دیکھ رہے انہیں؟"

___ٹائیگر نے اس کے ٹیبل کے پاس رکتے ہوئے کہا تو وہ لڑکا سنبھلا

"___نہ_نہیں تو میں نہیں دیکھ رہا"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لڑکے کی زبان لڑکھڑائی کیوں کہ ٹائیگر ہادی اور نمل کے سامنے وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا ___اس لئیے اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا ___وہ نمل کی ___آنکھوں میں اپنے لئیے خوف اور نفرت دیکھ چکا تھا

"___دیکھنا بھی مت وہ میری ہے"

یہ بات وہ آہستہ کہہ کر آگے بڑھ گیا ___تو ہادی ان لوگوں کی طرف ___متوجہ ہوا اور ویٹر کو اشارہ کیا

"___آرڈر دو گڑیا"

___نمل کو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر بولا ___تو نمل مینیو دیکھنے لگ گئی ہادی نے بابا کی طرف دیکھا جو کچھ کہنے والے تھے لیکن ہادی نے انہیں چپ رہنے کا کہا ___اور نمل کی طرف اشارہ کیا جسے سمجھ کر وہ "___خاموش ہوگئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

××××××××××××××××××××××××××××

ٹائیگر جب سے اس لڑکی کو دیکھ کر آیا تھا اس کا دھیان اسی کی طرف تھا۔اسے وہ لڑکا یاد آیا جو لڑکی کو گھور رہا تھا اس وقت ٹائیگر نے اسے کچھ نہ کہا۔۔کیونکہ وہ اس لڑکی کی آنکھوں میں اپنے لئیے خوف دیکھ چکا تھا۔۔اسے بہت برا لگا تھا لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا یہ امیج اس نے خود بنائی تھی لوگوں کے سامنے۔۔اس نے ایک کال ملائی اور اس لڑکے کو اٹھانے کا کہا اسنے اس لڑکے کی معلومات اسی وقت نکلوالی تھی ___

اب وہ سوچ رہا تھا اس لڑکی کو کیسے پایا جائے۔۔پہلے اسے یہ کام آسان لگا تھا لیکن اب اسے پتہ چل گیا تھا کہ وہ انسپیکٹر ہادی کی بہن ہے۔۔یہ نہیں تھا کہ وہ ہادی سے ڈرتا تھا لیکن اب یہ کام اسے تھوڑا مشکل لگ رہا تھا۔۔اس کا دل کسی ضدی بچے کی طرح مچل رہا تھا اسے پھر سے دیکھنے کے لئیے کچھ سوچتا ہوا وہ اٹھا اور ٹیبل سے گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر کی طرف بڑھا___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

××××××××××××××××××××××

نمل نے جب سے ٹائیگر کو ہادی سے بات کرتے دیکھا تھا۔۔اسے جب سے پتہ چلا تھا ہادی ہی ٹائیگر کا کیس دیکھ رہا تھا اسے عجیب ڈر لگ رہا تھا وہ ٹائیگر کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی تھی لیکن وہ جتنا جانتی تھی اسے ڈرانے کے لئیے کافی تھا۔۔اسے بس اتنا پتہ تھا وہ بہت خطرناک ہے اور اس کا تعلق مافیا سے ہے۔۔مافیا کیا ہے کس طرح کے کام

کرتا ہے اسے نہیں پتہ تھا اسے پتہ چلتا بھی تو کیسے وہ تھی تو بیس سال کی۔۔ لیکن اس کے بھائی اور اس کے ماں باپ نے اسے بلکل کسی چھوٹی بچی کی طرح ہی ٹریٹ کیا تھا۔۔ اس کا بھائی ہادی اسے اپنی بیٹی کہتا ہے۔۔اس کا کہنا ہے میری نمل میری بیٹی ہے۔۔اس وجہ سے اس کے سامنے نہ تو کوئی مافیا کے بارے میں بات کرتا تھا نہ ہی اس کے سامنے نیوز دیکھتا تھا۔۔ٹائیگر کے بارے میں بھی اسے انٹرنیت سے پتہ چلا تھا۔۔اور وہ اس سے تب سے ڈرتی تھی اسے اب اور بھی خوف محسوس ہو رہا تھا ٹائیگر سے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

××××××××××××××××××××××××××

ٹائیگر اپنی گاڑی ٹارچر ھاؤس کے آگے روکی اور گاڑی سے اتر کر اندر کی جانب بڑھا۔۔ جہاں وہی لڑکا رسیوں سے بندھا بیٹھا تھا ٹائیگر اس کے پاس آیا۔۔اور اس کے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا وہ لڑکا اسے پہچان گیا تھا۔۔اسے ریسٹورنٹ والا منظر یاد آیا اس کا حلق خشک ہونے لگا ٹائیگر نے اس کی حالت دیکھی اور پھر کرسی کو قریب کرتے ہوئے اس کو ٹھوڑی سے پکڑا گرفت اتنی سخت تھی وہ لڑکا کراہا اٹھا۔۔

"ہاں تو بتاؤ اس لڑکی کو کیوں دیکھ رہے تھے؟ تم جانتے ہو تم نے کسے دیکھا ہے؟ ٹائیگر بھا کی جانم کو اسے دیکھنے کا حق صرف مجھے ہے سمجھے۔۔ "

پتھریلے تعاثرات کے ساتھ وہ گویا ہوا۔۔اور اسکی ایک آنکھ میں مکار سید کیا وہ لڑھک کر دوسری طرف گرنے والا تھا جب ٹائیگر نے اسے پکڑا اور اسے مارتا گیا اس پہ جنون طاری ہو گیا تھا جیسے۔۔مار مار کر جب وہ تھک گیا تو اس نے اس کے ناخن ادھیڑنے شروع کیئے ٹارچر ھاؤس کی دیواریں اور وہاں موجود ہر چیز ہر انسان اس لڑکے کی چیخوں سے سہم گئے لیکن ایک ٹائیگر تھا جو بڑے سکون سے اس کی چیخیں سے لطف اٹھا رہا تھا ٹارچر ختم کر کے اس کی ایک آنکھ میں ایسڈ ڈال کر اپنے ایک گارڈ کو آواز لگائی جو فوراً حاظر ہوا۔۔

"اسے لے جاؤ جہاں سے اٹھایا تھا۔۔اور ہاں تم اگر میرا نام لیا کسی کے سامنے تو یہ جو

ایک آنکھ اور ایک ھاتھ سلامت چھوڑے ہیں یہ بھی نہیں رہیں گے سمجھے۔۔"

اس کا چہرہ تھپتپاتے ہوئے کہا اور باہر کی جانب بڑھ گیا گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے اپنے کپڑے دیکھے جہاں جگہ جگہ خون لگا ہوا تھا۔۔

"اس حالت میں اپنی جانم کے سامنے گیا تو وہ مجھ سے اور ڈر جائے گی۔۔ایک کام کرتا ہوں پہلے حالت سدھار لیتا ہوں پھر جاؤں گا اس کے گھر۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنے آپ سے باتیں کرتا ہوا گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا گھر جا کر کپڑے تبدیل کیئے اور گاڑی میں سوار ہو گیا اب اس کا رخ ہادی کے گھر کی طرف تھا۔۔

××××××××××××××××××××××××

"ہادی یہ ٹائیگر بھاکا کیا معاملہ ہے؟ کیا تم اسی کیس کی وجہ سے اتنے مصروف رہنے لگے ہو اسی وجہ سے پریشان رہنے لگے ہو؟"

افتخار صاحب نے اس سے ریسٹورینٹ والے واقعے کے بارے میں پوچھا وہ ٹائیگر کے بارے میں جانتے تھے جانتا تو خیر ہر کوئی ہی تھا سب کو اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ تو پتہ ہی تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بابا یہ میرا کام ہے آپ جانتے تو ہیں نہ۔۔اور آپ کو ٹائیگر سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔وہ کچھ نہیں کر سکتا اتنا بیوقوف نہیں ہے وہ کہ پولیس آفیسر سے بھڑے۔۔اس لئیے آپ پریشان نہ ہوں۔۔"

ہادی نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔لیکن ٹائیگر کی جرات پہ وہ خود بھی حیران تھا وہ کیسے اس کے سامنے آکر اپنا تعارف کروا رہا تھا بنا کسی خوف کے۔۔(ٹائیگر کو

انڈر ایسٹیمیٹ کیا تھا اس نے)

نمل کو کیسے دیکھ رہا تھا دیکھا تم نے۔۔اور اس سے نمل بہت ڈسٹرب ہے اس نے ٹھیک سے کھانا بھی نہیں کھایا تھا وہاں۔۔اگر میری بیٹی کے ساتھ کچھ ہوا تمہارے اس کیس کی وجہ تو پھر کیا کرو گے تم؟"

افتخار صاحب نے وہ بات بھی کہہ ڈالی جو انہیں پریشان کر رہی تھی۔۔ٹائیگر کا نمل کو دیکھنا ان سے چھپا نہ رہ سکا تھا اور وہ نمل کے لئیے بہت ڈر گئے تھے۔۔

"بابا ٹائیگر بھاجتنا بھی گر جائے لیکن وہ کبھی عورت اور بچوں پہ غلط نظر نہیں ڈالتا۔۔وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو عورتوں کو استعمال کرتے ہیں یا ان پہ غلط نظر ڈالتے ہیں۔۔اس لئیے آپ نمل کی فکر نہ کریں۔۔اور رہی بات آپ کی پریشانی کی تو چلیں میں کی تسلی کے لئیے اس کی سیکیورٹی بڑھا دیتا ہوں۔۔اور آپ پریشان نہ ہوں میں

نمل کو کچھ نہیں ہونے دوں گا وہ نہ صرف بہن ہے میری دوست اور میری بیٹی بھی ہے اس لئیے آپ بیفکر ہو جائیں۔۔"

ہادی انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا تو وہ مطمیئن ہو گئے۔۔کیوں کہ انہیں پتہ تھا نمل کو سچ میں ہادی اپنی بیٹی ہی سمجھتا تھا۔۔اور انہیں یقین تھا اسے کچھ نہیں ہونے دے گا ہادی۔۔اور یہ اسی وقت تھا جب ٹائیگر ان کے گھر کے پیچھے کی طرف سے نمل کے روم کی کھڑکی پہ چڑھتا جا رہا تھا گارڈ کو ایک تھپڑ لگا کر اس سے نمل کا روم پوچھا تھا۔۔ اور اب وہ اس کی کھڑکی کے سامنے رکا تھا کھڑکی کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

××××××××××××××××××××××

نمل جو کوئی کتاب پڑھ رہی تھی اسے اپنے کمرے کی کھڑکی کی طرف سے کوئی آہٹ محسوس ہوئی۔۔لیکن اس نے دھیان نہ دیا ایک دو بار پھر ہوئی اسے لگا اس کا وہم ہے

سر جھٹک کر کتاب کی طرف متوجہ ہوئی۔۔ لیکن اگلے ہی پل اس نے سامنے کھڑکی کی طرف دیکھا جہاں سے اب ٹائیگر اندر آیا اور اس کی طرف بڑھا۔۔اس سے پہلے نمل چیختی ٹائیگر نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھا۔۔اسے لئیے وہ دروازے کی طرف آیا اور دروازے کو اندر سے لاک لگایا نمل پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔ٹائیگر اس کی آنکھوں میں ڈوبنے والا تھا لیکن نمل کے مزاہمت کرنے سے اس کی توجہ نمل کی طرف مبذول ہوئی۔۔جو کسی چڑیا کی طرح اس کی گرفت میں پھڑ پھڑا رہی تھی۔۔ ٹائیگر کو احساس ہوا اس کی گرفت سخت تھی اسنے گرفت ڈھیلی کی اور نمل کے کان کی طرف جھکتے ہوا گویا ہوا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پرنسس میں ہاتھ دور کر رہا ہوں۔۔اگر تمہاری آواز نکلی تو مجھے پھر سے تمہارا منہ بند کرنا پڑے گا۔۔جو کہ میں نہیں چاہتا تو امید ہے تم آواز نہیں نکالو گی ہمم؟"

وہ بات کرتے ہوئے دور ہوا تو نمل نے اثبات میں سر ہلایا تو ٹائیگر نے ہاتھ دور کیا۔۔ نمل کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے تو ٹائیگر نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے

میں لیا۔۔اور اس کے آنسوں صاف کرنے لگا اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے وہ مسلسل مسکرا رہا تھا۔۔ نمل اس کے ڈمپل کو دیکھنے لگی اسے اس کے ڈمپل سے اور زیادہ وحشت ہونے لگی۔۔اگلے ہی لمحے اس نے ٹائیگر کو خود سے دور کیا۔۔

"آپ۔۔۔آپ جائیں یہاں سے۔۔ "

اسنے ہکلاتے ہوئے کہا لیکن ٹائیگر اس کے بیڈ پہ جا کر بیٹھ گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چلا جاؤں گا پرنسس۔۔پہلے تم ادھر آؤ یہاں بیٹھو مجھے تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔۔"

ٹائیگر نے اسے بیڈ پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔اور خود اس کے کمرے کو دیکھنے لگا جس کی کلر تھیم بلیک اینڈ ریڈ تھی بلیک کلر کے پردے بلیک اور ریڈ کلر کا دیواروں پہ کلر بلیک اور

ریڈ ہی کلر کا بیڈ روم سیٹ اور وہ خود بھی اس وقت بلیک نائیٹ ڈریس میں موجود تھی بلیک ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے ڈری ہوئی اسے چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔۔جو ہنوز وہیں کھڑی تھی ٹائیگر نے اس پھر بلایا لیکن وہ نہ آئی تو ٹائیگر اٹھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پہ بٹھایا۔۔

"پرنسس نام کیا ہے تمہارا کیا کرتی ہو تمہاری عمر کیا ہے؟؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جیسے اس کا انٹرویو لے رہا تھا نمل کو اس سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔اس کے ھاتھ کانپ رہے تھے اس کی رنگت زرد پڑتی جا رہی تھی۔۔

"آپ جائیں یہاں سے میں۔۔میں بھائی کو بلاؤں گی ورنہ جائیں پلیز۔۔"

آنکھوں میں آنسوں لیئے التجا کر رہی تھی اس کے معصومیت سے کہنے پہ ٹائیگر کو اس پہ

پیار آیا۔۔لیکن اس نے اسے دھمکی دی وہ بھی اپنے بھائی کی ٹائیگر بھا کو دھمکی دی اس نے وہ کیسے برداشت کرتا۔۔

"دیکھو پرنسس میں تم سے بہت آرام سے بات کر رہا ہوں۔۔اور تم مجھے دھمکی دے رہی ہو۔۔ٹائیگر کو دھمکی ہاہاہا بلاؤ اپنے بھائی کو چلو جلدی کرو بلاؤ۔۔لیکن ایک بات یاد رکھنا تمہارا بھائی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔اب جواب دو جو میں پوچھ رہا ہوں۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا انداز تھا اس کا۔۔

ٹائیگر نے اس کی ٹھوڑی سختی سے پکڑتے ہوئے کہا۔۔تو نمل کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔۔اس کے سرد لہجے سے نمل اندر تک کانپ گئی۔۔

"نن نم نمل نام ہے میرا۔۔ابھی کک کالج ختم ہوا ہے۔۔میں ب بیس سال کی ہوئی ہوں۔۔ابھی ہفتہ پہلے۔۔ "

نمل نے ہکلاتے ہوئے کہااس کی آواز بلکل دھیمی تھی بمشکل ہی ٹائیگر سن پایا تھا۔۔
اپنی بات کا جواب پاتے ہوئے ٹائیگر نے اس کو اپنی گرفت سے آزاد کیا۔۔

"نمل تو تمہارا نام نمل ہے۔۔آگے پڑھنے کا ارادہ نہیں ہے کیا؟ ویسے مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں تمہارے لئیے کوئی تحفہ ضرور لاتا۔۔لیکن کوئی بات نہیں اگلی بار لے آؤں گا۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر اب اس کے بالوں کی ایک لٹ کے ساتھ کھیل رہا تھا اور اس سے بات ایسے کر رہا تھا جیسے اس کی بہت گہری دوستی ہو نمل سے۔۔

"اب آپ جائیں یہاں سے۔۔"

نمل نے ہمت کر کے ایک بار پھر اسے جانے کا کہا"

"چلا جاؤں گا جانم تم سو جاؤ رات بہت ہو گئی ہے۔۔"

ٹائیگر جیسے جانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔اس لئیے اس نے نمل سے کہا تم سو جاؤ میں چلا جاؤں گا۔۔ نمل منہ کھولے اسے دیکھے گئی وہ ایسے بیٹھا تھا جیسے اس کا اپنا ہی تو گھر ہے یہ۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں کیسے۔! میرا مطلب ہے آپ جائیں نہ یہاں سے پلیز چلے جائیں۔۔اگر کسی نے دیکھ لیا تو کیا کہیں گے۔۔بھائی آجائیں گے پلیز جائیں نہ یہاں سے۔۔ "

نمل جیسے اس کی منتیں کی آنکھوں میں آنسوں لئیے وہ التجا کرتے ہوئے اسے اور بھی پیاری لگ رہی تھی۔۔اس نے بے اختیار اس کے آنسوں اپنی انگلیوں کے پوروں سے چنے اور اس کے گال تھپتھپتہ وہاں سے چلا گیا۔۔اس کے جانے بعد جیسے نمل کسی

ٹرانس کی سی کیفیت سے باہر آئی۔۔اور جلدی سے اٹھ کر کھڑکی ٹھیک سے بند کرتے بیڈ پہ آئی۔۔اس کی پرفیوم کی خوشبو پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔۔نمل اٹھی اور دروازہ کھول کر روم سے باہر نکل آئی۔۔جہاں ہادی اور افتخار صاحب چائے پی رہے تھے۔۔وہ بھی ان کے ساتھ وہاں بیٹھ گئی تو ہادی نے اس کی طرف دیکھا تو نمل پھیکا سا مسکرائی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نمل تم سوئی نہیں بیٹا؟"

مما نے اسے بیٹھا دیکھ پوچھا تو وہ اٹھ کر مما کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔اس وقت سب ہی افتخار صاحب اور شازیہ بیگم کے کمرے میں تھے۔۔

"مما میں آپ کے پاس سو جاؤں۔۔مجھے کمرے میں ڈر لگ رہا ہے۔۔"

نمل نے ان کی گود میں سر رکھتے ہوئے پوچھا تو افتخار صاحب نے ہادی کو اشارہ کیا کہ دیکھو میں نے کہا تھا نہ یہ ڈسٹرب ہے۔۔ تو ہادی اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اس کی بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا۔۔

"کیا ہوا میری بیٹی کو ڈر کس سے لگ رہا ہے۔۔ اور میرا بچا تو بہادر ہے بہت ڈر کیوں رہا ہے۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔۔ وہ بلکل اس طرح بات کر رہا تھا جیسے ایک باپ اپنی بیٹی سے بات کر رہا ہے۔۔

"بھائی ایسے ہی بس۔۔ وہ ابھی ہارر فلم دیکھی نہ تو اس وجہ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔ اور کچھ نہیں ہوا آپ پریشان نہ ہوں۔۔ "

نمل نے ان لوگوں کو تسلی دیتے ہوئے ان سے ٹائیگر کے آنے کی بات چھپالی تھی۔۔

"گڑیا منع کیا ہے نہ میں نے۔۔کیوں دیکھتی ہو پھر بھی آپ ہارر موویز۔۔اب ساری رات جاگتی رہو گی۔۔"

شازیہ بیگم نے اس کے بال سنوارتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا نہ مما اب کیا ہو گیا۔۔میں بس آج رات یہیں سونا ہے بابا آپ جائیں کہیں اور جا خر سوئیں۔۔"

نمل نے مما سے اور بابا سے ایک ساتھ کہا اس کا لہجا شرارتی تھا۔۔اس کے اس طرح کہنے سے افتخار صاحب نے سینے پہ ھاتھ رکھ کر تھوڑا سا جھکے جیسے کہہ رہے ہوں راجر باس اور سب لوگ ہی ہنس پڑے۔۔

××××××××××××××××××××××××

دوسری طرف ٹائیگر اپنے کمرے میں بیڈ پہ لیٹا مسکرا رہا تھا۔۔ اس کا روم بہت ہی نفیس تھا بس ایک طرف الماری ایک دیوار پہ سمارٹ ٹی وی کمرے کے بیچ میں کنگ سائیز بیڈ۔۔ سرخ رنگ کی تھیم تھی تین دیواریں سرخ رنگ سے رنگی گئی تھی اور ایک سیاہ رنگ سے۔۔ اسے خوشی اس بات کی تھی نمل کی کمرے کی تھیم بھی سرخ اور سیاہ تھی۔۔ اور اب وہ بیٹھا اسے سوچ رہا تھا کتنی معصوم ہے وہ بلکل چھوٹی بچی کی طرح۔۔ اور اس کی ناک میں پہنی نوز رنگ اسے اور دیوانہ بنا رہی تھی۔۔ اسے پانے کا جنون بڑھتا جا رہا تھا لیکن یہ اتنا آسان نہیں تھا۔۔ انسپیکٹر ہادی کی وجہ سے اسے یہ تھوڑا مشکل لگ رہا تھا۔۔ مگر وہ اسے حاصل کر کے دم لے گا۔۔

××××××××××××××××××××××××

"حدید کب تک اور کب تک ہم یوں بیٹھے رہیں گے۔۔آخر وہ آزاد گھوم رہا ہے۔۔روز اس کی کوئی نہ کوئی بات پتہ چلتی ہے لیکن ہوتا کیا ہے لیک آف ایویڈینس کی وجہ سے ہم اسے گرفتار بھی نہیں کر سکتے۔۔کچھ تو ہو گا جو اسے ہمارے اگے گھٹنے ٹیکنے پہ مجبور کرے۔۔کوئی تو غلطی ہو گی اس کی آخر کوئی اتنا پرفیکٹ کیسے ہو سکتا ہے۔۔"

اس وقت ہادی حدید اور واجد بیٹھے تھے۔۔ایک بار پھر انہیں ٹائیگر کے خلاف کچھ ملا تھا لیکن وہ اتنا بھی ٹھوس نہیں تھا کہ اسے گرفتار کر سکے۔۔اور ہادی کو یہی بات غصہ دلا رہی تھی کہ ہوئی اتنا پرفیکٹلی سب کیسے کر سکتا ہے۔۔کل رات کسی انجان جگہ پہ ایک لاش ملی تھی جس کا چہرہ بھی پہچان میں نہیں آ رہا تھا لیکن مارنے کا انداز بلکل ویسا تھا جیسے ٹائیگر مارتا تھا۔۔اور مرنے والا تھا بھی ٹائیگر کے رقیب کا رائیٹ ہینڈ لیکن یہ سب کس نے کیا؟ کیا اس میں ٹائیگر کا ہاتھ ہے؟ کیوں مارا گیا؟ کچھ بھی پتہ نہیں چلا تھا ایک اور کیس لیک آف ایویڈینس کی وجہ سے انہیں بند کرنا پڑ رہا تھا۔۔

"یار ریلیکس ہو جا۔۔ مل جائے گا کچھ نہ کچھ تو کیوں اپنا دل جلا رہا ہے اپنا۔۔ کبھی تو غلطی ہو گی اس سے بھی بس اس دن ہم اس کو پکڑ لیں گے۔۔"

حدید نے اسے ریلیکس کرتے ہوئے کہا۔۔ ورنہ ہادی کے انداز سے ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی ٹائیگر سامنے ہوتا تو اسے شوٹ کر دیتا۔۔ واجد اس سب میں بس ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا وہ تینوں ہی دوست تھے لیکن حدید اور ہادی زیادہ گہرے دوست تھے۔۔ واجد ان سے دور تھا اتنا ان سے کلوز نہیں تھا لیکن وہ اس پہ ٹرسٹ کرتے تھے جس کا فائیدہ ٹائیگر اٹھاتا تھا۔۔

"میرا نہیں خیال یہ کام ٹائیگر کا ہے۔۔ کیوں کہ آج کل ٹائیگر اور ھاشم ایک ساتھ ہی کوئی پروجیکٹ کر رہے ہیں۔ ایسے میں ٹائیگر ھاشم کا سب سے وفادار بندہ نہیں مار سکتا۔۔ اور پھر یہ دیکھو تم لوگ اس کا دل نہیں نکالا گیا۔۔ جبکہ ٹائیگر مارنے کے بعد دل نکال کر مرے ہوئے بندے کی لاش کے سامنے رکھتا ہے۔۔ میرے خیال سے یہ کام اس کا نہیں۔۔"

واجد نے ان دونوں کا دھیان دوسری طرف کروایا۔۔تو ان لوگوں کو بھی مناسب لگا تھا اس اینگل سے تو ان لوگوں نے سوچا ہی نہیں تھا۔۔

"ہاں بات تو واجد کی بھی ٹھیک ہے۔۔لیکن کون مار سکتا ہے اسے ھاشم کا خاص بندہ تھا وہ۔۔ "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حدید نے کہا تو واجد نے لاعلمی سے شانے اچکائے (لیکن اس کا دل کر رہا تھا جا کر ٹائیگر کا سر پھاڑ دے) ہادی کا فون مسلسل بج رہا تھا لیکن اس نے دھیان نہ دیا۔۔

××××××××××××××××××××××××

نمل آج کافی دنوں بعد باہر نکلی تھی۔۔اور وہ بھی اکیلے گارڈز کو چکما دے کر۔۔لیکن

اس کا اکیلے نکلنا اسے بھاری پڑ گیا تھا۔۔وہ گھر سے کافی دور آ گئی تھی۔۔جب اسے احساس ہوا کوئی گاڑی اس کی گاڑی کے پیچھے آ رہی ہے شام ہو گئی تھی۔۔اور جو روٹ اس نے لیا تھا وہ بھی کافی سنسان تھا۔۔اکا دکا گاڑیوں کے علاوہ کوئی ذی روح نہ تھا۔۔ نمل نے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی۔۔وہ گاڑی مسلسل اسے فالو کر رہی تھی۔۔اچانک اس کی گاڑی کے آگے رکی نمل نے آنکھیں بند کر لی۔۔تھوری دیر بعد اس کی کھڑکی کی طرف ایک لڑکا آیا اور اس کا دروازہ کھولا۔۔وہ کھڑکی کھلی رکھتی تھی اس لئیے آسانی سے دروازہ کھولا۔۔اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر باہر نکالا وہ کھنچتی چلی آئی۔۔اب دوسرا لڑکے نے اس کا دوسرا ہاتھ بھی پکڑا۔۔وہ مسلسل خود کو چھڑانے کی سعی کر رہی تھی لیکن ناکام۔۔اور وہ دونوں اسے لئیے جنگل کی طرف جا رہے تھے۔۔ان لوگوں کو خود سے دور کرنے کے لئیے ھاتھ پاؤں مار رہی تھی۔۔لیکن وہ دونوں اسے گھسیٹتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔۔ایک جگہ رک کر انہوں نے اسے زمین پہ پھینکا تو نمل بھاگنے لگی۔۔لیکن ان میں سے ایک نے اسے پکڑ لیا۔۔وہ خود کو بچانے کی کوشش کرنے لگی چیخنے لگی جتنی طاقت اس میں تھی اس نے لگائی۔۔لیکن ایک لڑکے نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا اس کی چیخیں دب گئی۔۔لیکن وہ دونوں شیطان صفت درندے اس کی ایک بھی چیخ کی پرواہ کئیے بغیر اس کے پاس بڑھ رہے تھے۔۔ایک نے اسے ہاتھوں

سے پکڑ رکھا تھا دوسرا اس پہ جھکا تھا۔۔اس نے اس کا دوپٹہ اتار کر پھینکا اور چھونے لگا۔۔اس سے پہلے وہ کچھ غلط کرتا فضا میں فائیر کی آواز گونجی۔۔اور پھر اس لڑکے کی چیخ نکلی جو اس پہ جھکا تھا۔۔کسی نے اس لڑکے کو اس کے اوپر سے اٹھایا۔۔اور دوسرے لڑکے کی بھی چیخ سنائی دی۔۔اس نے اس طرف دیکھا جہاں وہ لڑکا اپنے پیٹ پہ ھاتھ رکھے کھڑا تھا۔۔لیکن اس نے اپنے ھاتھ میں موجود گن سے فائیر کیا جو نمل لگا۔۔نمل کو اپنے پیٹ میں کوئی چیز چیرتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔اور دوسری گولی اس کے بازو پہ لگی۔۔اور وہ نیچے گرتی چلی گئی اور بیہوش ہو گئی۔۔ان لوگوں نے ان تینوں لڑکوں کو پکڑا انہیں اپنے ایک بندے کے ساتھ بھیجا۔۔شہنواز نمل کے پاس آیا۔۔جس کا خون بہہ رہا تھا۔۔

××××××××××××××××××

نمل کو گھر سے نکلتا دیکھ کر جو گارڈز ٹائیگر نے نمل کے لئیے رکھے تھے اس کے پیچھے گئے۔۔اس گاڑی کا پتہ ان لوگوں کو بھی تھا جو نمل کو فالو کر رہی تھی۔۔لیکن ٹریفک کی وجہ سے نمل کی گاڑی آگے نکل گئی تھی اور وہ لوگ سگنل بند کی وجہ سے دیر پہنچے۔۔اگر وہ صحیح وقت پہ نہ پہنچتے تو پتہ نہیں کیا ہو جاتا۔۔لیکن نمل کو گولی لگ چکی تھی ٹائیگر ان کا جو حال کرتا وہ الگ۔۔لیکن فلحال ان لوگوں نے ان لڑکوں کو پکڑ لیا تھا اب وہ لوگ نمل کو ہسپتال لے جا رہے تھے نمل کا خون بہت زیادہ بہہ گیا تھا۔۔ایسے میں وہ لوگ ٹائیگر کو بتانے میں اس کے انتظار میں وقت برباد نہیں کر سکتے تھے۔۔اس لئیے اسے ہسپتال لے جا رہے تھے نمل کے فون سے مسلسل ہادی کو فون لگا رہے تھے۔۔لیکن ہادی فون نہیں اٹھا رہا تھا تو شہنواز نے ٹائیگر کا نمبر ملایا وہ بھی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔ہسپتال پہنچ کر ان لوگوں نے اسے گاڑی سے نکال کر اسٹریچر پہ لٹایا اور اندر بڑھ گئے۔۔

××××××××××××××××××××

ہادی کا فون مسلسل بج رہا تھا پہلے اس نے نظر انداز کیا۔۔لیکن بار بار بجنے پہ موبائیل نکالا تو شازیہ بیگم کی کال تھی۔۔

"اسلام وعلیکم مما خیریت؟"

فون اٹھاتے ہوئے ہی اس نے پوچھا۔۔ورنہ شازیہ بیگم اسے کام کے وقت کال نہیں کرتی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہادی نمل گھر پہ نہیں ہے۔۔دوپہر میں نکلی تھی رات ہونے والی ہے وہ واپس نہیں آئی۔۔میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔۔فون بھی نہیں اٹھا رہی۔۔اس کے گارڈز بھی یہیں ہیں۔۔وہ اکیلی گئی تھی ہادی مجھے ڈر لگ رہا ہے_۔۔"

شازیہ بہگم نے روتے ہوئے کہا۔۔ہادی نے ٹائیم دیکھا تو سچ میں اسے پریشانی ہوئی۔۔

اتنی دیر نمل گھر سے نکلی تھی ابھی تک واپس نہیں آئی گاڈز کے بغیر اسے تو راستے بھی ٹھیک سے نہیں معلوم تھے۔۔

"اچھا مما آپ پریشان نہ ہوں میں دیکھتا ہوں اسے۔۔کچھ نہیں ہو گا اسے میں ہوں نہ۔۔آپ فون رکھیں میں دیکھتا ہوں۔۔"

اس نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کال بند کی۔۔اس کی سمجھ نہیں آرہا تھا نمل کہاں جا سکتی ہے وہ بھی اتنی دیر تک۔۔کال بند کرتے ہوئے اس نے حدید کو بلایا اور وہ دونوں نمل کی تلاش کے لئیے نکلے۔۔جب ہادی نے اپنا فون نکالا نمل کو کال کرنے کے لئیے تو وہاں نمل کی کوئی دس بارہ کالز لگی ہوئی تھیں۔۔اس نے جلدی سے نمل کو کال ملائی تین چار بیلز کے بعد کال اٹھالی گئی۔۔

"نمل گڑیا کہاں ہو آپ اس وقت؟"

ہادی نے نمل سے پوچھا لیکن نمل کی جگہ اس نے کسی مرد کی آواز سنی___

"وہ بی بی اس وقت ہسپتل میں ہیں انہیں گولیاں لگی ہیں۔۔ہم کب سے آپ کو کال کر رہے ہیں۔۔اور یہ لوگ انہیں ایڈمٹ بھی نہیں کر رہے۔۔علاج بھی نہیں کر رہے۔۔ان کا کہنا ہے یہ پولیس کیس ہے۔۔بی بی کا خون بہت زیادہ بہہ گیا ہے۔۔اور یہ لوگ علاج نہیں کر رہے۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سامنے والا بندہ جو بھی تھا اس نے جیسے اس سور پھونکا تھا اس کے کانوں میں۔۔ایک جھٹکے سے گاڑی روکی اس نے اس کی نمل اس کی بہن دوست بیٹی اس وقت ہسپتال میں ہے۔۔اسے گولیاں لگی ہیں اسے کال کی گئی لیکن اس نے کال نہ اٹھائی تھی۔۔

"کک کون سا ہسپتال جلدی بتاؤ مجھے؟ "

ہادی کی زبان لڑکھڑائی تھی حدید اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔۔ جس نے سامنے والی کی بات سن کر فون رکھا اور گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔۔ حدید نے دیکھا اس کے ھاتھ کانپ رہے تھے اس کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا پانی نہیں آنسوں تھے ہاں آنسوں تھے۔۔ اے ایس پی عبد لہادی افتخار اپنی بہن کی حالت کا سن کر رو رہا تھا حدید نے اس سے پوچھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا ہوا ہادی سب ٹھیک ہے نہ چھوٹی کا پتہ چلا کچھ ؟"

"حدید اسے گولیاں لگی ہیں وہ ہسپتال میں ہے۔۔"

اس نے گاڑی موڑتے ہوئے کہا حدید بھی اسی شاک میں چلا گیا نمل تو اسے بھی بہت عزیز تھی بلکل اپنی بہنوں کی طرح اور وہ ہادی کا دکھ سمجھ سکتا تھا نمل کو تو وہ اپنی بیٹی کہتا تھا___

"وہ ٹھیک ہو جائے گی ہادی تم پریشان نہ ہو"

حدید نے اس کے کندھے پہ ھاتھ رکھتے ہوئے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔ہادی نے کچھ نہ کہااور وہ لوگ پندرہ منٹ میں ہسپتال پہنچے۔۔وہ کیسے پہنچا کیسے اترا اسے کچھ نہیں پتہ تھا۔۔جب وہ ایک کاریڈور سے گزرا تو اسے نمل ایک اسٹریچر پہ پڑی نظر آئی وہ فوراً اس کے پاس بڑھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نمل میری جان آنکھیں کھولو دیکھو میں آگیا ہوں۔۔"

ہادی نے نمل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔۔تب تک حدید ڈاکٹر کو بلا کر آیا تھا۔۔ہادی ڈاکٹر کو آتا دیکھ اس کے طرف بڑھا اور اسے گریبان اے پکڑ کر دیوار سے لگایا۔۔

"میری بہن کا علاج کس نے نہیں کیا؟ بتاؤ کون سا ڈاکٹر تھا جس نے اس کے علاج کے لئیے انکار کیا۔۔؟ اگر اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا تو میں اس ہسپتال کو آگ لگادوں گا سنا تم لوگوں نے۔۔ "

ہادی نے اس کا گلا دباتے ہوئے کہا حدید نے اس کے گرفت سے ڈاکٹر کو آزاد کروایا۔۔ تو ڈاکٹر نے اسٹاف سے کہہ کر نمل کو انٹینسو کیر یونٹ لے گئے تو وہاں کا چیر مین آگیا۔۔

"دیکھیں یہ پولیس کیس ہے۔۔اس لئیے ہم کوئی علاج نہیں کر سکتے۔۔ "

ڈکٹر کے کہنے پہ ہادی نے اپنا آئی ڈی کارڈ اور سروس کارڈ اس کے منہ پہ مارا تو ڈاکٹر بوکھلا کر پیچھے ہٹا۔۔

"بھاڑ میں گئے تم لوگوں کے رولز۔۔اور پولیس کیس ہے یہ میں اے ایس پی عبدلہادی افتخار ہوں۔۔اور اگر میری بچی کو کچھ ہوا تو میں قسم کھاتا ہوں اپنی بہن کی اس ہسپتال کو آگ لگادوں گا اس کے ساتھ تمہیں بھی۔۔اب جا کر کام کرو اپنا___ میری بیٹی کو کچھ نہیں ہونا چاہئیے سمجھے۔۔"

ہادی دھاڑتے ہوئے گویا ہوا۔۔حدید نے ڈاکٹر کو وہاں سے بھیجا۔۔تو ہادی ٹائیگر کے گارڈ کے پاس آیا___

"تم لوگ کون ہو اور چھوٹی کیسے ملی تم لوگوں کو؟"

ہادی سے پہلے حدید نے ان دونوں سے پوچھا۔۔تو شہنواز نے اسے ساری بات بتائی۔۔ جیسے جیسے وہ بتاتے جا رہے تھے ہادی کو لگ رہا تھا کوئی اس کے کانوں میں گرم سیسہ

انڈیل رہا ہے۔۔اس کی گڑیا کے ساتھ یہ اب کیسے ہو گیا اس کے ہوتے ہوئے۔۔ وہ نیچے بیٹھتا چلا گیا ہسپتال کا سارا اسٹاف اس کی حالت دکھ سے دیکھ رہا تھا۔۔چھ فٹ کا مظبوط مرد اس وقت گھٹنوں پہ بیٹھا اپنی بہن کے لئیے رو رہا تھا۔۔حدید نے اسے اٹھایا اور اسے لئیے ایک کرسی پہ بیٹھایا۔۔

"حدید میری گڑیا۔۔اس نے کال کی تھی مجھے میں نے نہیں اٹھائی۔۔اگر وہ لوگ نہ ہوتے تو پتہ نہیں کیا ہو جاتا نمل کے ساتھ۔۔یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے___میں اس کی کال رسیو کرتا تو یہ سب نہ ہوتا میں کیا کروں حدید۔۔کیسے جاؤں گا اس کے سامنے اس کا بھائی اس کی حفاظت نہیں کر سکا۔۔حدید وہ ٹھیک ہو جائے گی نہ۔۔"

وہ حدید سے بات کرتے ہوئے رونے لگا۔۔حدید نے اسے گلے لگایا اور اس کی پیٹھ تھپکنے لگا۔۔

تمہاری غلطی نہیں ہے یہ ھادی۔۔اور دیکھ چھوٹی کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہوا نہ۔۔ اور تم خود کو بلیم مت کرو۔۔اس وقت چھوٹی کو تمہاری ضرورت ہے انکل آنٹی کو تمہاری ضرورت ہے۔۔ دیکھو کب سے آنٹی کی کال آرہی ہے سنبھالو خود کو۔۔ چھوٹی ٹھیک ہو جائے گی اسے تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے۔۔"

حدید نے اسے سمجھایا تو اسے خیال آیا شازیہ بیگم کا اس نے فون نکالا اور افتخار صاحب کو آدھی بات بتا کر انہیں ہسپتال آنے کا کہا۔۔اور خود آپریشن تھیٹر کے دروازے کے باہر رکا اور اپنی بہن کو دیکھنے لگا جس پہ ڈاکٹرز جھکے اسے زندگی کی رونقوں کی طرف واپس لانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

××××××××××××××××××××××××

ٹائیگر اپنے گھر میں داخل ہوا تو شہنواز پہلے سے اس کے انتظار میں کھڑا تھا۔۔ جیسے ہی

ٹائیگر اندر گیا شہنواز اس کے پیچھے آیا۔۔

"بولو بھی شہنواز کیا بات ہے۔۔کال بھی کر رہے تھے تم مسئلہ ہے کوئی؟"

ٹائیگر نے اسے اپنے پیچھے آتا دیکھ کر پوچھا تو شہنواز نے بات شروع کی۔۔

"بھاوہ نمل بی بی انہیں گولیاں لگی ہیں۔۔اس وقت ہسپتال میں ہیں۔۔"

شہنواز نے اسے بتایا پانی کا گلاس منہ کی طرف لے جاتا ہوا ہاتھ تھما۔۔ساتھ ہی دل کی دھڑکن بھی تھمی۔۔گلاس رکھ کر اس کی جانب متوجہ ہوا جو سوچ رہا تھا پوری بات کیسے بتائے۔۔

"جانم کو گولیاں کیا مطلب تمہارا ہاں؟ کیسی ہے وہ؟ کیسے لگی گولیاں اسے؟ تمہیں اس کی حفاظت کے لئیے رکھا تھا نہ تو اسے کیسے لگی گولیاں ہاں؟"

ٹائیگر نے اس کا گریبان پکڑ کر اسے دیوار سے لگاتے ہوئے پوچھا

شہنواز نے مزاحمت نہیں کی۔۔وہ جانتا تھا غلطی اس کی تھی سگنل توڑ بھی تو سکتا تھا۔۔ وہ اسے رہ رہ کر ان لڑکوں کی جرات یاد آرہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھاوہ۔۔ "

اور شہنواز نے ساری بات اسے بتادی۔۔

جیسے جیسے وہ سنتا گیا اسے لگا وہ پانچ سال پیچھے چلا گیا۔۔اس کی اسی بے خبری کی وجہ سے اس کی چھوٹی نے جو تکلیف برداشت کی تھی اس پہ پہ جو گزری تھی وہ کیسے بھول

سکتا تھا اور اب نمل۔۔غصے سے اس کی رگیں تن گئیں مٹھیاں سختی سے بھنچتی گئی اس نے شہنواز کو چھوڑا۔۔اور ٹیبل پہ پڑا واس پوری قوت سے دیوار پہ دے مارا نازک سا واس منٹوں میں کرچیوں میں تبدیل ہو گیا پھر شہنواز کی جانب بڑھا۔۔

"نام بتاؤ ہاسپٹل کا اور وہ لڑکے ان کیا بنا؟شہنواز اگر تم نے انہیں بھاگنے دیا تو خیر نہیں تمہاری۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہنواز نے اسے ہسپتل کا نام بتایا اور ان لڑکوں کے بارے میں بھی بتایا جو اس وقت ٹارچر ھاؤس میں واجد کے حوالے تھے۔۔ٹائیگر اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی بایر گیا۔۔اور ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے ہسپتل پہنچا۔۔لیکن وہاں جگہ جگہ پولیس والے کھڑے تھے۔۔ایک کرسی پہ شازیہ بیگم اور ان کے ساتھ افتخار صاحب تھے سامنے آپریشن تھیٹر کے دروازے سے سر ٹکائے ہادی کھڑا تھا۔۔اس نے ایک میگزین اٹھائی اپنے چہرے کے سامنے پھیلا کر پاس پڑی کرسی پہ بیٹھ گیا۔۔وہ ہادی کے سامنے اس کے کمرے میں نہیں جا سکتا تھا۔۔نہ ہی ہادی اسے جانے دیتا اس لئیے انتظار

کرنا بہتر لگا اسے۔۔

"یہ اتنی دیر کیوں لگا رہے ہیں ہادی پوچھو نہ ان سے ؟"

اس کو آپریشن تھیٹر میں جاتے ہوئے کو تین گھنٹے ہو گئے تھے۔ لیکن ابھی تک کوئی ڈاکٹر باہر نہیں آیا تھا نہ ہی کسی نے اس کی خیر خبر سنائی تھی۔ شازیہ بیگم کے پوچھنے پہ ہادی ان دونوں کے سامنے آیا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ان دونوں کے ھاتھ پکڑے۔

""مما بابا مجھے معاف کر دیں۔ میں نمل کی حفاظت نہ کر سکا۔ بابا میں اپنی بچی کی حفاظت نہ کر سکا مجھے معاف کر دیں۔"

ہادی کی حالت دیکھ کر شازیہ بیگم اپنا غم بھول گئی تھیں۔

"نہیں میرے بچے اس میں تمہاری غلطی نہیں ہے تم دعا کرو وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ پریشان نہ ہو ہادی بیٹا دعا کرو۔"

ابھی وہ بات کر رہی تھی کہ ڈاکٹر باہر آئے تو ہادی ان کی جانب لپکا۔

"پیشنٹ کیسی ہیں میری گڑیا ٹھیک ہے نہ؟ "

ہادی نے ان سے پوچھا۔

"دیکھیں آپریشن کامیاب ہوا ہے۔آپ کی بیٹی کافی حوصلے والی ہیں ورنہ جتنا خون بہا تھا ان کا بچنا کسی معجزے سے کم نہیں ہے۔وہ اب آوٹ آف ڈینجر ہیں۔انہیں روم میں شفٹ کر دیں گے تو آپ لوگ ان سے مل سکتے ہیں۔ صبح تک انہیں ہوش بھی آجائے گا انشااللہ۔انسپیکٹر ہادی یور ڈاٹر از رئیلی ویری بریو۔"

ڈاکٹر نے پیشوارنہ مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجا کر ان سب کو جیسے نئی زندگی دی تھی۔اور نمل کو وہ سچ میں ہی ہادی کی بیٹی سمجھنے لگے تھے اس لئیے اس آخر میں کہتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

پیچھے بیٹھے ٹائیگر نے بھی سکون کا سانس لیا۔

××××××××××××××××××

اس نے آنکھیں کھولی ہر جگہ اندھیرا تھا۔اس نے آنکھیں چھپکی منظر کچھ صاف ہوا سفید دیواریں نظر آرہی تھی۔اس نے ذہن پہ زور دینے کی کوشش کی۔وہ اس وقت کہاں ہے لیکن اسے کچھ سمجھ نہ آیا شاید ابھی تک غنودگی میں تھی۔فجر پڑھ کر ہادی لوٹا

تو نمل کی آنکھوں کی پتلیاں حرکت میں آرہی تھی وہ اس کے پاس بڑھا اسی وقت نمل نے آنکھیں کھولی۔ شام کے واقعے کو یاد کرنے لگی۔ ابھی تک ٹھیک سے ہوش میں نہیں آئی تھی۔

"بھائی۔"!

آہستہ آہستہ جب اسے سب یاد آنے لگا تو ڈر کر اٹھ بیٹھی۔ ہادی جو اس کے پاس ہی بیٹھا تھا فوراً اس کی جانب متجہ ہوا۔

"میری جان میں یہیں ہوں آپ کے پاس۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں آپ کو۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی کی آواز سن کر اس نے ہادی کو دیکھا۔ جو اب اس کے پاس بیٹھا اس کے ہاتھ میں لگی ڈرپ کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی حمت نہیں ہو رہی تھی وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ سکے۔ وہ اس کے لگ کر رونے لگی ہادی نے اسے خود میں بھینچا۔

"بھائی وہ۔ وہ لڑکے۔ بھائی مجھے ڈر لگ رہا ہے بہت۔"

نمل لڑکھڑاتے ہوئے اسے بات بتا رہی تھی تو ہادی نے اس کے ہوں ٹوں پہ انگلی رکھی۔

"شش کچھ نہیں ہوا میرے بچے۔آپ کا بھائی آپ کے پاس ہے۔مجھے پتہ ہے میری جان۔شکر ہے خدا کا آپ بلکل ٹھیک ہو پر نسس۔آپ کو اب کسی چیز سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔"

ہادی نے اسے خود سے دور کیا۔اس کے آنسوں کرتے ہوئے بولا۔سچ تو یہ تھا وہ یہ سب نمل کے منہ سے سننے کا حوصلہ نہیں رکھتا تھا۔ساری رات اس کی اس سوچ میں اس شرمندگی میں گزری تھی اس کی گڑیا کے ساتھ اگر کچھ ہو جاتا۔اگر شہنواز وقت پہ نہ پہنچتا تو اور اس سے آگے سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا وہ۔اس کے دل میں ڈر بیٹھ گیا تھا ساری رات جاگ کر اس نے نمل کی حفاظت کی۔اسے چپ کروایا اور ڈاکٹر کو لینے گیا۔

ہادی کے نکلتے ہی ٹائیگر اس کے روم کے دروازے کے پاس آیا۔اسے ہوش میں دیکھ کر اس کا دل کیا اس کے پاس جائے لیکن روم میں شازیہ بیگم بھی تھیں اس لئیے دور سے اسے دیکھ کر واپس چلا گیا۔ساری رات ٹائیگر وہیں تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا جو پانچ سال پہلے ہوا پھر سے ہو۔اس لئیے وہ نمل کے پاس رہنا چاہتا تھا۔

××××××××××××××××××××

"گڑیا کہیں درد تو نہیں ہو رہا؟ کچھ چاہیئے آپ کو؟"

ڈاکٹر کے جانے بعد ہادی نے نمل سے پوچھا جس نے نفی میں سر ہلایا۔ کل شام والا واقع اس سے بھلائے نہیں بھول رہا تھا۔ اگر وہ لوگ وقت پہ نہ پہنچتے تو۔ یہ بات اسے ڈرا رہی تھی۔

"گڑیا کیا بات ہے بتاؤ؟ چپ کیوں ہو میری جان؟ کہیں درد ہو رہی؟ میں ڈاکٹر کو بلاؤں؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی نے اسے چپ دیکھ کر پوچھا۔

بھائی مجھے معاف کر دیں۔ میں گارڈز کے بغیر گئی تھی باہر اس لیئے یہ سب ہوا۔ بھائی وہ لڑکے میرے ساتھ بہت غلط کر سکتے تھے بھائی اگر وہ لوگ نہ آتے؟ تو میں کیا کرتی

بھائی اگر میرے ساتھ کچھ۔"

ہادی کے پوچھنے پہ بول بیٹھی آنسوؤں کے درمیان اپنے بھائی سے اپنے دل میں چھپی بات کہہ ڈال۔

"شش گڑیا تمہیں کچھ نہ ہوتا۔اللہ پاک تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دیتے۔ میری جان اللہ پاک نے ان لوگوں کو تمہاری حفاظت کے لئیے بھیج دیا تھا۔اور ایسا کیسے ہو سکتا ہے اللہ پاک تمہیں ان لوگوں کے ہاتھوں رسوا ہونے دیتے۔میری جان اب آپنے ایسا نہیں سوچنا ٹھیک ہے نہ ہی رونا ہے اب۔اور میں وعدہ کرتا ہوں ان لوگوں کو چھوڑوں گا نہیں میں۔"

ہادی نے اسے سمجھایا تو اس نے اپنے آنسوں صاف کیئے۔

میری جان مجھے معاف کرنا میں تمہاری حفاظت نہ کر سکا۔ہادی نے سوچا اسے لگ رہا تھا یہ سب اس کی لاعلمی کی وجہ سے ہوا ہے۔اس نے ایک نظر نمل کو دیکھا جو کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔اسے کچھ وقت لگے گا ٹھیک ہونے میں ہادی نے سوچا۔

××××××××××××××××××××

آج کل ملک کے حالات کچھ زیادہ ہی خراب تھے۔کوئی خبر ہو نہ ہو ایسی خبریں ضرور ہوتی تھی۔سچ تو یہ ہے آج کل لڑکی پاکستان میں محفوظ نہ تھی۔ہر دوسرے دن کوئی نہ کوئی ایسی خبر ضرور ہوتی تھی۔ لیکن ان کو سزا دینے والا کوئی نہ تھا۔یہاں قصوروار وکٹم کو ہی کہلایا جاتا ہے۔یہاں وکٹم کے کپڑوں سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس نے کیسے کپڑے پہنے تھے جینس شرٹ میں تھی تو ضرور اس نے اس لڑکے کو پرووک کیا ہوگا۔ سمجھ نہیں آتا کوئی لڑکی کیسے اپنے کپڑوں سے مردوں کو پرووک کرے گی کہ آؤ میرا ریپ کرو؟ چلیں اس نے تو جینس پہن رکھی تھی اس کے ساتھ یہ ہوا برقع پہنی ہوئی عورت کا کیا قصور؟ یا ایک معصوم بچی جو ہاتھ میں دس روپے پکڑے چیز لینے جا رہی

اس کا کیا قصور؟ تم لوگ اتنے گر گئے ہو ایک پانچ سال کی بچی کو نہیں چھوڑ رہے؟ پانچ سال کی بچی ہو یا بیس سال کی لڑکی یا چالیس پچاس سال کی عورت زندہ تو چھوڑو مری ہوئی عورت بھی محفوظ نہیں؟ کیا ہے وہ پاکستان جس کا خواب علامہ محمد اقبال نے دیکھا تھا؟ کیا یہ ہے وہ پاکستان جس کے لئیے قائیدِ اعظم نے اور باقی سب نے قربانیاں دی تھی؟ کیا ہم آزاد ہیں؟ کیا یہ ریاستِ مدینہ ہے؟ جہاں ایک چھوٹی/چھوٹا بچی/بچا محفوظ نہیں جہاں نہ بیس سال کی لڑکی نہ چالیس پچاس سال کی عورت محفوظ ہے؟ نہ ٹرانس جینڈر محفوظ نہ کوئی بلی/جانور محفوظ؟ نہ بچوں کی ماں محفوظ ہے؟ نہ زندہ عورت محفوظ نہ ہی قبر میں موجود مردہ عورت محفوظ؟ کیا کوئی انہیں سزا دینے والا نہیں اور کب تک ایسا چلے گا؟ لوگ کہتے ہیں جو دوسروں کی بیٹی کے ساتھ کیا ہے اپنی عورتوں کے ساتھ بھی وہی ہو گا مکافات عمل ہو گا۔ میں سوچتی ہوں مکافاتِ عمل بھی ایک لڑکی کو ہی بھگتنا پڑے گا؟ اپنے باپ بھائی بیٹے شوہر کا کیا بھی لڑکی بھگتے گی؟ ایک اور لڑکی ایک اور ہوا کی بیٹی اپنے بھائی باپ کے کیئے کی سزا پائے گی؟ کب تک ایک لڑکی ایک نہ کردہ گناہ کی سزا پائے گی؟ کیا ہم لڑکیاں بس اسی کے لئیے ہیں؟ نہیں سزا کے حقدار بھی وہی ہیں جس نے گناہ کیا جس نے جرم کیا ہے ایک اور ہوا کی بیٹی نہیں ایسے لوگوں کی سزا سرِ عام پھانسی ہے جب تک ایسے تین چار مجرموں کو سزا نہیں ملے گی تب تک اس طرح کے

جرم بڑھتے جائیں گے سزا چند مجرموں کو ملے گی سبق سو کو ملے

گا۔

پانچ سال کی بچی کا برقع کہاں سے لاؤں؟

وہ جس کے جسم کو نوچ کھایا تم نے بیچ شہر میں

اس ماں کے بچوں کا بچپنا آخر کہاں سے لاؤں؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے مرد ہو تم تمہاری ہستی کا اتنا تو رعب ہو

پاس سے گزرے عورت تو بے خوف ہو۔

××××××××××××××××××

اس واقعے کو دس دن ہو گئے تھے۔ جہاں ہادی نے نمل کی سیکیورٹی بڑھادی تھی وہیں ٹائیگر نے بھی چند اور گارڈز بڑھا دیئے تھے۔ کیونکہ فلحال وہ ملک سے باہر تھا۔ اس واقعے کے ایک دن بعد ہی اسے جانا پڑ گیا وہ نہ صرف پاکستان کا بلکہ رشیئن مافیا کا بھی بہت خاص میمبر تھا۔ اس لئیے اسے جانا پڑتا تھا وہاں وہ ایسے کاموں میں زیادہ ملوث نہ تھا۔ ڈرگز اور الیگل اصلحہ لانے اور دوسرے ملک بھیجنے کا کام کرتا تھا۔ بس معمولی سی سرگرمیاں تھیں وہاں اس کی۔ الیگل اصلحہ اتنے لیگل طریقے سے امپورٹ ایکسپورٹ کرواتا تھا کے لوگ حیران رہ جاتے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

××××××××××××××××××××××××

نمل خاموش رہنے لگی تھی اس واقعے کے بعد۔ ہادی نے مما بابا سے کہا تھا اسے وقت دیں۔ رات کو وہ نیند میں ڈر جاتی تھی اس لئیے مما اب اس کے ساتھ سوتی تھیں۔ ہادی بھی زیادہ وقت اس کے ساتھ گزارنے لگا تھا۔ حدید بھی اس کا دھیان بٹانے کے لئیے اسے نئی نئی نیٹفلکس کی سیریز بتاتا تھا۔ حدید اپنی بہن فجر کو بھی اس کے پاس چھوڑ گیا تھا۔

فجر نمل کی دوست تھی۔سب لوگ اس کا مائنیڈاس واقعے سے ڈائیورٹ کرنے کی سر توڑ کوشش کر رہے تھے۔اور وہ لوگ اس کوشش میں کافی زیادہ کامیاب بھی ہو گئے تھے۔

××××××××××××××××××××

ٹائیگر رات کو واپس آیا اس وقت تقریباً رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا جب وہ ائیر پورٹ سے نکلا اور گاڑی سیدھا نمل کے گھر کی جانب روانہ کی۔اور آدھے گھنٹے بعد اس کی کھڑکی کھول کر اس کے کمرے میں داخل ہوا۔آج نمل اکیلے ہی سوئی تھی کیونکہ اب وہ ڈر ہادی کی مدد سے کہیں دور جا سویا تھا۔ٹائیگر چلتا ہوا اس کے پاس آیا جو اس وقت گہری نیند میں تھی۔اس کے کچھ بال اس کے چہرے پہ بکھرے تھے۔ٹائیگر نے اس کے بالوں کو ہٹایا تو کسمسائی لیکن پھر سو گئی۔ٹائیگر دور ہوا اور اس کے چہرے کو دیکھنے لگا۔ سوتی ہوئی وہ کسی معصوم بچی کی طرح لگ رہی تھی۔اس کا بلینکٹ نیچے لڑھک رہا تھا۔ ٹائیگر کی نظر اس کے بازو پہ گئی جہاں اسے گولی لگی تھی ٹائیگر نے اس جگہ پہ نرمی سے

ھاتھ پھیرا۔ بلینکٹ ٹھیک کرتا سامنے سٹڈی ٹیبل کی چیئر اٹھا کر بیٹھا۔اسے دیکھتے دیکھتے اس کی آنکھ لگ گئی۔

نمل کی آنکھ فجر کے قریب کھلی۔وہ آنکھیں مسلتی اٹھی تو اسے اپنے سامنے کرسی پہ بیٹھے سوتے ہوئے ٹائیگر پہ نظر گئی۔وہ اسے دیکھ کر ڈر گئی پہلے تو اسے لگا وہ خواب دیکھ رہی ہے آج کل اسے خواب بھی تو عجیب آرہے تھے۔لیکن نہیں خواب نہیں تھا ٹائیگر سچ میں وہیں تھا۔وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ یہاں کب آیا۔اسے ٹائیگر سوتا ہوا معصوم سا بچا لگ رہا تھا نمل اسے غور سے دیکھنے لگی نائیٹ بلب کی روشنی میں اس کی پیشانی پہ پڑے بل اس کے ہلتے ہونٹ واضع نظر آرہے تھے شاید کوئی خواب دیکھ رہے ہیں۔نمل نے سوچا اگلے ہی پل ٹائیگر ہڑبڑا کر اٹھا۔نمل نے ہاتھ آگے بڑھا کے لائیٹس آن کی ٹائیگر لمبے سانس لے رہا تھا اس کا چہرہ پسینے سے تر تھا۔وہ کرسی سے اٹھا تو اس کی نظر نمل پہ گئی۔اسے یاد آیا وہ نمل کے کمرے میں آیا تھا شاید وہیں آنکھ لگ گئی تھی اس کی۔نمل کو اس کی طبیت ٹھیک نہ لگی نمل اٹھی اور روم فریج سے پانی کی بوٹل نکالی اور گلاس میں پانی انڈیل کر پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا۔جو یہ سب

بڑے غور سے دیکھ رہا تھا اس نے نمل کے ہاتھ سے پانی لیا اور ایک ہی سانس میں پی گیا۔ پھر اس نے نمل کے ہاتھ سے پوری بوٹل ہی لے لی اور اسے بھی ایک ہی سانس میں پی گیا۔ پھر اس کی نظر نمل پہ گئی اسے یاد آیا اس کے زخم تو ابھی تازہ تھے۔ نمل اپنے پیٹ پہ ھاتھ رکھے کھڑی تھی۔ اس کی نظر اس کے بازو پہ گئی جہاں سے پٹی تھوری سی نم ہو رہی تھی شاید خون بہہ رہا تھا۔ اس نے نمل کو ہاتھ سے پکڑ کر بیڈ پہ بٹھایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"پر نسس آپ کے زخم ٹھیک نہیں ہوئے ہیں ابھی تک۔ آپ کیوں بیڈ سے اٹھی تھی۔"

اس نے نمل کی آستین اوپر کرتے ہوئے پوچھا۔ نمل جو اس کی عجیب سی حالت کے زیر اثر تھی اس کو اپنی آستین اوپر کرتے دیکھ ہوش میں آئی۔ اور فوراً اس سے دور ہوئی۔ ٹائیگر نے اس کے چہرے پہ پھیلے خوف کو دیکھا یہ خوف یہ وہشت وہ کیسے بھول سکتا تھا۔ (پانچ سال پہلے یہ وہشت کسی کے چہرے پہ دیکھ چکا تھا) نمل بیڈ کے کونے سے

چپک کر بیٹھ گئی۔

"پرنسس ڈرو نہیں میں ہوں ٹائیگر۔ٹائیگر اپنی پرنسس کے ساتھ کچھ غلط نہیں کر سکتا۔آپ کا زخم ٹھیک نہیں ہے خون بہہ رہا ہے مجھے دیکھنے دیں۔یہ دیکھو فرسٹ ایڈ کٹ پڑی ہے میں بس زخم صاف کروں گا آپ کا پرامس۔"

ٹائیگر نے شائیڈ ٹیبل پہ پڑا فرسٹ ایڈ کٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔اور نمل کے آگے اپنا ہاتھ کیا جسے پہلے تو نمل دیکھنے لگی۔پھر اس نے اپنے زخم کو دیکھا جہاں سے خون بہہ رہا تھا اور درد بھی ہو رہا تھا اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھا اور تھوڑا فاصلے پہ بیٹھ گئی۔ٹائیگر فرسٹ ایڈ کٹ کھولے اس کے بازو سے پٹی اتارتے ہوئے زخم کا معائینہ کرنے لگا۔

زخم زیادہ خراب نہیں تھا شاید ہاتھ کو حرکت دیتے ہوئے اس پہ پریشر پڑنے سے خون بہہ رہا تھا۔اس نے ایک نظر نمل کو دیکھا جو آنکھوں میں نمی لئیے ہونٹ کا کونا دانتوں سے دبائے اس ہی دیکھ رہی تھی۔ٹائیگر کا دل کیا اس کے ہونت کو دانتوں سے نکالے (اس نے دل کی آواز کو دبایا) اور زخم صاف کرنے لگا۔

"سسس۔ "!

نمل کی سسکی نکلی ٹائیگر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اس کی آنکھوں سے آنسوں نکلنے کو بیتاب تھے۔ٹائیگر نے اس کے زخم پہ پھونک مارتے ہوئے اس کے زخم کو صاف کرنے لگا پھر اس پہ اوئینٹمنٹ لگا کر صاف پٹی باندھنے لگا۔یہ کام وہ بہت مہارت سے کر رہا تھا اس نے چیزیں سمینٹ کر اپنی جگہ پہ رکھی پھر ایک جگہ رک کر نمل کو دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"واشروم وہ ہے۔ "

نمل اس کی الجھن سمجھتے ہوئے بولی تو وہ واشروم گیا اور ہاتھ دھو کر واپس آیا۔ نمل سے فاصلے پہ بیٹھ گیا۔

"اب درد تو نہیں ہو رہا پرنسس؟"

اس نے نمل سے پوچھا تو نمل نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہمم گڈ۔! پرنسس میں پرامس کرتا ہوں جن لوگوں نے تمہیں تکلیف دی ہے ان لوگوں کو میں چھوڑوں گا نہی۔اور اب تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے کسی سے میں نے تمہاری حفاظت کے لئیے گارڈز رکھیں ہیں۔پر اب تم گارڈز کے بغیر کہیں نہیں جاؤ گی ہمم۔"

ٹائیگر نے سنجیدگی سے کہا نمل نے اس بار بھی اثبات میں سر ہلایا۔ٹائیگر کو اس کی خاموشی اچھی نہیں لگ رہی تھی۔

"کچھ بول کیوں نہیں رہی؟ پرومس کرو تم آیئندہ گارڈز کے بغیر باہر نہیں جاؤ گی۔"

اس نے ایک بار پھر وہی بات کی۔ نمل پھر بھی خاموش رہی۔ٹائیگر بھی خاموش ہو گیا

"آپ نے کوئی خواب دیکھا تھا؟ "

نمل کے پوچھنے پہ ٹائیگر کو یاد آیا اس نے آج پھر وہی خواب دیکھا تھا لیکن اس کی حالت پہلے جیسی نہیں ہوئی تھی۔شاید آج کوئی تھا اس کے پاس جس کی وجہ سے اسے اس طرح وہشت نہیں ہوئی تھی۔ورنہ وہ تو ہمیشہ اکیلا ہی ہوتا تھا۔اس نے نمل کو دیکھا جو جواب کی منتظر تھی۔

"ہاں خواب تھا۔"

ٹائیگر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا جیسے کوئی نارمل بات کر رہا ہو۔

"کیا روز ایسے خواب آتے ہیں؟"

نمل نے پوچھا۔

"ہاں روز ہی۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے اس کے چہرے کو تکتے ہوئے جواب دیا جو کچھ ہی دنوں میں ہلدی جیسا زرد مرجھایا ہوا لگ رہا تھا۔

"آپ رات کو سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھا کریں نہیں آئیں گے اس طرح کے خواب۔"

نمل نے اپنی طرف سے اس کی مدد کرنی چاہی۔ٹائیگر نے اسے دیکھا اواٹھ کر اس کے بیڈ کے ساتھ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا۔

"پرنسس مجھے معاف کر دو میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکا۔اوران لوگوں کو بھی نہیں پکڑ سکا۔میں یہاں نہیں تھا اس وجہ سے لیکن میں پرامس کرتا ہوں تمہارا بدلہ لوں گا۔تمہیں اب ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اب تم سو جاؤ پرنسس پین کلر دیتا ہوں تم آرام کرو۔"

اس نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ٹائیگر معافی مانگ رہا تھا وہ بھی اس طرح اگر واجد یا ارحم دیکھتے تو وہ غش کھا جاتے۔اسے پین کلر دی پھر اسے لیٹنے میں مدد کی اس پہ اچھی طرح کمفرٹر پھیلایا۔جب تک نمل کی نیند پکی نہ ہوئی وہ وہیں بیٹھا رہا اسے سوتا دیکھ کر مطمئین یوتا چلا گیا۔

××××××××××××××××××××××××××

ایک چھوٹا بچہ اپنے گھر سے باہر نکلا۔ہاتھ میں پیسے پکڑے وہ چیز لینے جا رہا تھا۔چیز لے کر واپس آ رہا تھا تو راستے میں اس کی نظر ایک جوس والے پہ گئی۔وہ اسی طرف بڑھا اس کے ہاتھ میں بیس روپے تھے باقی پیسوں کی وہ چیز لے کر آیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا چاہیئے بیٹا آپ کو؟"

جوس والے نے اس سے پوچھا۔

"یہ والا جوس کتنے کا ہے انکل؟"

اس نے ایک فلیور کی جانب اشارہ کیا

"یہ دس روپے کا ہے بہت ہی مزے کا ہے چاہئیے تمہیں؟"

جوس والے نے پوچھا تو اس بچے نے ہاں میں گردن ہلائی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ جادوئی جوس ہے اس کی خاص بات یہ ہے کہ اسے پینے کے بعد تم اڑنے لگو گے۔"

جوس والے نے اسے لالچ دیتے ہوئے بتایا تو وہ بچہ آنکھوں میں اشتیاق لئیے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کے ہاتھ سے جوس لیتا وہ گھر کی طرف بڑھا۔

××××××××××××××××××××××××

یہ وہ لوگ تھے جو معصوم بچوں کو اس طرح کی لالچ دے کر ان کی معصومیت کا فائیدہ اٹھاتے تھے۔اس طرح کی چیزوں میں منشیات ملا کر انہیں ان ناپاک چیزوں کا عادی بناتے تھے۔ خضر جیسے کئی بچوں کی معصومیت کا فائیدہ اٹھاتے تھے نہ جانے کب تک ایسا چلتا رہے گا۔والدین اپنے بچوں کو اسکول کالج بھیجنے کے بعد مطمئین ہوتے ہیں کہ وہ لوگ محفوظ ہونگے۔ لیکن ان لوگوں کو کیا پتہ کہ آج کل انسانی کھال اوڑھے جانور ہر طرف گھوم رہے تھے۔نہ اسکول کالج محفوظ ہیں نہ مدرسہ مسجد نہ ہی ان کے محلے نہ سڑکیں۔ جگہ جگہ ایسے درندے آزاد گھوم رہے تھے اور انہیں پکڑنے والا کوئی نہیں تھا۔

××××××××××××××××××

شہیر اس وقت اپنے اسٹڈی میں بیٹھا تھا۔ وقتاً اس کی اسٹڈی کا دروازہ ناک کرتے ہوئے ارمان اندر آیا۔ ارمان اس سے جونئیر تھا لیکن بہت ٹیلینٹڈ تھا۔ اس کی شاطر باتیں کئی بار شہیر کو حیران کر دیتی تھیں۔ اسے اس کے ساتھ کام کیئے ہوئے ایک سال ہونے کو آیا تھا لیکن کبھی اسے شکایت کا موقع نہیں دیتا تھا۔ اس وقت وہ لوگ ایک کیس پہ کام کر رہے تھے جو معصوم بچوں کے بوڑھوں کے مجبوروں کو فری میں علاج کرنے کا کہہ کر ان کے جسمانی عضاء بیچتے تھے۔ انہیں ڈر گزدیتے تھے کئی نوجوانوں کو اس ناپاک چیز کا عادی بنا چکے تھے۔ ویسے یہ کیس ان لوگوں کا تھا نہیں لیکن وہ شہیر ہی کیا جو کسی کی سنے سنئیرز کے منع کرنے کے باوجود اس نے اس کیس میں ہاتھ ڈالا تھا۔ جس میں سب کی مخالفت کے باوجود ارمان نے اس کا ساتھ دیا تھا۔ فلحال وہ لوگ انڈر گراؤنڈ تھے لیکن پھر بھی اس کیس پہ کام کر رہے تھے۔ بقول ارمان کے یہ کام شہیر ہی ٹھیک طریقے سے کر سکتا ہے ایسے مجرموں کا صفایہ صرف شہیر جیسے نڈر اور بہادر لوگ ہی کر سکتے تھے۔ اس لئیے وہ دونوں کچھ دنوں کے لئیے انڈر گرائنوڈ ہو گئے تھے کچھ انفارمیشن اکٹھی کرنے کے بعد وہ لوگ کھل کے اس کیس پہ کام کرنے والے تھے۔ ان کی ٹیم میں تین لوگ تھے فصیح شہیر اور ارمان۔ لیکن آج کل فصیح نے ان کے ساتھ کسی ایک نوجوان کو بھی لگایا ہوا تھا جو ارمان کو ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔

جہانزیب ان تینوں میں سب سے جونئیر تھا فصیح کے انڈر کام کرتا تھا اس کی ٹریننگ بھی فصیح نے ہی کی تھی۔ارمان اور شہیر شہر سے دور شہیر کے وئیر ھاؤس میں رہ رہے تھے۔جب کہ وہ دونوں کام کے وقت ہی یہاں آتے تھے۔

"اسلام و علیکم سر۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان سلام کرتا سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھا۔

"والیکم اسلام۔کوئی امپرومنٹ؟کچھ پتہ چلا۔"

شہیر نے اپنے سامنے رکھی فائیل کو بند کیا اور اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"سر آج کل وہ ایک محلے میں کوئی ٹھیلے والا بنا پھر رہا ہے۔ میں نے اس کا پیچھا کیا تھا وہ کوئی جوس وغیرہ میں ڈرگز ملا کر بچوں لالچ دے کر بیچ رہے ہیں۔"

ارمان نے اسے ساری معلومات بتائی۔ صبح اسے کسی پہ شک تھا وہ اس کے پیچھے گیا تھا۔ اور اب ساری معلومات دے رہا تھا۔

"ہمم چلو تم اس پہ نظر رکھو۔ اور ہاں اس بچے پہ بھی نظر رکھو ایسا نہ ہو اس کے ساتھ کچھ غلط کریں وہ لوگ۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر نے ارمان سے کہا اور وہ لوگ آگے کا پلان سوچنے لگے۔

××××××××××××××××××××××

ٹائیگر اس وقت ٹارچر ھاؤس میں موجود تھا۔ واجد بھی اس کے ساتھ تھا۔ ان لڑکوں کے سامنے ٹائیگر آج آیا تھا۔ ورنہ روزانہیں واجد ہی ٹارچر دیتا تھا۔ نمل والے واقعے میں ملوث لڑکے ابھی تک ان کے قبضے میں تھے۔ ہادی کو شہنواز نے جھوٹ کہا تھا ان لڑکوں کے پیچھے نہیں گیا تھا وہ۔ جبکہ وہ لڑکوں کو پہلے ہی واجد کے پاس بھجوادیا تھا۔ اور اب ٹائیگر ان دونوں کے سامنے کھڑا تھا۔ وہ لوگ روز ٹارچر کیئے جاتے تھے اس لیئے ان کے چہرے پہ جگہ جگہ سے نیل پڑے ہوئے تھے اور نڈھال سے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels | Urdu Articles | Books | Poetry | Interviews

"تم دونوں میں سے کس نے ھاتھ لگایا تھا میری پری کو؟"

ٹائیگر نے ان میں سے ایک کے سامنے جاتے ہوئے پوچھا۔

"معاف کر دیں بھا ہم لوگ آئیندہ نے نہیں کریں گے ایسا۔ ہمیں نہیں تھا پتہ وہ آپ کی کچھ لگتی ہیں۔ اگر پتہ ہوتا تو ہم کبھی ان کی طرف نہ دیکھتے۔ "

ان تینوں نے جواب دیا تو ٹائیگر نے پاس پڑا کٹر اٹھایا۔اور اس کے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا۔

"مطلب اگر کوئی اور ہوتی تو تم اس کے ساتھ یہ سب کرتے۔کیوں کوئی بھی عورت ہو یہ سب میرے ہوتے ہوئے نہیں ہو سکتا۔کسی بھی لڑکی کے ساتھ ایسا کرنے کی ہمت میرے ہوتے ہوئے تو کم از کم تم جیسے گھٹیا لوگ نہیں کر سکتے۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے اس کے ہاتھ کی چھوٹی انگلی کاٹی۔اس لڑکے کی چیخوں سے ٹارچر ھاؤس کی دیواریں کانپ گئی۔پھر وہ دوسرے لڑکے طرف آیا اس کے ھاتھ کی چھوٹی انگلی بھی اسی طرح کاٹی۔ان لڑکوں کی چیئر کو دھکا دے کر اٹھا اور واجد کے پاس آیا۔

"واجد ان کو سزا دینے کا حق انسپیکٹر ہادی کا ہے۔ان لڑکوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور

اس بات کو یقینی بناؤ کہ ہادی ان کو سزا دے گا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو بخدا میں خود ان دونوں کو ایسی سزا دوں گا کہ ان کی آنے والی نسلیں بھی کانپ جائیں گی۔"

وہ واجد سے کہتا باہر نکل گیا۔ ہادی ان لڑکوں کو ڈھونڈنے کی کوشش میں لگا تھا۔ اس پہ کیا گزر رہی ہو گی اس بات کا اندازہ ٹائیگر لگا سکتا تھا۔ اس لئیے اس نے ان لڑکوں کو ہادی کے پاس بھیجنا مناسب سمجھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واجد ان لڑکوں کو لے کر گاڑی میں روانہ ہوا۔

××××××××××××××××××

واجد نے فون کر کے بتایا تھا وہ لوگ مل گئے ہیں جنہوں نے نمل پہ حملہ کیا تھا۔ ہادی نے واجد سے کہا تھا ان لوگوں کو پولیس اسٹیشن نہ لائے کیوں کہ اسے پتہ تھا وہ لوگ رہا

ہو جائیں گے۔اس لیئے اب وہ واجد کی بتائی ہوئی جگہ پہ آیا تھا۔حدید بھی اس کے ساتھ تھا۔

ہادی نے ان لڑکوں کو دیکھا غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے ان کی طرف بڑھا اسے نمل کی حالت اس کا ڈرنا یاد آرہا تھا۔وہ ان لڑکوں کو مارنے لگا ان پہ لاتوں اور گھوسوں کی برسات کر دی۔حدید اور واجد نے اسے ان تینوں سے دور ہٹایا۔کچھ دیر لمبے لمبے سانس لینے کے بعد اس نے اپنی جیب سے گن نکالی اور ان تینوں پہ فائیر کیئے۔گن میں جتنی گولیاں تھیں اس نے ان تینوں کے جسم میں پیوست کی۔اور وہیں بیٹھتا چلا گیا حدید اس کی طرف بڑھا اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو ہادی اس کے گلے لگ گیا۔

"یہ۔یہی لوگ تھے حدید جنہوں نے میری بیٹی کے ساتھ غلط کرنا چاہا۔میں۔میں کیسے انہیں زندہ چھوڑتا۔میری۔میری گڑیا۔اتنے دنوں سے۔سکون سے۔سو نہیں پائی ہے۔ان لوگوں کی وجہ سے۔میری گڑیا۔کے ساتھ جس نے۔بھی کچھ برا کیا۔تو میں ان کا اس سے بھی برا حال کروں گا۔"

ہادی روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔واجد نے پہلی بار ہادی کو اس حال میں دیکھا تھا۔اپنی گاڑی سے پانی کی بوتل نکال کر اس کے سامنے کی۔اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دی۔

"تم فکر نہ کرو ہادی۔ہم مل کر چھوٹی کی حفاظت کریں گے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے ہادی سے کہا تو ہادی ہلکا مسکرایا۔

"ان لاشوں کا کیا کرنا ہے؟اگر کسی کو پتہ لگا کہ ہم نے بنا ان پہ کیس دائیر کیئے ان لوگوں کو شوٹ کیا ہے تو؟"

حدید نے لاشوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔تو واجد اور ہادی بھی سوچنے لگے۔

"ایک کام کرتے ہیں انہیں ہم ٹھکانے لگا دیتے ہیں۔ یا یہ کہہ دیتے ہیں کہ انکا ونٹر میں مارے گئے ہیں۔"

واجد نے کہا___

"نہیں میری بہن کا نام آجائے گا۔ تم ایک کروان کو کہیں ٹھکانے لگاؤ واجد۔"

ہادی نے واجد سے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ہم ابھی کرتے ہیں۔"

اس نے حدید کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔تو حدید نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

××××××××××××××

"آپی ایک کپ چائے بنادیں پلیز۔"

ٹائیگر نے کچن کے دروازے سے جھانکتے ہوئے کہا۔جہاں شازینہ اور ارحم کھڑے تھے۔شازینہ کھانا بنارہی تھی جبکہ ارحم اسے تنگ کررہا تھا۔ارحم اس کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کیئے کھڑا تھا۔ارحم نے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر برا سا منہ بناتا شازینہ سے دور ہوا۔

"بندہ ناک کرلیتا ہی کرلیتا ہے۔اوپس سوری یہ رولز ٹائیگر بھاپہ لاگو نہیں کرتے۔"

ارحم پاس پڑی کرسی پہ بیٹھتے جلتے ہوئے کہا۔توٹائیگر نے ایک نظر اعطراف میں دوڑائی پھر ارحم کو دیکھا۔

ارے ارے ٹائیگر چھوڑو تم انہیں آؤ بیٹھو۔ارحم آپ بھی نہ اتنے دنوں بعد آیا ہے میرا بھائی۔"

شازینہ نے ارحم کو گھورتے ہوئے کہا تو ارحم نے سرینڈر کرنے والے انداز میں ہاتھ کھڑے کر لیئے۔

"میرے خیال سے ناک کر اندر آنا کمرے کے لیئے کہا جاتا ہے کچن کے لیئے نہیں وکیل صاحب۔"

ٹائیگر بھی اس کے ساتھ رکھی کرسی پہ بیٹھتے ہوئے بولا۔تو ارحم نے اپنا سر پیٹا ٹائیگر کو

سمجھانا مطلب دیوار سے سر مارنا۔

ارحم خانزادہ شازینہ کا شوہر تھا اور پیشے کے لحاظ سے وکیل تھا۔

"یہ لو تمہاری چائے۔ "

NEW ERA MAGAZINE .com

شازینہ نے اس کے سامنے کپ رکھتے ہوئے کہا۔ارحم اور ٹائیگر اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔

"نور کہاں ہے؟"

ٹائیگر نے گھر میں خاموشی محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔

"کالج گئی ہے۔"

ارحم نے بتایا۔۔۔۔

"ویسے تم آج گھر پہ کیا کر رہے ہو وکیل صاحب۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے اس پہ طنز کیا۔ارحم گھر میں کم ہی ہوتا تھا۔وہ بھی ورکنگ ڈیز پہ تو نا ممکنات میں سے تھا۔

"تمہاری بہن ناراض ہو گئی تھی۔اس کی شکایتیں دور کرنے کے لئیے آج آف لیا تھا میں نے۔ہر بات پہ دھمکیاں دی جاتی ہیں دہشت گردی شروع کر دیتی ہے تو آخر وہ تمہاری ہی بہن۔پتہ نہیں کس ڈون کے خاندان سے پالہ پڑا ہے۔"

ارحم نے رونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔ تو اس کے کہنے پہ ٹائیگر اور شازینہ دونوں ہنسے تھے۔

"ہاں تو کیوں ٹائیم نہیں دیتے آپی کو یار تم۔ مجھ سے بھی بڑی ڈون ہیں یہ جانتے تو ہو تم۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا تو ارحم بھی ہنس دیا۔

"ٹائیگر نور اب بڑی ہو رہی ہے تم کب بتاؤ گے اسے؟ ایسا نہ ہو اسے کہیں سے پتہ چلے اور وہ ہم سے بد ظن ہو جائے۔"

شازینہ نے آج پھر وہی بات کہی جس کا ٹائیگر کا خوف کو تھا۔ کی بات پہ ٹائیگر کی

مسکراہٹ سمٹی کپ واپس رکھتے ہوئے وہ سیدھا ہوا۔

"آپی وقت آنے پہ بتادوں گا۔اور اسے کہاں سے پتہ چلے گا؟ یہ بات ہم تینوں کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم۔آپ دونوں کو پتہ ہونا چاہیئے میری پرنسس کو یہ بات میری اجازت کے بغیر بتائی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

ٹائیگر نے سختی سے کہا اور اٹھ کر چلا گیا۔شازینہ پیچھے اپنے بھائی کو دکھ سے جاتا دیکھتی رہی۔کیا سے کیا بن گیا تھا اس کا بھائی۔

آج پھر وہ لڑکا جوس والے کے پاس آیا تھا۔کافی دنوں سے آرہا تھا اسے یہ جادوئی جوس پینے کی عادت ہو گئی تھی۔ایک دن نہ پیئے تو اسے الجھن ہو رہی تھی۔

اس نے جوس لیا اور مزے سے پیتا ہوا گھر کی جانب بڑھا۔اس کی ماں اس کے بدلتے رنگوں پہ حیران تھی۔انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کیا ہوتا جارہا ہے خضر کو اچھا خاصہ

فرمانبردار بچہ تھا پڑھائی میں بھی ٹھیک تھا۔ لیکن کچھ دنوں سے وہ اس میں بہت سی تبدیلیاں نوٹ کر رہی تھی۔ بے وقت سونا کھانا نہ کھانا ہر بات پہ غصہ آجانا اس کی چڑچڑاہٹ بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ ڈر رہی تھی جس بات کا خدشہ ہے انہیں وہی بات نہ نکل آئے۔ اس کی ماں نے پورا کمرہ چیک کیا تھا۔ کہیں کوئی ایسی چیز نہ ملی تھی جو ان کے شک کو یقین میں بدلے۔ آج اس کی ماں نے اس کے ہاتھ میں جوس دیکھ کر اسے محسوس ہوا جو وہ اس کے کمرے میں ڈھونڈ رہی تھی وہ اس کے ھاتھ میں تھا۔ یقیناً اس جوس میں ہی کچھ تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"خضر یہ جوس کہاں سے لائے ہو تم؟"

اس کی ماں پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

"ممی یہ وہ باہر انکل آتے ہیں۔ ان سے لیا میں نے بہت مزے کا ہے۔"

خضر جوس پیتے ہوئے بولا۔تو اس کی ممی نے اس کے ہاتھ سے جوس لیا۔

"کتنی بار کہا ہے باہر کی چیزیں نہیں لیا کرو۔تم پھر بیمار پڑ جاتے ہو۔سنتے کیوں نہیں بیٹا تم میری بات۔میں تمہیں ابھی فریش جوس دیتی ہوں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی ماں نے اس سے جوس لیتے ہوئے کہا۔

"ممی مجھے یہی پینا ہے۔مجھے دیں یہ جوس ممی مجھے یہ پسند ہے میں کوئی اور نہیں پیوں گا۔"

خضر نے ان کے ہاتھ سے جوس لینا چاہا لیکن اس کی ماں نے اسے دور کیا۔

"بیٹا میں فریش جوس دیتی ہوں آپ کو ابھی۔ کیوں آپ اتنے ضدی ہو گئے ہو آپ۔ میں نے منع کیا ہے نہ جب ایک بار آنے دو آپ کے بابا کو میں بتاؤں گی انہیں۔"

اس کی ماں نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا اور کچن میں چلی گئی۔ جوس کو فلحال اس نے پھینکا نہیں تھا۔ کچن میں آ کر اس نے موبائیل اٹھایا اور ایک نمبر ملانے لگی۔ دوسری بیل پہ ہی کال اٹھالی گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسلام و علیکم میں خضر کی ممی بول رہی۔ آپ نے کہا تھا نہ آپ کو شک ہے خضر کو کچھ لوگ ڈر گزدے رہے ہیں۔"

اس نے چھوٹتے ہی کہا۔

"والیکم اسلام۔جی جی آپ کو کچھ ملا ہے کیا؟"

اسپیکر سے آواز ابھری۔

"جی وہ کچھ دنوں سے خضر کی حالت عجیب ہو رہی تھی۔جیسا آپ نے کہا تھا بلکل ویسے ہی ہوتا جا رہا تھا۔چڑچڑا ہو گیا ہے نہ کچھ کھاتا ہے نہ پڑھتا ہے سارا دن خاموش رہنے لگا ہے۔سارا دن کہیں گم رہتا ہے اس کی آنکھیں دن بہ دن لال انگارہ ہوتی جا رہی ہیں۔میرا بیٹا پہلے کی طرح نہیں رہا۔پلیز میری ہیلپ کریں میرے بچے کو ٹھیک کریں پلیز۔"

خضر کی ممی نے ساری بات بتائی۔خضر کا جو حال تھا وہ سب اسی ایک چیز کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

"آپ کو ڈر گز ملی ہیں؟ کوئی ایسی چیز جس پہ آپ کو شک ہو؟"

دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے اس کے کمرے سے تو کچھ نہیں ملا۔ لیکن وہ کچھ دنوں سے ایک جوس پی رہا ہے۔ کیا جوس میں ڈر گز مکس ہو سکتی ہے؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سامنے پڑے جوس کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ کیا آج بھی وہ جوس پیا ہے خضر نے۔"

"جی آج بھی وہ لے آیا تھا لیکن میں نے اسے پینے نہیں دیا۔ اب وہ ناراض ہو کر روم

میں چلا گیا ہے"___

"اچھا کیا آپ نے وہ جوس پھینک دیا ہے؟"

"نہیں وہ جوس ابھی نہیں پھینکا میں نے۔مجھے لگا پہلے آپ کو بتادوں۔ویسے آپ کو کیسے پتہ تھا اس کے بارے میں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

"بہت اچھا کیا جوس نہ پھینک کر۔میں تھوری دیر میں اپنا بندہ بھیجتا ہوں وہ آپ سے جوس لے جائے گا۔اللہ حافظ۔"

اس کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے کال بند کر دی گئی۔

کچھ دیر بعد وہ خضر کے کمرے میں داخل ہوئی۔ایک ہاتھ میں فریش جوس تھا خضر بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹا تھا۔یہ اس کے ناراض ہونے کا اشارہ تھا۔اس کی ممی اس کے سرہانے بیٹھی اور اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"خضر میرے بچے اٹھو جوس پیو جلدی سے۔"

اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہنے لگی۔

"ممی مجھے نہیں پینا آپ جائیں یہاں سے۔"

خضر نے ویسے ہی لیٹے جواب دیا۔

"میری جان باہر کی چیزیں اچھی نہیں ہوتی۔ مجھ سے کہا کریں میں آپ کو بنا دوں گی ہر چیز۔اب اٹھو پی لو یہ جوس ممی سے ناراض نہیں ہوتے اس طرح۔"

اس کو سیدھا کیا اور سمجھاتے ہوئے بولی۔ تو خضر نے ان کے ہاتھ سے جوس لے کر پی لیا۔اس کی ممی نے اس کا ماتھا چوما اور اسے سونے کا کہہ کر باہر چلی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

××××××××××××××××××××

"تمہیں یقین ہے ڈر گز جوس میں ہی مکس کرتے ہوں گے یہ لوگ؟"

شہیر نے ارمان سے پوچھا۔

"سر یہ لوگ بچوں کو اسی طرح ڈر گزکا عادی بناتے ہیں۔ خیر اب ہمارے پاس سیمپل ہے دیکھ لیں گے جو س میں ہے یا نہیں۔"

ارمان نے اس کے سامنے چائے کا کپ رکھتے ہوئے کہا۔ وہ لوگ اس وقت شہیر کے گھر پہ موجود تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہمم دیکھتے ہیں۔ تم وہ سیمپل لے آؤ اس کے بعد ہی کچھ ہو سکتا۔"

شہیر نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

"سر آپ کو کیا لگتا ان سب کے پیچھے کس کا ہاتھ ہو گا۔"

ارمان نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"دعا کرو جو میں سوچ رہا ہوں اس کا کا تھ نہ ہو۔ ورنہ اس کا ہاتھ توڑنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر نے تنفر سے کہا اور اٹھ کر چلا گیا۔ پیچھے ارمان بیٹھا اس کی پیٹھ تکتا رہا۔ وہ کیوں تھے ایسے اسے آج تک سمجھ نہیں آیا تھا۔

××××××××××××××××××××

نمل پھر سے نارمل ہو گئی تھی۔اب وہ گھر سے اکیلی باہر نہیں نکلتی تھی۔ہادی کے ساتھ ہی چلی جاتی تھی۔آج بھی وہ ہادی کے ساتھ باہر آئی تھی۔ساتھ حدید اور فجر بھی تھے۔اس وقت وہ لوگ ایک مال آئے ہوئے تھے۔نمل اور فجر کی شاپنگ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ہادی اور حدید اب پچھتا رہے تھے ان کو یہاں لا کر۔

"بس کر جاؤ چھوٹی اور کتنی دیر لگانی۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حدید نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بھائی بس تھوری دیر اور۔ہادی بھائی دیکھیں نہ بھائی کو۔"

فجر نے ہادی سے کہا جو حدید کی طرح ہی اکتایا ہوا لگ رہا تھا۔

"حدید لینے دو بچیوں کو۔"

ہادی نے حدید سے کہا۔تو حدید نے اسے گھورا تو ہادی نے اشارہ کیا جانے دو۔

اور وہ دونوں پھر سے اپنی شاپنگ میں مصروف ہو گئیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com

××××××××××××××××××××××××

شہیر اس وقت شاپنگ مال میں آیا ہوا تھا۔اپنے لئیے کچھ شرٹس لی کچھ اس نے زبردستی ارمان کو دلائی۔وہ ابھی شاپ سے نکلا ہی تھا کہ اس کی نظر سامنے والی شاپ پہ کھڑی لڑکی پہ گئی۔جو اس وقت پنک کلر کی شارٹ شرٹ اور جینز پہنے دوپتہ گلے میں ڈالے ہوئی تھی۔بالوں کی اونچی پونی بنائے بڑی بڑی نیلی آنکھیں جس میں کاجل ڈالا ہوا تھا۔بہت ہی خوبصورت لڑکی تھی وہ لوگوں کو ایک بار پلٹ کر دیکھنے پہ مجبور کر دیتی

تھی۔ پاس کھڑی لڑکی سے ہنستے ہوئے اسے ڈریس دکھا رہی تھی۔ شہیر کو لگا اس نے اس سے زیادہ حسین لڑکی کہیں نہیں ہو گی۔

"کیا ہو گیا بھائی؟ چلنا نہیں ہے کیا۔"

ارمان کی آواز سے وہ حوش میں آیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہمم ہاں چلو۔"

وہ سر جھٹکتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

××××××××××××××××××××

وہ لوگ شاپنگ مکمل کر کے ایک ریسٹرونٹ میں بیٹھے تھے۔ہادی اور حدید ان دونوں کو ایک ٹیبل پہ بٹھا کر کسی دوست سے ملنے گئے۔ابھی انہیں کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب دو لڑکے ان کے ٹیبل کے پاس آ کر رکے۔

"کیا ہم یہاں بیٹھ سکتے ہیں؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان میں سے ایک نے نمل کو چہرے پہ فوکس رکھے ہوئے گویا ہوا۔

"بلکل نہیں آپ لوگ دفع ہو جائیں یہاں سے۔"

فجر نے انہیں دفع ہونے کا کہا۔

"اگر نہ ہوئے تو؟ "

اب کہ دوسرے لڑکے نے کرسی کھینچتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے ہی کسی نے کرسی اٹھا کر اسے دے ماری۔ نمل اور فجر نے اوپر دیکھا تو ٹائیگر اس لڑکے کو مار رہا تھا۔ نمل اسے دیکھ کر فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ جارہانہ انداز میں دوسرے لڑکے کی طرف بڑھا۔ اور اس پہ مکوں کی برسات کر دی۔ شور سے پورا ریسٹورنٹ ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ہادی اور حدید جب وہاں آئے اور ٹائیگر کو دیکھا جو ان لڑکوں کو مار رہا تھا۔ حدید اس کی طرف بڑھا جبکہ ہادی نمل کی طرف بڑھا جو رو رہی تھی۔ ہادی نے اسے ایک کرسی پہ بٹھایا اسے پانی پلایا تب تک حدید بھی ان لڑکوں کو ٹائیگر سے آزاد کروا چکا تھا۔

"کیا ہے یہ سب؟"

ہادی ٹائیگر کی طرف بڑھنے لگا تھا جب نمل نے اسے روکا۔ٹائیگر سے نمل کی یہ حرکت چھپی نہ رہی۔اس نے نمل کو دیکھا جو اس وقت پنک کلر کی شارٹ شرت پہ جینس پہنے گلے میں دوہٹہ ڈالے ہوئے تھی۔بال اس نے اونچی پونی میں باندھے ہوئے تھے۔نیلی بڑی بڑی آنکھیں کاجل سے لبریز جن میں آنسوں جمع تھے۔ہونٹوں پہ نیچرل لپ گلوز لگائے پیاری لگ رہی تھی۔ٹائیگر کو لگا وہ ان آکھوں میں ڈوب جائے گا۔اس نے اپنی توجہ ہادی کی طرف کی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels Afsana Articles Books

"بھائی وہ لڑکے بد تمیزی کر رہے تھے۔ انہوں نے مدد کی ہماری۔"

فجر نے انہیں ساری بات بتائی۔

"لیکن پھر بھی۔"

"دیکھو انسپیکٹر میری تمہاری دشمنی اپنی جگہ۔ لیکن میرے ہوتے ہوئے کسی کی بہن بیٹی کے ساتھ کوئی بد تمیزی کرے مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔اور ہاں ایک اور بات یوں اپنی بہنوں کو کسی پبلک پلیس پہ اکیلے بٹھا کر چلے جانا ٹھیک نہیں ہے۔ یہ تو میں تھا اگر میں نہ ہوتا تو؟"

ہادی کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ٹائیگر نے اپنی بات کہی اور وہاں سے چلا گیا۔ تو وہ لوگ بھی چلے گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"عجیب آدمی ہے یہ بھی۔ یا تو اتنا بڑا گنڈہ بنا پھرتا ہے۔ لیکن جب بات لڑکی کی عزت پہ آئے تو یہ اس طرح جنونی کیوں ہونے لگتا ہے؟ کوئی تو بات ہے تمہیں پتہ ہے ایسے ہی ایک دفع اس نے ایک لڑکے کی آنکھ پھوڑ دی تھی۔ ہم نے پوچھا تھا کیوں کہنے لگا کوئی لڑکی پہ بری نظر رکھے گا تو میں اس کی ایک کیا دونوں آنکھیں نکالنے میں دیر نہیں لگاؤں گا۔"

حدید نے کہا۔ تو ہادی بس ہنکارہ بھر کر رہ گیا۔ بیک ویو مرر سے نمل کو دیکھا جو بھی تک اس واقعے کے زیرِ اثر تھی۔

"پتہ نہیں یار لیکن اس کی ایک اچھائی کو دیکھ کر اس کے باقی کے جرم تو بھولے نہیں جائیں گے نہ۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی نے کہتے ہوئے حدید کو آنکھوں سے نمل کی طرف اشارہ کیا۔ تو حدید بھی خاموش ہو گیا۔ اس کا اشارہ وہ سمجھ چکا تھا۔

××××××××××××××××××××

"میرا شک درست تھا بھائی۔ یہ لوگ جو س میں ہی نشہ وار ادویات ملا کر معصوم بچوں

کو اس غلیظ شہ کا عادی بنا رہے ہیں۔ ہمیں تو ایک کا پتہ چلا نہ جانے کتنے ایسے لوگ ہوں گے۔"

ارمان شہیر کے سامنے بیٹھتے ہی شروع ہوا۔ شہیر جو فون میں لگا ہوا تھا اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"چلو کوئی ایک تو ہاتھ آیا۔ تم ایک کام کرو اس لڑکے کو کال کرو اسے کہو اس بچے کو لے آئے۔ اس بچے کو اس گند سے نکالنا ہے میں خود اس کی ٹریننگ کروں گا۔ اور تم اس جوس والے کو اٹھالاؤ ذرا اس سے بھی دو باتیں ہو جائیں۔"

شہیر آج کافی خوشگوار موڈ میں تھا۔ ورنہ اس طرح کی باتیں سن کر اس کے چہرے پہ جو سختی آتی تھی اس سے ارمان بھی کبھی کبھار ڈر جاتا تھا۔

شہیر کو ماضی یاد آجاتا تھا۔جب جب وہ اس طرح کا کوئی کیس دیکھتا یا سنتا تھا۔اس کا دل کرتا تھا ایسے لوگوں کو زندہ جلادے. جو معصوم جانوں کے ساتھ اتنا ظلم کرتے تھے.

"بھائی وہ لڑکا؟آپ کیسے اسے کہہ سکتے ہیں وہ بچے کو لائے گا؟میرا مطلب ان معاملات میں وہ نیا ہے بلکل اگر کچھ گڑبڑ کی تو؟"

ارمان کے کہنے پہ شہیر نے بس ایک نظر اسے دیکھا۔اور ارمان خاموش ہو گیا۔اس کا دیکھنا ہی ارمان کو باور کروا گیا تھا کہ جو میں نے بولا ہے وہی ہو گا۔

××××××××××××××××××××××××

"ماما کہاں ہیں آپ؟

ایک اٹھارہ سال کی لڑکی مسلسل ماماماما کر رہی تھی۔

"ماما اگر اب آپ نیچے نہ آئے تو قسم خدا کی میں نے حشر کر دینا ہے گھر کا۔"

اب کہ وہ دھمکیوں پہ اتر آئی۔اسی وقت ٹائیگر جم سے نکلتا ہوا دکھائی دیا۔اپنے چہرے پہ آیا پسینا ٹاول سے صاف کرتا ساتھ کھڑے شہنواز کے ہاتھ سے جوس لیتے ہوئے اسے ٹاول پکڑایا خود نیچے آ گیا۔جہاں وہ لڑکی اب لاؤنج میں موجود چیزیں پھینک رہی تھی۔

"ریلیکس نور دیکھو آ گیا میں نیچے۔اب بتاؤ کیا بات ہے ہماری پرنسس کو کسی نے کچھ کہا ہے؟"

ٹائیگر اس کو کندھوں سے تھامتا ہوا بولا۔اس کے ہاتھ سے شیشے کا ڈیکور پیس لے کر

فاخرہ مائی کو پکڑایا۔اور اسے لئیے صوفے پہ آکر بیٹھ گیا۔

"مامایہ کیاہے؟"

اس نے اس کے سامنے ایک پیپر لہرایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اس کو ایڈمیشن فارم کہتے ہیں پرنسس۔"

ٹائیگر نے اس کی حالت سے محفوظ ہوتے ہوئے کہا۔جو اس وقت خوبصورت سے پنچ رنگ کے فراک ملبوس کیئے۔بالوں کی چٹیا بنائے چہرے پہ بیزاریت طاری کیئے ٹائیگر کو دیکھ رہی تھی۔(نہیں نہیں گھور رہی تھی)پڑھائی چور زرنور خان زادہ اپنے ہاتھ میں پکڑے فارم کو دیکھ رہی تھی۔اس لگا بس انٹر میڈیت کرنے کے بعد اس کی جان چھوٹ جائے گی۔لیکن یہاں تو اس کے ماما نے اس کے آگے ایڈمیشن فارم کر دیا تھا۔

بلکہ صرف فارم نہیں تھا پورا فل کیا ہوا فارم تھا۔ میڈیکل کالج میں داخلا ہو رہا تھا اس کا۔اور وہ جس نے مر مر کے انٹر میڈیٹ کلئیر کی تھی فارم دیکھ کر چکرا کر رہ گئی۔ ارے نہیں نہیں وہ پڑھائی میں ہر گز کمزور نہ تھی۔بس اسے پڑھنے سے موت آتی تھی۔اس کا انٹر میڈیت کا رزلٹ آیا تھا اور اس نے ذلحہ بھر میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی تھی۔ جس کی وجہ سے ٹائیگر نے اس کا داخلا میڈیکل کالج میں کروانے کا سوچا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"ماما میں نے نہیں کرنا کچھ بھی یار۔ آپ نے کہا تھا میں اچھے مارکس لے کر پاس ہو جاؤں گی تو آپ مجھے دوبارہ کالج جانے کا نہیں کہیں گے۔اب کیا ہو گیا میں نہیں جا رہی کہیں سنا آپ نے۔"

نور نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور فارم پھاڑ دیا۔اور یہ بگڑا ٹائیگر کا موڈ ایک جھٹکے سے اٹھا۔اور نور کو بھی بازو سے پکڑ کر اپنے مقابل کھڑا کیا۔نور تو اس کے اس اچانک بگڑتے موڈ پہ حیران رہ گئی۔

"زرنور خان زادہ میں نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔ میں نے بس اتنا کہا تھا تم اچھے نمبروں سے پاس ہو جاؤ تو دیکھا جائے گا۔ یہ نہیں کہ تمہاری پڑھائی ہی چھڑوا دوں گا۔ میں نے کہا ہے میری نرمی کا فائیدہ مت اٹھایا کرو مگر نہیں یہاں پرواہ کسے۔ شہنواز فارم لاؤ۔"

"اب چپ چاپ یہ فارم فل کر کے شہنواز کو دو۔ اور یہ سب سمیٹو خبردار جو کسی نے اس کی مدد کی تو اس کی خیر نہیں۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہتا اس نے شہنواز سے فارم منگوایا۔ اور ملازموں کو منع کر دیا نور کی مدد کرنے سے۔ نور آنکھوں میں آنسوں لیئے اسے دیکھ رہی تھی۔ جو اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا اگر دیکھتا تو وہ پگھل جاتا۔ زرنور اسے جتنی عزیز سہی لیکن پڑھائی پہ اسے کوئی چھوٹ نہیں دیتا تھا۔ وہ ایسا ہی تھا جن سے محبت کرتا تھا ان کے ساتھ نرمی سے پیش تو آتا تھا لیکن اگر کسی نے اس نرمی کا فائیدہ اٹھایا تو اس کی خیر نہیں۔ شہنواز

نے فارم نور کو دیا جس نے بنا چوں چرا کے فل کر دیا۔ پھر وہ لاؤنج سمیٹنے کے لئیے اٹھی۔ جب تک وہ سمینٹ نہ چکی ٹائیگر وہیں بیٹھا رہا۔ جب اس نے دیکھا وہ کام ختم کر چکی ہے تو وہ باہر کی جانب بڑھا۔

"اور ہاں زر نور پیچھے لان میں پانچ منٹ میں پورے تیس راؤنڈز لگانے ہیں آپ نے بنا چیٹنگ کئیے۔ پیچھے لان کے کیمرا کی فوٹیج میرے لیپ ٹاپ پہ آئے گی اگر کچھ گڑ بڑ ہوئی تو میری موجودگی میں تم نے سو راؤنڈز لگانے ہوں گے۔ میں کسی بھی بہانے سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ پاؤں میں موچ کا بہانہ تو بلکل نہیں چلے گا۔ آئی ہوپ آپ سمجھ گئی ہوں گی۔"

جاتے جاتے بھی اسے سزا دے گیا تھا۔ زر نور پیر پٹخ کر کمرے میں چلی گئی۔ اپنی شامت وہ خود لائی تھی اب اس نے یہ کرنا تھا ورنہ سو راؤنڈز لگانے پڑتے۔

××××××××××××××××××××××××

"مجھ سے یہ کام نہیں ہو گا۔ میں کیا تم لوگوں کو کوئی کڈنیپر لگ رہا ہوں۔"

وہ لڑکا مسلسل اس کا سر کھا رہا تھا۔ مگر وہ کچھ سن ہی نہیں رہا تھا۔ اس نے اس وقت چہرے پہ ماسک پہنا ہوا تھا۔ انہیں فلحال اس لڑکے پہ یقین نہیں تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دیکھو مسٹر میرا کوئی ارادہ نہیں تم سے کام لینے کا۔ وہ تو بھائی نے کہہ دیا تو مجھے تمہیں کام دینا پڑا۔ اگر کوئی گڑبڑ ہوئی تو اچھا نہیں ہو گا۔ اب جاؤ بھی اندر اور بھی کام ہیں مجھے۔"

اس نے اس لڑکے سے دو ٹوک بات کی اور اسے گاڑی سے اترنے کو کہا تو وہ لڑکا منہ بناتا گاڑی سے نکلا۔ اب اس کا رخ ایک درمیانے گھر کی طرف تھا۔ احتیاط سے چلتا ہوا وہ گھر

کی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوا۔اپنے اعطراف میں ایک نظر دوڑا کر وہ گھر کے اندرونی دروازے کی جانب بڑھا اسے لاک پن سے کھول کر اندر داخل ہوا۔لاؤنج اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا صرف ایک بلب کی روشنی آرہی تھی۔اب وہ آرام سے چلتا ہوا ایک کمرے کے اندر گیا۔ایسے گھوم رہا تھا جیسے اس کا اپنا ہی تو گھر ہے۔کمرے کے وسط میں بیڈ پہ ایک آٹھ نو سال کا لڑکا سو رہا تھا۔اس نے ایک نظر اس لڑکے کو دیکھا۔ پھر ٹھنڈی سانس بھرتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔ایک ہاتھ سے جیب میں رکھا کلوروفارم سے بھرا رومال نکالا اور اس کے منہ پہ رکھا تاکہ وہ اٹھ نہ جائے۔اس نے اس بچے کو اٹھایا اور باہر کی جانب بڑھا۔تقریباً بیس منٹ میں وہ گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر بچے کو لٹا چکا تھا۔پھر ایک جتاتی نظر سامنے ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھے وجود پہ ڈال کر خود بھی بیٹھ گیا۔اس کے آتے ہی اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

××××××××××××××××××××××

"مجھے مت ماریں۔میں نے کچھ نہیں کیا۔پلیز مجھے چھوڑ دیں۔"

ارمان نیند میں بڑبڑا رہا تھا۔شہیر جو پاس ہی صوفے پہ بیٹھا تھا اٹھ کر اس کے پاس آیا۔ اور اس کے ساتھ رکھے ٹیبل پہ بیٹھتے ہوئے اس کا شانہ ہلایا۔تو ارمان ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھا۔آنکھیں اب بھی اس کی بند تھی اور مسلسل بڑبڑا رہا تھا۔

"شش ریلیکس ارمان میں ہوں۔ادھر دیکھو میری طرف۔ارمان ادھر دیکھو بچے۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر نے اس کا چہرہ اپنی جانب کرتے ہوئے کہا۔ارمان شہیر کی آواز سن کر اپنی آنکھیں کھولی۔اسے یاد آیا وہ رات کام کرتے ہوئے وہیں صوفے پہ دراز ہو گیا تھا۔شاید وہ سو گیا تھا اور یہ خواب پھر سے آ گیا تھا۔اس نے شہیر کو دیکھا جو اسے پانی کا گلاس پکڑا رہا تھا۔

"سس۔سوری بھائی وہ میں۔ میری آنکھ لگ گئی تھی۔"

وہ آنکھیں مسلتا ہوا کہہ رہا تھا۔شہیر سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں ارمان۔لیکن اگر میں ایک بات پوچھوں تو کیا تم بتانا پسند کرو گے۔"

شہیر نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔بلکل اس طرح جیسے کوئی بڑا بھائی ہو۔ ارمان سمجھ گیا وہ کیا پوچھنا چاہتا ہے۔اس نے بے بسی سے شہیر کو دیکھا۔پھر اثبات میں سر ہلایا۔اب بس ہو گیا وہ اس کا بوجھ اکیلے نہیں اٹھا سکتا۔وہ اٹھا اور صوفے سے نیچے بیٹھ گیا۔شہیر بھی اس کے ساتھ نیچے بیٹھ گیا۔

"آپ یقیناً یہ پوچھنا چاہتے ہونگے نہ کہ میں نیند میں کیوں ڈر جاتا ہوں۔بابا کو جوئے کی لت تھی ایک بار وہ ایک لاکھ روپے کی شرط ہار گیا تو اس نے مجھے بیچ دیا۔بھائی میں دس

سال کا تھا جب مجھے میرے ہی باپ نے بیچ دیا تھا۔"

ارمان نے نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولنا شروع کیا۔

" ××××××××××××××ماضی×××××××××××× "

"بابا مجھے ان لوگوں کے ساتھ نہیں جانا۔مجھے مت بھیجیں بابا۔ مما آپ کہیں نہ میں آپ کو تنگ نہیں کروں گا آئیندہ۔آپ لوگ جو کہیں گے میں وہی کروں گا۔"

ایک دس سال کا بچہ اپنے باپ کی ٹانگوں سے تو کبھی اپنی ماں کے آنچل سے لپٹتے ہوئے رو رہا تھا۔اس کے باپ نے اسے بیچ دیا تھا۔وہ جوئے میں ہارا پیسہ لوٹا نہیں پا رہا تھا تو اس نے اپنے بیٹے کو بیچ دیا۔اس کے باپ نے اس کی ماں کو اندر بھیجا اور اسے ان لوگوں کے حوالے کر دیا۔وہ لوگ اسے گھسیٹتے ہوئے لے گئے۔

پہلے دن اسے ایک کمرے میں بند کر کے چلے گئے۔جب وہ سو رہا تھا تو اسے احساس ہوا کوئی اسے ٹھوکریں مار رہا تھا۔اٹھ کر دیکھا تو سامنے ان ہی میں سے ایک آدمی کھڑا تھا جو اسے لے آئے تھے۔اس کو اٹھتا دیکھ کر اس نے اس بچے کے آگے کھانا رکھا۔بچہ بھوکا تھا اس لئیے کھانا دیکھتے ہی شروع ہو گیا___جب وہ کھانا ختم کر چکا تو اس آدمی نے اسے اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا وہ اٹھا اور اس کے ساتھ چلا گیا۔ایک کمرے کے آگے رک کر اس نے دروازہ ناک کیا اور دروازہ کھلنے پہ اس بچے کو اندر لے آیا۔وہاں پہ وہ سب ہی تھے جو اسے صبح لائے تھے۔ان میں سے ایک اٹھا اور اس کو بالوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔اس کے ہاتھ میں ایک ڈنڈہ تھا جس سے وہ اسے مارنے لگا۔وہ بچہ رونے لگا۔اب ایک نے اس کے ہاتھ میں ایک چمڑے کا بیلٹ دیا وہ اس کو اس بیلٹ سے مارنے لگا۔پھر باقی سب کو بھیج کر اس نے اس معصوم بچے کی معصومیت چھین لی۔باری باری سب نے اسے اپنی حوس کا نشانہ بنایا۔اس بچے کو اپنے باپ سے نفرت ہو گئی۔اسے مختلف سزائیں دیتے تھے۔کبھی اسے باندھ کر مارا جاتا تو کبھی اسے پنکھے سے لٹکا دیتے تھے۔کبھی یخ بستہ سردی میں اسے برف پہ لٹایا جاتا تو کبھی تپتی دھوپ میں اسے ننگے

پاؤں چھوڑ دیتے تھے۔ کئی کئی دن اسے سزا کے طور پہ بھوکا رکھتے۔

ہر بار وہ بس ایک ہی بات کہتا تھا ___

"میں نے کچھ نہیں کیا۔ مجھے مت ماریں۔ آپ جو کہیں گے وہ کروں گا۔ پلیز مجھے جانے دیں میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ روتے ہوئے ان کی منتیں کرتا تھا۔

ایک دن اس آدمی نے اسے بلایا نیچے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ پھر اس کے سامنے لیپ ٹاپ رکھا۔ جہاں اس کی ماں کو کچھ لوگ مار رہے تھے۔ اس وقت وہ بارہ سال کا تھا دو سال بعد اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا وہ بھی اس حال میں۔ اس کے دل سے دعا نکلی کاش وہ انہیں ایسے نہ دیکھتا۔ اس کی ماں کو اس کی آنکھوں کے سامنے بے آبرو کیا جا رہا تھا۔ اس دن

کے بعد ارمان نے سوچ لیا اب وہ ان لوگوں کو اپنے گھر والوں کے ساتھ زیادتی کرنے کی سزا دے گا کب اسے نہیں پتہ تھا۔ بس پتہ تھا تو صرف یہ کہ اس نے بدلہ لینا ہے چاہے جیسے بھی ہو۔ وہ سپاٹ چہرہ لئیے اس جانور کے کمرے سے نکل گیا۔ کمرے میں آتے ہی اپنا ضبط کھو بیٹھا پھوٹ پھوٹ کر رو دیا ساری رات روتے ہوئے گزری۔

ساری رات وہ اپنی ماں کے بارے میں سوچتا رہا اگر اس کی ماں کے ساتھ یہ سب ہوا تو اس کی چھوٹی وہ کہاں تھی؟ کیا اس کے ساتھ بھی۔ اس سے آگے وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ صبح جب اٹھا تو اس کی آنکھیں بے تاثر اور چہرہ سپاٹ تھا۔ بس یہ آخری رات روتے ہوئے گزاری اس نے۔ اس کے بعد ہر رات اس نے ان سب سے بدلہ لینے کی پلیننگ کرتے ہوئے گزاری۔ اسے ہر طرح کا ٹارچر دیتے تھے وہ کوگ ذہنی جسمانی روحانی۔ دن مہینے سال کیسے گزرے یہ صرف اس کا خدا اور ارمان ہی جانتا تھا۔ ایک ایک دن اس کے لئیے عزاب کی طرح تھا۔

چار سال وہ اس عزاب میں رہا۔

پھر اسے سری لنکا بھیجا گیا وہاں پہ اس کو مختلف ڈرگز دینے لگے۔اس کو ڈرگز کا عادی بنا کر اسے ڈرگز دینا بند کر دی۔وہ تڑپتہ تھا بن پانی کے مچھلی کی طرح۔اس کے سامنے ہی ڈرگز استعمال کرتے تھے۔ایک انجیکشن کے لئیے اسے مارا جاتا تھا اور وہ مار کھاتا رہتا۔ اس کو الیکٹرک شاکس دیئے جاتے۔اس سے غلط کام کروائے جاتے تھے۔چوری کرنا مرڈر کرنا کسی لڑکی کو اٹھانا۔کسی کو مارنا یہ سب وہ بس ڈرگز کی وجہ سے کرتا تھا۔ایک دن اسے ایک گن تھمائی گئی کہا گیا اسے ایک عورت کو مارنا ہے۔صرف مارنا نہیں ہے اس کی عزت کو تار تار کر کے اسے مار دینا ہے ارمان نے اس کام سے انکار کر دیا۔تو اسے کچھ لڑکوں نے مارا بہت مارا وہ مار کھاتا رہا۔پھر اسے ایک کتے کے سامنے باندھا گیا ایک سنسان سڑک پہ وہ بندھا تھا۔اس نے خود کو بچانے کے لئیے کوشش بھی نہیں کی بس آنکھوں میں بے بسی لئیے اوپر کی طرف دیکھ رہا تھا۔کہ اب جو بھی کر سکتا تھا اس کا رب ہی کر سکتا تھا۔وہ کتا اب آگے بڑھا اور اس کی ایک ٹانگ پہ اپنے دانت گاڑھ دیئے۔ کوئی اس کی مدد کرنے والا نہیں تھا۔اسے لگا آج وہ مر جائے گا۔اپنی ماں کا بدلہ لئیے بغیر مر جائے گا۔ وہ کتا اسے نوچ رہا تھا۔

"اللہ جی پلیز مجھے ایسے نہیں مرنا۔مجھے بچا لیں اللہ جی پلیز۔"

ارمان دل میں دعا کر رہا تھا۔اس کی چیخیں نکلنے لگی اسے لگا یہ اس کی آخری رات ہو گی۔ وہ اپنے حواس کھونے لگا۔

****

"ارمان کا ماضی"

اسی وقت ایک گاڑی رکنے کی آواز آئی۔اس میں سے ایک عورت اور ایک مرد نکلے۔ چالیس سال کی عورت اور چالیس پینتالیس سال کا ہی مرد اس کی طرف آئے پہلے تو ان لوگوں کے اس کو اس کتے سے آزاد کروایا۔پھر اس کے بندھے ھاتھ کھولے۔وہ آدمی اسے سہارا دے کر گاڑی کی طرف لایا۔اور اسے گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ لٹا کر اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔اس کا خون روکنے کی کوشش کی۔اور اس عورت سے کہا اسے ہسپتال لے جائے۔ارمان نے انہیں منع کیا وہ کسی بھی قیمت پہ ہسپتال نہیں جانا چاہتا تھا۔اسے پتہ تھا اسے وہ لوگ پھر ڈھونڈ لیں گے۔اتنی مشکلوں سے اسے موقع ملا تھا وہاں سے نکلنے کا۔وہ لوگ سمجھ گئے اس لئیے بنا کچھ کہے اسے کولمبو سے باہر لے آئے۔ کینڈی کے ایک ہسپتال میں اسے ایڈمٹ کروایا۔اس کا ٹریٹمنٹ کروایا۔کیونکہ ان دونوں کی اولاد نہیں تھی تو یہ پندھرہ سولہ سال کا لڑکے سے بہت زیادہ ہمدردی ہو رہی

تھی۔اس عورت نے اس کا بلکل اپنے بچوں کی طرح ہی خیال رکھا۔ایک مہینہ وہ ہسپتال میں رہا۔ مینٹلی اور فزکلی ٹریٹمنٹ کی ضرورت تھی اسے۔پانچ چھ سال ایک عزاب میں رہتا آیا تھا۔ایک مہینے بعد ان دونوں نے زبردستی اسے اپنے ساتھ لے جانے کا کہا۔کیونکہ اس کے پاس رہنے کی جگہ بھی نہیں تھی تو ان کے اسرار پہ وہ ان دونوں کے ساتھ چلا گیا۔کچھ عرصہ اس کی تلاش رہی کولمبو میں لیکن اس تک پہنچ نہ پائے کیوں کہ اس نے اپنے نام کے ساتھ ساتھ اپنا ظاہر بھی بدل دیا تھا۔اب وہ ارمان نہیں ایانش تھا۔امانڈا اور کیانش ڈیسیلوا کا بیٹا ایانش ڈیسیلوا۔چھ سال ایک عزاب کیں رہنے کے بعد اسے ایک پہچان ملی تھی۔جہاں اس کے باپ نے اسے پلٹ کر بھی نہ دیکھا تھا۔وہاں ایک انجان جوڑے نے اسے اپنایا اپنا نام دیا اسے پہچان دی۔وہ ان لوگوں کے ساتھ کینڈی میں رہتا تھا۔

OBJ

جہاں ان لوگوں کا ایک ریسٹورنٹ تھا۔

"کیفے والک کے سی سی۔"

OBJ

OBJ

ان دونوں اسے بلکل اپنی اولاد کی طرح پالا تھا۔امانڈا تو اسے خود سے الگ ہی نہیں ہونے دیتی تھی ان لوگوں نے اسے پڑھایا۔اسے اس قابل بنایا کہ وہ صحیح اور غلط کا فرق سمجھ سکے۔پہلے جب وہ ان لوگوں کو ملا تھا تو بلکل الگ شخصیت تھی اس کی۔امانڈا کی حد سے زیادہ توجہ اور پیار نے اسے بلکل بدل دیا تھا۔بس ایک چیز جس میں وہ ناکام رہے وہ تھی اس کی بدلے کی آگ۔وہ دن رات اسے سمجھاتے تھے سب کچھ بھول جانے کا کہتے تھے لیکن ایانش نے ایک نہ سنی اس کا کہنا تھا۔

"مام میں سب کچھ بھول سکتا ہوں۔میرے ساتھ جو ہوا وہ بھی لیکن میں اپنی مما کے ساتھ ہوا ظلم نہیں بھول سکتا۔مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ میری چھوٹی کہاں ہے۔وہ کس عزاب میں ہو گی۔اگر مما اور میری طرح۔اس سے آگے مجھ سے نہیں سوچا جاتا مام۔ میں بھولنے کی کوشش بھی کروں تو مجھے یہ راتیں کچھ نہیں بھولنے دیں گی۔وہ ایک ایک لمحہ مجھے یاد ہے۔جب جب مجھے ان لوگوں نے تکلیف دی۔مجھے جانوروں کی طرح مارا گیا۔مام مجھے خود سے نفرت ہوتی ہے۔جب جب مجھے وہ سب یاد آتا ہے۔میں

خود کو جتنا بھی صاف کرتا ہوں مجھے لگتا ہے میں وہ گند صاف نہیں کر سکتا جو ان لوگوں نے میرے جسم سے جوڑ دیا ہے۔مام مجھے ڈر گز کی اتنی عادت ہو گئی ہے کہ مجھے صحیح غلط کچھ سمجھ نہیں آتا۔جب مجھے اس کی طلب محسوس ہوتی ہے مجھے لگتا ہے جیسے میرے جسم کو چیونٹیاں کاٹ رہی ہیں۔میں۔۔۔مام میں وہ طلب دور کرنے کے لئیے خود کو ڈر گز سے دور رکھنے کے لئیے پتہ نہیں کتنی نیند کی گولیاں لیتا ہوں۔میرے ایصاب پہ سوار رہتا ہے سب میں بہت تکلیف میں ہوں مام۔جب تک ان لوگوں سے بدلہ نہیں لے لیتا یہ سب مجھے یاد آتا رہے گا۔ایک وعدہ کریں مام مجھ سے وہ نہ مانگے جو میں نہ سے سکوں آپ کا مجھ پہ بہت احسان ہے۔آپ نے میری زندگی سنواری ہے مام۔مجھے بھول جانے کا نہ کہیں مجھے یہ سب کہہ کر شرمندہ نہ کریں۔پلیز مام۔"

ایانش کسی چھوٹے بچے کی طرح ہھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔اس نے انہیں بتایا وہ چاہ کر بھی سب نہیں بھول پائے گا۔

ایانش ان کی گود میں سر رکھے لیٹا ہوا تھا جب امانڈا نے یہ بات کہی۔جیسے جیسے ایانش نے انہیں سب بتایا تھا وہ جانتی تھی وہ بہت تکلیف میں ہے۔وہ اسے اس تکلیف سے نکالنا چاہتی تھی۔لیکن آج ایانش نے انہیں اپنی بے بسی بتائی

تو امانڈا نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ اسے سب بھول جانے کا نہیں کہیں گی۔

"ٹھیک ہے میرے بچے میں نہیں کہوں گی کچھ۔ لیکن ایک شرط پہ اگر تمہیں منظور ہے تو وعدہ کرتی تمہیں کبھی کچھ بھی بھولنے کا نہیں کہوں گی۔"

امانڈا نے (اپنی زبان میں اس سے کہا) ایانش ان دونوں کے ساتھ رہ کر ان زبان بھی سیکھ گیا تھا۔

"بولیں مام اپ جو کہیں گی مجھے منظور ہے۔"

ایانش نے ان ھاتھ اپنی آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

"وعدہ کرو اپنا خیال رکھو گے۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے تم کوئی غلط راستہ نہیں چنو گے_۔ ضروری نہیں ایانش بچے تمہیں بدلہ لینے کے لئیے غلط راستہ ہی اختیار کرنا پڑے۔ کوشش کرنا تم اپنا بدلہ لیگل طریقے سے لو۔ مجھے یہ نہ سمجھنے دینا کہ میں نے تمہاری تربیت ٹھیک نہیں کی۔ اور ہاں اپنی مام کے پاس واپس آنا بچے میرے بیٹے ہو تم چاہے تم مجھے مام مانو یا نہ مانو تم واقعی میرے بیٹے ہو۔ خود کو تکلیف دینے سے پہلے سوچنا اگر تمہیں تکلیف ہوئی تو تمہاری مام کو بھی تکلیف ہو گی۔"

امانڈا اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بول رہی تھیں۔

"مام ایسے نہ کہیں آپ سچ میں میری ماں سے بھی بڑھ کر ہیں۔آپ نہ ہوتی تو شاید میں بھی نہ ہوتا۔میں آج یہاں نہ ہوتا مام آپ کی اور ڈیڈ کی وجہ سے میں یہاں ہوں۔میں آپ کا ہی بیٹا ہوں۔میں ایانش ڈی سیلوا ہوں میں اپنی یہ پہچان کبھی نہیں بدلوں گا مام۔ اور اپنے مقصدیں کامیاب ہو کر آپ کے پاس ہی آؤں گا میرا اصل یہ ہے۔جو گزر گیا وہ صرف ماضی تھا۔آپ بس آپ دعا کرنا مجھے میری چھوٹی مل جائے کہیں۔"

ایانش نے ان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔سچ میں وہ اس سے ماں سے بھی زیادہ عزیز تھیں۔وہ جانتا تھا جب وہ شدید ڈپریشن کے دور سے گزر رہا تھا تو امانڈا ساری ساری رات اس کے پاس ہوتی تھی۔کتنی ہی راتیں وہ اس کی وجہ سے جاگی تھی۔جب جب وہ نیند میں ڈر جاتا تھا وہ اسے اپنے ساتھ لگائے سلاتی تھیں کبھی کبھی تو ایانش کو لگتا تھا وہ جیسے ان ہی کا بیٹا ہے۔ایانش جو سمجھتا تھا انسانیت نہیں رہی آج کل کے زمانے میں۔ امانڈا اور کیانش نے اسے غلط ثابت کر دیا۔کیانش اس کا باپ بھائی دوست سب بن کر اس کا ساتھ دیا تھا۔

××××××××××"نو سال بعد"÷××××××××××

وہ روم میں بیٹھا تھا جب اسے میل آئی تھی اس کی سلیکشن کی۔وہ پاکستان کی خفیہ ایجنسی میں سلیکٹ ہو گیا تھا۔اس نے اپنے بدلے کی پہلی سیڑھی پہ قدم رکھ لیا تھا۔ جیسا اس نے امانڈا سے وعدہ لیا تھا۔کہ غلط طریقہ نہیں اختیار کرے گا اپنے بدلے کے لئیے وہی کیا۔اس کے اسٹڈی ٹیبل پہ ایک طرف اس کی پاکستان کی ٹکٹس پڑی تھی۔ سامنے اس کا سلیکشن لیٹر وہ خوش تھا بہت خوش۔

کل وہ پچیس سال کا ہونے جا رہا تھا۔اس نے امانڈا سے وعدہ سے لیا تھا پچیس سال کا ہونے کے بعد وہ پاکستان جائے گا۔اپنا بدلہ لینے۔اپنی ماں کا بدلہ لینے جن لوگوں نے اس سے اس کا بچپن چھینا تھا ان سے بدلہ لینے۔

وہ اٹھا اور کمرے سے نکل کر امانڈا اور کیانش کے کمرے کی طرف بڑھا۔اسے پتہ تھا وہ دونوں اداس ہیں اور امانڈا تو اس سے ناراض بھی تھیں۔اب وہ انہیں منانے جا رہا تھا کیوں کہ کل اسے جانا تھا۔پتہ نہیں زندگی پھر موقع دے گی بھی یا نہیں۔وہ ان کے کمرے میں جانے لگا جب اس نے آواز سنی۔

"اسے روک لیں نہ کیانش۔مجھے لگ رہا ہے جیسے میں اسے کھو دوں گی۔میرا دل نہیں مان رہا اسے کہیں وہ نہ جائے مجھے چھوڑ کر۔کیانش میرا بیٹا مجھ سے دور چلا جائے گا۔مجھ

میں اس کو کھونے کی ہمت نہیں ہے۔"

امانڈا کی آواز نے اس روکا تھا وہ رو رہی تھیں۔ایانش ان کے لئیے اتنا اہم ہو گا۔اسے پتہ نہیں تھا۔ایانش اندر گیا۔ان کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھا اور ان کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"مام میری طرف دیکھیں۔پلیز ایسا نہ کریں میں نہیں جا پاؤں گا آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے میں آپ کو بھول جاؤں گا۔کیا میں آپ کو ایسا لگتا ہوں اپنے سائیبان کو بھولنے والا۔اور آپ لوگ تو میرے لئیے سب کچھ ہیں۔میں بھلا آپ سے دور جاتے ہوئے خوش ہوں مجھے خود بہت تکلیف ہو رہی ہے۔میں خود کو بہت مظبوط ظاہر کر رہا ہوں۔ پر آپ تو جانتی ہیں نہ آپ کا ایانش اتنا مظبوط نہیں ہے۔آب آپ ایسا کریں گی تو میں کیسے خود کو مظبوط کروں گا۔آپ تو میری طاقت ہیں مام پلیز ایسا نہ کریں۔ڈیڈ آپ سمجھائیں نہ مام کو۔مجھے اگر بدلہ نہ لینا ہوتا تو میں کبھی نہ جاتا۔مگر اب مجھ سے رہا نہیں جاتا مجھے ان سے بدلہ لینا ہے مام ڈیڈ۔پلیز آپ مجھے اپنی دعاؤں کے سائے تلے بھیجیں اس امید سے کہ آپ ایانش آپ لوگوں کے پاس آئے گا۔ہمیشہ کے لئیے کبھی نہ جدا ہونے کے لئیے۔آپ ایسا کریں گی تو میں نہیں جا پاؤں گا۔میں اپنے ارادوں میں

کامیاب نہیں ہو پاؤں گا۔آپ چاہتی ہیں میں ناکام لوٹوں؟نہیں نہ تو بس دعا کریں میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر جلد ہی واپس آجاؤں آپ کے پاس۔"

ایانش نے ان دونوں کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔سچ تو یہ تھا وہ خود بھی ان سے دور جاتے ہوئے اداس تھا۔پر جانا تو تھا اسے اپنے اوپر کیئے گئے ایک ایک ظلم کا بدلہ تو لینا تھا۔خود سے کیا گیا وعدہ نبھانا تو تھا۔کل صبح اس کی فلائیٹ تھی۔پورے بارہ سال بعد وہ پاکستان جا رہا تھا۔اسے عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔

"ایسا نہیں ہے میری جان۔میں چاہتی ہوں تم کامیاب لوٹو۔بس مجھ سے ایک وعدہ کرو تم روز مجھ سے بات کرو گے۔چاہے کچھ بھی ہو جائے تم روز دن میں دو بار مجھ سے بات ضرور کرو گے۔اپنا خیال رکھو گے اسی طرح رہو گے جیسے تم ہمارے ساتھ ہوتے ہو۔ہنستے مسکراتے ہوئے خود کو محفوظ رکھو گے۔وعدہ کرو ایسا کرو گے نہ۔"

کیانش نے اس کو کاندھوں سے پکڑ کر وعدہ لینا چاہا۔ایانش کو ان دونوں کے لئیے بہت دکھ ہو رہا تھا۔جو ان دونوں نے کیا تھا آج کل کوئی مشکل ہی کر پاتا ہے۔کسی کے بچے کو اپنی اولاد کا طرح پڑھا لکھا کر کامیاب انسان بنایا تھا۔آج وہ ایک ریسٹورنٹ کا مالک تھا۔اور اب پاکستان خفیہ ایجنسی کا نمائیندہ بھی۔یہ سب ان دونوں کی وجہ سے ہی ممکن ہو

پایا تھا۔

"پرامس ڈیڈ میں ایسا ہی کروں گا۔اور اپ لوگ بھی وعدہ کریں اپنا خیال رکھیں گے۔ آپ دونوں کے علاوہ میرا کوئی بھی نہیں مام ڈیڈ۔ارے دیکھیں میں تو اپ کو گڈ نیوز دینا بھول ہی گیا۔میری سلیکشن ہو گئی مام اب میں بدلہ لینے کے لئیے کوئی بھی غلط طریقہ اختیار نہیں کروں گا۔اور یہ سب آپ دونوں کی وجہ سے ہی ممکن ہو پایا ہے۔ تھینک یو سو مچ ڈیڈ مام آپ دونوں نہ ہوتے تو آج میں شاید سڑک پہ ہوتا۔اور ہاں ڈیڈ آج تو میں نے یہیں سونا ہے اپنی مام کے پاس۔"

اس نے امانڈا کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا تھا۔ایک چمک تھی اس کی آنکھوں میں۔ صرف چمک نہیں خوف بھی تھا۔امانڈا نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانا شروع کی۔ وہ جان گئی تھی وہ خوف زدہ تھا۔اس لئیے ان کے ساتھ سونا چاہتا تھا۔بارہ بجنے میں پانچ منٹ تھے۔امانڈا نے کیانش کو اشارہ کیا تو وہ چلے گئے۔تھوری دیر بعد جب وہ کمرے میں داخل ہوئے تو ان کے ہاتھ میں کیک تھا۔جس پہ بڑا بڑا ہیپی برتھ ڈے ایانش لکھا تھا۔انہوں نے کیک ایانش کے سامنے رکھا۔تو وہ اٹھ بیٹھا اسے پتہ تھا یہ دونوں کچھ اس طرح کریں گے۔اس لئیے بنا چونکے ان دونوں کی طرف دیکھا۔ان نظروں میں کیا

کچھ نہ تھا۔ تشکر بھری نظر ندامت اداسی خوشی سب کچھ ہی تو تھا۔ وہ اٹھا اور کیانش کے گلے لگا اور اپنا ضبط کھو بیٹھا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا کیانش اور امانڈا نے اسے رونے دیا۔

آنسوں بہنے دینے چاہئیے کبھی کبھار رو دینا چاہئیے۔ دل کو ہلکا کرنا چاہئیے آنسوں کو بہنے دینا چاہئیے۔ ورنہ وہ انسان کو اندر سے کھوکلا کر دیتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں مرد کو رونا نہیں چاہئیے کیا مرد انسان نہیں ہوتا اس کا دل نہیں ہوتا۔ مرد کو رونا چاہئیے ورنہ وہ کھوکلا ہو جاتا ہے۔

کچھ دیر آنسوں بہانے کے بعد اس نے کیک کاٹا اور امانڈا اور کیانش کو کھلایا پھر تینوں باتیں کرنے لگے۔ تھوری دیر بعد ہی ایانش سو گیا۔ امانڈا نے اس کا سر تکیے پہ رکھا اور اس پہ کمفرٹر ڈال کر اپنے بیڈ پہ آ گئیں۔

آج اس کی روانگی تھی۔ صبح سے ہی امانڈا اس کے لئیے نہ جانے کیا کیا بنا رہی تھیں۔ اسے آدھے گھنٹے میں ائیر پورٹ پہنچنا تھا۔ اس نے ان دونوں کو ساتھ آنے سے منع کر دیا تھا۔ وہ جانتا تھا امانڈا اسے جاتا دیکھ پھر سے دکھی ہو گی۔ اور وہ امانڈا کو دکھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

فلائیٹ میں اسے کھڑکی والی سیٹ ملی تھی۔ سارا راستہ وہ اپنے گزرے ماہ و سال کو سوچتا رہا۔ کیسے اس کی زندگی بدل گئی تھی بارہ سال بعد وہ پاکستان جا رہا تھا۔ ایک نئے نام نئی پہچان کے ساتھ۔ کچھ دیر بعد لینڈنگ کا اعلان ہوا تو اس نے سوچوں کو جھٹکا۔

پورے بارہ سال بعد وہ اپنے ملک کی سرزمین پہ کھڑا تھا۔ چودہ سال کا تھا جب وہ یہاں سے الیگل طریقے سے انسانی سمگلنگ کے ریکٹ کے ساتھ یہاں سے بھیجا گیا تھا۔ اور آج پچیس سال کا ہونے بعد وہ لوٹا تھا۔ پاکستان پہنچ کر اس نے ہیڈ کوارٹر رپورٹ کیا۔ اس ملک کی حفاظت پہ اپنی جان قربان کرنے کی قسم کھائی تھی اس نے۔ وہاں اس کی ملاقات شہیر سے ہوئی تھی۔

××××××××حال××××××××

"آگے آپ سب جانتے ہیں۔"

شہیر نے اس کی طرف دیکھا جو نم آنکھوں سے کہانی سنا رہا تھا اپنے اوپر ہوئے ظلم کی داستان سنا رہا تھا___ شہیر کو سمجھ آگئی اس اس کی مسکراہٹ عجیب کیوں لگتی تھی۔ اس کی ہنسی اس کے قہقہے کھوکھلے کیوں لگتے تھے۔ کچھ کہے بغیر شہیر نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔ خود میں بھینچتے ہوئے اپنے ہونے کا احساس دلایا۔

"ارمان آج کے بعد تم خود کو یہاں تنہا محسوس نہیں کرو گے۔مجھے اپنے بڑے بھائی کی طرح سمجھو۔کچھ بھی ہو جائے مجھے ہر بات بتاؤ گے۔میں وعدہ کرتا ہوں تمہارا بدلہ ہم ایک ساتھ لیں گے تمہاری حفاظت خود کروں گا میں۔"

کسی بڑے بھائی کی طرح اس سے وعدہ کر رہا تھا۔

"جانتا ہوں بھائی اسی لیئے میں نے آج تک جو کسی کو نہیں بتایا آپ کو بتا دیا۔بھائی بس مجھے میری چھوٹی کو ڈھونڈنا ہے۔آپ میری ہیلپ کر دیں اسے ڈھونڈنے میں۔"

ارمان اس سے الگ ہوتے ہوئے بولا۔

"ہاں کیوں نہیں میں تمہاری ہیلپ کروں گا۔نام بتاؤ اس کا یا اس کی کوئی تصویر وغیرہ۔"

شہیر نے اس سے پوچھا۔

"فلق نام ہے اس کا بھائی۔میرے پاس اس کی کوئی تصویر نہیں ہے۔وہ بہت چھوٹی تھی جب میں نے اسے دیکھا تھا۔"

ارمان نے اسے نام بتایا۔

اب وہ لوگ آگے کا پلین تیار کر رہے تھے۔

××××××××××××××××××××××××

"یہ ان لوگوں کا ٹھکانہ ہے۔ جہاں وہ لوگ ڈرگز رکھ رہے ہیں۔اور آج رات ایک اور ٹرک آئے گا۔ جس میں اصلحہ اور ڈرگز آرہے ہیں۔ یہ ساری معلومات ہے اس ٹرک میں کیا کیا ہے۔ کس وقت آئے گا کہاں آئے گا۔"

حدید نے ہادی کے سامنے ایک لفافہ رکھتے ہوئے بولا۔

"یہ تو بہت اچھی خبر دی ہے تم نے۔ایک ٹیم ریڈی رکھو ہم رات جائیں گے ریڈ پہ۔ کیا اس میں ٹائیگر ملوث ہے؟ اگر ٹائیگر کا کام ہے یہ تو اسے اس بار کوئی بچا نہیں سکے گا۔"

ہادی نے کاغزات دیکھتے ہوئے کہا۔

لیکن یہ کام ٹئیگر کا نہیں ہے۔ھاشم کا کام ہے یہ اس کا ٹرک ہے یہ ٹائیگر کم از کم اس میں ملوث نہیں۔"

حدید کے کہنے پہ ہادی نے بس ہنکارا بھرا۔وہ کیا کر سکتا تھا اور ہر بار یہی ہوتا تھا ٹئیگر بلکل کلین نکلتا تھا۔

××××××××××××××××××××××××××××

ہادی اور حدید ریڈ پہ گئے تھے ___ وہاں موجود تمام اصلحہ ڈر گز وہ اپنی تحویل میں لے چکے تھے۔ کیونکہ اس وقت سیکیورٹی کے لوگ بھی چند ہی تھی تو ہادی حدید اور واجد لوگوں کے ساتھ موجود چند افراد نے ان کو اپنے قبضے میں لیا ہوا تھا۔ تمام اصلحہ اور ڈر گز کو بھی اپنی تحویل میں لیا تھا۔ وہاں موجود چند بچوں کو بھی ان لوگوں نے بازیاب کروایا۔ یہ نیوز ہر چینل پہ چل رہی تھی۔

××××××××××××××××××××××××××××

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ہاشم کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سب کو شوٹ کر دے۔ ہاشم اس وقت اپنے کمرے میں تھا جب ملازم نے اسے اس خبر کے بارے میں بتایا۔ خبر دیکھنے کے بعد وہ پاگل ہو گیا تھا گھر کی چیزیں پھینک رہا تھا۔ شور سے اس کی بیوی اپنے کمرے سے نکل آئی جس کے چہرے پہ نیل پڑا ہوا تھا۔ اسے غصے میں دیکھ کر وہ مزید ڈر گئی۔ کیونکہ اسے پتہ تھا جب اسے غصہ آتا تھا تو وہ اپنا غصہ اسے مار کر اتارتا تھا۔

"ہاشم کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟"

اس کی بیوی نے ڈرتے ہوئے اس سے پوچھا۔تو ہاشم کی نظر اس پہ پڑی۔وہ اس کی طرف بڑھا اسے بالوں سے پکڑا۔

"منحوس عورت تمہارے ہوتے ہوئے کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے۔"گالی"تمہاری وجہ سے ہوتا یہ سب تمہاری"گالی" منحوسیت کی وجہ سے ہوتا ہے۔آج بتاؤں گا تمہیں میں اچھی طرح اچھا ہوا تم میرے سامنے آگئی۔آج تم پھر گئی تھی نہ اپنے یار کے پاس۔"

وہ اسے گالیاں دیتا ہوا روم میں لے گیا۔صاحبہ کو پتہ نہیں تھا وہ کس کی بات کرتا ہے۔ اس نے کب اسے کسی کے ساتھ دیکھا ہے۔بس وہ اس پہ ہر بار نیا الزام لگاتا ہے۔وہ ہاشم سے پندرہ سال چھوٹی ہے۔وہ بیس سال کی تھی جب اس کے باپ نے اس کی شادی ہاشم سے کروائی تھی۔اور ہاشم اس وقت پینتیس سال کا تھا۔شادی کی پہلی رات ہی ہاشم نے اسے مارا تھا۔کیونکہ اسے پتہ چل گیا تھا وہ اس سے شادی کرنے پہ راضی نہیں تھی۔ان کی شادی کو پندرہ سال گزر چکے تھے۔ان پندرہ سالوں میں اسے نہیں یاد کب ہاشم نے اسے نہیں مارا۔کھانا ملازم ٹھیک نہ بنائیں مار اسے پڑتی تھی۔مالی لان میں غلط پودہ لگائے مار اسے پڑتی تھی۔اس کا کوئی کام ٹھیک نہ ہو وہ اسے مارتا تھا۔بزنس میں کوئی لاس آئے مار اسے پڑتی تھی۔پندرہ سال ہو گئے تھے اس نے اپنے گھر والوں

کی شکل تک نہیں دیکھی تھی۔اس کے باپ کی وفات پہ بھی اسے جانے نہیں دیا تھا ہاشم نے۔اس دن صاحبہ نے اس کے خلاف قدم اٹھایا تھا۔اور اپنے باپ کی آخری رسومات میں شریک ہوئی تھی وہاں ہاشم نے اسے دیکھ لیا تھا۔وہاں سب کے سامنے اسے تھپڑ مارا تھا اور گھسیٹتا ہوا اپنے گھر لے کر آیا تھا۔صاحبہ اس سے بھیک منگتی رہی اسے مت مارے لیکن ہاشم اسے مارتا گیا چمڑے کے بیلٹ سے مارنے لگا۔اس کی چیخیں اس کے ملازم بھی سن رہے تھے لیکن کسی میں ہمت نہ تھی اسے ہاشم سے بچانے کی۔ اس کا غصہ کم ہوا تو وہ اس کے پاس آیا۔شوہر ہے اس کا اسے حق ہے زبردستی کرنے کا ہر بار وہ اس سے یہی کہتا تھا۔وہ امید سے تھی بہت خوش تھی کہ شاید ہاشم اب ٹھیک ہو جائے۔لیکن اس رات اس نے ہاشم کو یہ بتانے کا سوچا اور اس کے کمرے کی طرف بڑھی۔وہاں اس کے ساتھ کوئی لڑکی تھی۔صاحبہ اندر نہیں گئی وہیں کھڑی رہی ہاشم کی نظر جب اس پہ گئی تو وہ اٹھا۔اور اس کے بال پکڑے اسے اندر لے آیا اس لڑکی کے سامنے لا کر اس نے صاحبہ کو چھوڑا۔

"یہ میری بیوی ہے اور یہ اس گھر کی مالکن۔تم سے تو بہتر ہے یہ مجھ سے بیس سال چھوٹی ہے۔لیکن میری ہر بات مانتی ہے۔اب دیکھنا میں اسے ماروں گا لیکن یہ کچھ نہیں

کہے گی۔"

وہ جنونی انداز میں ہنسا تھا اور بیلٹ نکال کر اس لڑکی کے پاس آیا صاحبہ نے اس لڑکی کو دیکھا۔ جو آنکھوں میں خوف لیئے اسے دیکھ رہی تھی۔ ہاشم نے زور سے بیلٹ اسے مارا اس کی چیخ نکلی لیکن ہاشم کو دیکھ کر مسکرائی۔ تو ہاشم نے صاحبہ کی طرف دیکھا۔ جیسے کہہ رہا ہو دیکھا کہا تھا نہ کچھ نہیں کہے گی۔ وہ اسے مارنے لگا پوری قوت سے بیلٹ سے مار رہا تھا۔ اور وہ اپنی چیخیں دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔ آنسوں اس لڑکی کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ لیکن اس نے جیسے اپنے لب سی لیئے تھے۔ صاحبہ نے ہاشم کو روکنا چاہا تو ہاشم نے اسی بیلٹ سے اسے مارنا شروع کیا۔ اور اس روم سے نکال کر سیڑھیوں سے دھکا دیا۔ جس کی وجہ اس کا بچہ پیدا ہونے سے پہلے ہی مر گیا۔ ہاشم نے اسے اس بات پہ بھی مارا جیسے اس کی وجہ سے بچہ مر گیا۔ اس رات اس لڑکی نے صاحبہ کو بچایا۔ اور خود ہاشم کے ہاتھوں مار کھانے لگی ہاشم اس لڑکی کو شاکس دیتا تھا۔ لیکن وہ لڑکی جیسے گونگی تھی ایک لفظ نہ بولتی۔ ایک دن ہاشم شہر سے باہر تھا تو صاحبہ اس لڑکی کے پاس آئی۔

"نام کیا ہے تمہارا؟"

صاحبہ کے پوچھنے پہ وہ سیدھی ہوئی۔اٹھارہ سال کی لڑکی تھی وہ خوبصورت سی۔جس کا چہرا اب زخموں سے چور تھا۔

"فائیزہ نام ہے میرا۔"

اس نے اپنا نام بتایا۔

"فائیزہ تم یہ سب کیوں برداشت کر رہی ہو؟وہ تمہیں کتنا مارتا ہے۔تم کچھ بولتی کیوں نہیں؟تمہارے گھر والے کہاں ہے؟"

صاحبہ کے دل میں جو سوالات تھے اس نے پوچھ ڈالے۔تو فائیزہ ہنسی۔

"تو اور کیا کروں میں؟آپ منع کرتی ہیں نہ بدلے میں کیا ملتا ہے اور زیادہ مار۔میرے گھر والے وہ جی میری ماں تو مر گئی۔باپ جوئے کا عادی اس نے دوسری شادی کر لی۔اس عورت کے دو بیٹے ہیں۔جو مجھے اس سے بھی زیادہ مارتے تھے۔ایک رات جب یہ گھر آئے تھے ہمارے میرے باپ کو دھمکانے تو۔میری ماں کا بیٹا میرے کمرے میں آیا میرے ساتھ زبردستی کرنے لگا۔جو بھی ہو جی میں سب برداشت کرتی لیکن بات میری عزت پہ آگئی جی۔میں اسے دھکا دیا تو اس کا سر بیڈ سے لگا۔اور میں ڈر کے باہر آئی

توان کی نظر مجھ پہ گئی۔انہوں نے میرے باپ سے مجھے مانگا میرے باپ نے مجھے بیچ دیا جی۔اس دھمکی کے ساتھ کے اگر میں نے ان کی کوئی بات نہ مانی یا میں نے رونا ڈالا تو میرے بھائی کو مار ڈالیں گے۔میں اپنے بھائی کے لئیے کچھ بھی کر سکتی جی ابھی وہ چھوٹا ہے تو یہ مار کیا ہے۔میں نے پالا ہے اسے ماں بن کر میرا بھائی نہیں بیٹا ہے وہ۔"

فائیزہ کی باتیں سن کر صاحبہ بھی رو پڑی۔

"تم اٹھو میں تمہیں یہاں سے بھاگنے میں مدد کروں گی۔"

صاحبہ کی بات بیچ میں رک گئی۔کیونکہ سامنے ہاشم کھڑا تھا۔

"اچھا تو میری بیوی اتنی بہادر ہے۔ بھگا کے دکھاؤ اور تم بھاگ کر دکھاؤ زرا۔"

اس نے اس رات ان دونوں کو مارا ایک راڈ سے مارتا گیا۔فائیزہ تو حوش حواس کھو بیٹھی۔صاحبہ بھی ادھ موئی ہو گئی۔ صبح صاحبہ جب نیند سے اٹھی تو فائیزہ کے کمرے کی طرف بڑھی جہاں ہاشم پہلے سے موجود تھا۔اس کا گلا دبا رہا تھا صاحبہ نے اسے دور ہٹایا۔لیکن تب تک بہت دہر ہو چکی تھی۔فائیزہ مر چکی تھی ہاشم نے اسے مار ڈالا تھا۔

اس دن کے بعد صاحبہ نے ہاشم سے خود کو دور کر دیا تھا۔لیکن جب بھی وہ غصے میں ہوتا

تھا اسے مارتا تھا۔ آج بھی اس ریڈ کی وجہ سے وہ اسے مار رہا تھا۔ اسے زمین پہ پھینک کر وہ اسے مارنے لگا۔ بیلٹ سے لاتوں سے اس کی چیخیں پورے گھر میں گونجنے لگی۔

صاحبہ کے دل سے ان پولیس والوں کے لئیے دعا نکلی تھی۔ کوئی تو تھا جو ہاشم کو اس کی اوقات میں رکھ رہا تھا۔

××××××××××××××××

ٹائیگر کے سامنے لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا۔ جس میں اس کے مینشن کا پچھلا لان صاف نظر آرہا تھا۔ منظر کچھ یوں تھا۔

ہانپتی کانپتی زرنور راؤنڈز لگا رہی تھی۔ ایک نظر اٹھا کر کیمرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ناک چڑھا کر راؤنڈز لگا رہی تھی۔ اتنے بڑے لان میں وہ اسے راؤنڈز لگانے کا کہہ کر گیا تھا۔ زرنور سے اسے اتنی فرمانبرداری کی توقع نہیں تھی۔

"بھا آپ نے جس کا پتہ کرنے کا کہا تھا اس کی معلومات اس میں ہے۔"

شہنواز نے اس کے سامنے ایک فائیل رکھتے ہوئے کہا۔

"ہمم ٹھیک ہے تم جاؤ۔ اور سنو زرنور کے لئیے پزا آرڈر کرو میں تب تک نیچے آتا

ہوں۔"

شہنواز کے رکھی ہوئی فائیل پہ ایک نظر ڈال کر اسے جانے کا کہا۔شہنواز جانے لگا تو اس نے ایک اور حکم جاری کیا۔زرنور کی ناراضگی بھی تو دور کرنی تھی۔

××××××××××××××××××××××

اور آج وہ اسے ڈانٹ تو آیا تھا لیکن اب اسے دکھ ہو رہا تھا___ وہ آفیس سے بھی جلدی آگیا تھا___ اب اسے منانے کے لئیے اٹھا اور نیچے چلا گیا___

اس کے روم کا دروازہ کھلا تھا___ وہ اندر آیا ایک نظر اس کے روم میں دوڑائی___ کمرا چھوٹا مگر نفیس تھا___ کمرے کے وسط میں بیڈ پڑا تھا___ اس کے دونوں طرف شائیڈ ٹیبلز ایک طرف تھری سیٹر صوفہ اس کے ساتھ ہی ایک ٹیبل___ سامنے دیوار گیر آئینہ لگا ہوا تھا___ دیوراوں کا رنگ وائیٹ اور پنک تھا___ اس کے روم میں موجود ہر چیز پنک اور وائیٹ ہی تھی___ اور خود کھڑکی کے طرف منہ کیئے کھڑی تھی___ جب بھی وہ ناراض ہوتی تھی اسی طرح کرتی تھی___ ٹائیگر چلتا ہوا اس کے پاس آیا___ اس کے کاندھے پہ ھاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا___ چہرہ آنسوؤں سے تر تھا___ اس کے انسوں دیکھ کر ٹائیگر گھبرا گیا___ کیوں کہ ایسا پہلی بار تھا جب اس کے ڈانٹنے پہ

وہ اس طرح رو رہی تھی___

"پرنسس کیا ہو گیا؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے؟ کیوں رو رہی ہو گڑیا؟"

ٹائیگر نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے پوچھا۔

"ماما آپ بات نہ کریں مجھ سے۔ خود ہی ڈانٹ کر خود ہی پوچھ رہے کس نے ڈانٹا۔ آج مما ہوتی نہ تو میں ان سے آپ کی شکایت لگاتی۔ مما آپ کو جانے اتنی جلدی کیوں تھی۔ دیکھیں آپ کے شوہر ڈانٹتے ہیں مجھے اتنا سارا سزا بھی دیتے ہیں۔"

زرنور نے روتے ہوئے اوپر کی طرف دیکھ کر کہا۔ زرنور نے آج کئی سالوں بعد وہ بات کہہ ڈالی جس کا ٹائیگر کو خدشہ تھا۔ ٹائیگر کا رنگ فق ہوا۔

زرنور بہت چھوٹی تھی جب وہ ٹائیگر کو ملی تھی۔ تب سے وہ ٹائیگر سے ساتھ رہتی تھی۔ ٹائیگر اور شازینہ نے اسے بلکل اپنے بچوں کی طرح رکھا تھا۔ شازینہ کو وہ پھپھو کہتی تھی۔ لاکھ سکھانے کے باوجود اس نے شازینہ کو مما نہیں کہا تھا۔ بھئی ماما تو ٹائیگر تھا نا بھلا شازینہ کو کیوں کہے۔

آج نور نے وہ بات کہہ ڈالی جس کا ٹائیگر کو ڈر تھا۔ اسے لگتا تھا وہ اسے سچ بتائے گا تو اسے

کھو دیگا۔۔وہ اس کی اپنی بیٹی تو نہیں تھی لیکن ٹائیگر کے لئیے وہ سب سے زیادہ اہم تھی۔

××××××××××××××ماضی××××××××××××××

تیز بارش برس رہی تھی۔ٹائیگر اس وقت اپنی جیپ میں سوار گھر کی طرف جا رہا تھا۔ راستے میں اس کی جیپ خراب ہو گئی۔وہ نیچے اتر کر جیپ کو دیکھنے لگا۔تو اس کے کانوں میں کسی بچے کے رونے کی آواز آئی۔بارش تیز ہونے کی وجہ سے آوقز بلکل مدھم آرہی تھی۔ٹائیگر نے اس وقت دھیان نہیں دیا۔اپنی جیپ ٹھیک کرنے لگا۔مسلسل رونے کی آواز نے اس کی توجہ اپنی طرف کی۔جیپ کو چھوڑ کر وہ آواز کی سمت جانے لگا۔ایک کونے میں اس کوئی ننھا وجود کپڑے میں لپٹا نظر آیا۔مشکل سے ایک ہفتے کا ہو گا۔اتنی سردی میں نا جانے کس نے اپنے بچے کو یوں پھینک دیا۔ٹائیگر نے اس بچے کو اٹھایا جو مسلسل رو رہا تھا۔ٹائیگر کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے۔وہ اسے یہاں چھوڑ نھی نہیں سکتا تھا۔اتنی ٹھنڈ میں اور پھر اس سنسان سڑک پہ کتے یا کوئی جانور کھا جاتے اس

کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔اس لئیے ٹائیگر اسے لئیے جیپ کی جانب بڑھا۔اپنا کوٹ اتار کر اس بچے کو اس میں لپیٹا۔جیپ کو ٹھیک کیا اور اسے لئیے اپنے گھر چلا گیا۔شازینہ اور ارحم کے پاس لایا۔شازینہ کو تو وہ بچی بہت ہی اچھی لگی۔اس نے اس بچی کو اپنے پاس رکھنے کا کہا۔اس کو گرم پانی سے نہلا کر اسے ہیٹر کے آگے لٹایا۔ارحم کو سامان لانے کے لئیے بھیجا۔ایک فیڈر میں اسے دودھ بنا کر دیا جسے پیتے ہی اس بچی کا رونا بند ہوا۔اس طرح ایک ہفتے کی بچی کو ان لوگوں نے اپنے پاس رکھا۔ٹائیگر نے اس کا نام زرنور رکھا تھا۔ٹائیگر اسے شازینہ کے پاس چھوڑ تو گیا تھا۔لیکن روز صبح اس سے ملنے اسے دیکھنے آتا تھا۔اسے وہ بچی بہت عزیز ہونے لگی تھی۔بلکل کسی باپ کی طرح اس نے اسے پالا تھا۔پڑھایا لکھایا اس کے ناز نخرے اس کی ہر جائیز ناجائیز خواہش پوری کرتا تھا۔اسی لئیے تو نور بی بی اس کو ماما کہتی تھی۔نور بڑی ہوتی جا رہی تھی بہت بار شازینہ واجد اور ارحم نے اس سے کہا نور کو بتا دے وہ اس کا باپ نہیں ہے۔لیکن ٹائیگر ہمیشہ ان لوگوں کو ٹال دیتا تھا۔اسے ڈر تھا وہ اس سے دور ہو جائے گی۔اس لئیے نور کو وہ نہیں بتانا چاہتا تھا۔نور کی ہر خوشی کا خیال رکھتا تھا۔اس نے ایک بار پوچھا تھا میری ماں کہاں ہے۔تو ٹائیگر نے اس سے کہا تھا وہ اس کی پیدائیش کے وقت مر گئی تھی۔اس دن کے بعد نور نے بھی ذکر نہ کیا۔شاید وہ بچی تھی اس لئیے نہیں پوچھتی تھی۔ٹائیگر اس سے پیار تو کرتا

تھا لیکن غلط بات پر اسے ڈانٹتا بھی ضرور تھا۔اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتا تھا۔ لیکن اس کا غصہ ایسا تھا وہ نہیں دیکھتا تھا سامنے نور ہے شازینہ ہے ارحم ہے یا واجد بس غصہ اتارنا ہوتا تھا اسے۔ کئی بار نور اس سے ناراض ہو کر شازینہ کے پاس چلی جاتی تھی۔

××××××××××××××××××××××××

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور آج وہ اسے ڈانٹ تو آیا تھا لیکن اب اسے دکھ ہو رہا تھا۔ وہ آفیس سے بھی جلدی آ گیا تھا۔اب اسے منانے کے لئیے اٹھا اور نیچے چلا گیا۔

اس کے روم کا دروازہ کھلا تھا۔ وہ اندر آیا ایک نظر اس کے روم میں دوڑائی۔ کمرا چھوٹا مگر نفیس تھا۔ کمرے کے وسط میں بیڈ پڑا تھا۔اس کے دونوں طرف شائیڈ ٹیبلز ایک

طرف تھری سیٹر صوفہ اس کے ساتھ ہی ایک ٹیبل۔ سامنے دیوار گیر آئینہ لگا ہوا تھا۔ دیوراوں کا رنگ وائیٹ اور پنک تھا۔ اس کے روم میں موجود ہر چیز پنک اور وائیٹ ہی تھی۔ اور خود کھڑکی کے طرف منہ کیئے کھڑی تھی۔ جب بھی وہ ناراض ہوتی تھی اسی طرح کرتی تھی۔ ٹائیگر چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔ اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔ چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ اس کے انسوں دیکھ کر ٹائیگر گھبرا گیا۔ کیونکہ ایسا پہلی بار تھا جب اس کے ڈانٹنے پہ وہ اس طرح رو رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"پرنسس کیا ہو گیا؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے؟ کیوں رو رہی ہو گڑیا؟"

ٹائیگر نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے پوچھا۔

ماما آپ بات نہ کریں مجھ سے۔ خود ہی ڈانٹ کر خود ہی پوچھ رہے کس نے ڈانٹا۔ آج مما ہوتی نہ تو میں ان سے آپ کی شکایت لگاتی۔ مما آپ کو جانے اتنی جلدی کیوں

تھی۔دیکھیں آپ کے شوہر ڈانٹتے ہیں مجھے اتنا سارا سزا بھی دیتے ہیں۔ "

زرنور نے روتے ہوئے کہا۔زرنور نے آج کئی سالوں بعد وہ بات کہہ ڈالی جس کا ٹئیگر کو خدشہ تھا۔ٹائیگر کے چہرے کا رنگ بدلا۔

"میری جان ادھر دیکھو۔کیا میں کافی نہیں تمہارے لئیے نور؟اور رہی بات ڈانٹنے کی تو میرے بچے آپ کے بھلے کے لئیے ہی تو کہہ رہا نہ میں۔اچھا سوری میں نے زیادہ ڈانٹ دیا اس بار۔پر آپ نے بھی تو حد کر دی نہ فارم ہی پھاڑ دیا تھا۔میرے غصے کا تو پتہ ہے نہ میرے بچے کو۔ویسے نور تمہاری اس بات نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے۔مجھے لگا تھا میں نے آپ کو یہ فیل نہیں ہونے دیا کہ آپ کی مما چھوڑ کر گئی ہیں آپ اکیلی فیل کرتی ہیں۔لیکن میں غلط تھا۔"

ٹائیگر نے اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے اس سے کہا۔اور جانے لگا تو نور نے تڑپ

کر اس کا ہاتھ پکر لیا۔

"ماما ایسا تو میں نہیں کہا نہ اب۔آپ کو پتہ ہے آپ میرے سب کچھ ہیں۔ایسے ناراض نہ ہوا کریں نہ ماما۔اچھا دیکھیں کان پکڑ لئیے میں نے۔آئیندہ ایسا نہیں ہو گا۔اور ہاں آپ جہاں کہیں گے میں وہیں پڑھوں گی۔اب خوش۔"

ٹائیگر کو ناراض ہوتا دیکھ اس نے جھٹ سے اپنے کان پکر لئیے۔بھلا نور ٹائیگر کی ناراضگی برداشت کیسے کر سکتی تھی۔

اسی وقت ذولیخہ مائی پزا لے کر آئی تو نور نے ٹائیگر کو دیکھا اور پزا کی طرف لپکی۔

"ماما ہو آر دی بیسٹ۔آئی لو یو ماما۔"

پزا کھاتے ہوئے مزے سے بولنے لگی۔ٹائیگر مسکرادیا۔

"گڑیاایک بات کہوں؟ "

ٹائیگرنے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"ماماآپ کب سے اجازت لینے لگے؟پوچھیں پوچھیں اس پزا کے بعد توآپ جوچاہتے ہیں کریں۔"

نورنے پزا کھاتے ہوئے کہا۔

"اگرمیں تمہارے لئیے کوئی دوست لے آؤں؟میرامطلب اگرمیں شادی؟"

ٹائیگر نے اس سے جو کہنا تھا کہہ نہ سکا بات ادھوری چھوڑ دی۔ نور کا چلتا منہ رکا پڑا ایک طرف رکھتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

"واٹ؟ ماما آپ اور شادی؟ ہاہاہاہا آپ کو پھپھو نے کتنا کہا تھا تب آپ نے انکار کیا تھا۔ اب کیا ہو گیا۔؟ کہیں کوئی پسند وسند تو آ گئی ماما۔؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے اس کی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا تھا۔

"نور بچے میں سنجیدہ ہوں۔ بس تم سے اجازت چاہیئے تھی۔ بولو تمہیں کوئی پرابلم تو نہیں ہو گی؟"

ٹائیگر نے اس بار سنجیدگی سے کہا۔ تو نور سوچ میں پڑ گئی۔

"ماما میں تو کب سے کہہ رہی تھی آپ کو۔ مجھے بھلا کیا پرابلم ہو سکتی۔ ہاں بس اگر آپ نے مجھ سے زیادہ انہیں اہمیت دی تو اچھا نہیں ہو گا۔ میں آپ کو کھونا نہیں چاہتی بس۔ جائیں اجازت ہے پر پہلے مجھے لڑکی دکھائیں۔ پھر ہی کچھ کہہ سکتی۔"

نور نے اسے اجازت دیتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اپنا خدشہ بھی ظاہر کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اس کی تم فکر ہی نہ کرو میری نور کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔ اور رہی بات دکھانے کی تو یہ دیکھو۔ یہ ہیں وہ پیاری ہیں نہ؟"

ٹائیگر نے اس اپنے فون میں نمل کی تصویر دکھائی۔ یہ وہی تصویر تھی جب اسے گولی لگی تھی۔ اور ٹائیگر اس کے کمرے مین اسے دیکھنے گیا تھا۔ اور ٹائیگر نے سوتے ہوئے اس کی تصویر لی تھی۔

"ماما یہ تو بہت پیاری ہیں۔ بلکل کسی پری کی طرح۔ لیکن یہ تو میری عمر کی لگ رہی ہیں۔ نام کیا ہے ان کا ماما؟"

نور نمل کی مختلف تصاویر دیکھنے کے بعد بولی۔اسے نمل بہت پسند آئی تھی۔

"نمل نام ہے گڑیا۔ بیس سال کی ہے یہ۔اسی لئیے تو کہا تمہاری دوست لے کر آرہا۔ اور ہاں یہ سچ میں پری ہی ہے میری پری۔ پھر میں ڈن سمجھوں؟"

ٹائیگر نے اس اس کی تھوری بہت معلومات دے کر پوچھا۔

"ارے ماما ڈن ہی ڈن سمجھیں۔اللہ جی کتنا مزہ آئے گا ماما کی شادی پہ۔ میں نے شرارہ پہننا ہے ہاں میں بتا رہی۔"

لو جی نور بی بی نے تو ڈریس بھی ڈسائیڈ کر لی۔ٹائیگر نے اس کی خوشی دیکھی تو مسکرا دیا۔

"اچھا اب سو جاؤ میری جان گڈ نائیٹ۔"

ٹائیگر روم سے جانے کے لئیے اٹھا اور اسے سونے کا کہا کر چل دیا۔اب اسے نمل سے بات کرنی تھی اب بہت ہو گیا۔وہ مان گئی تو ٹھیک ورنہ اسے اور طریقے بھی آتے ہیں۔

××××××××××××××××××××××××

ٹائیگر کھڑکی سے نمل کے کمرے میں ایا تو نمل کمرے میں نہیں تھی۔وہ وہیں اس کے سٹڈی ٹیبل کے ساتھ رکھی چیئر پہ بیٹھ گیا۔کچھ ہی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا۔نمل اپنے کمرے میں آئی تو سامنے بیٹھے وجود کو دیکھ کر گھبرا گئی۔جو اسے آتا تھا دیکھ کر مسکرایا

تھا۔ٹائیگر اس وقت بلیک شرٹ اور پینٹ میں ملبوس لمبے بالوں کو ربڑ بینڈ سے باندھا ہوا تھا۔اپنی داڑھی کو انگلی اور انگوٹھے سے پکڑے اسے دیکھ رہا تھا۔اور وہی اس کے مسکرانے پہ اس کی داڑھی سے جھانکتے ہوئے ڈمپل۔ نمل گھبراہٹ پہ قابو پاتے ہوئے آگے بڑھی۔

"آپ۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں جائیں یہاں سے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمل نے اس سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا۔

"پرنسس تم سے ملنے آیا ہوں۔اور تم جانے کا کہہ رہی۔"

ٹائیگر اٹھ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"دیکھیں آپ جائیں پلیز کوئی آجائے گا۔"

نمل نے پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہاں بیٹھ کر میری بات سنو چلا جاؤں گا میں۔"

ٹائیگر نے بیڈ پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ تو نمل بیٹھ گئی۔ ٹائیگر بھی اس سے فاصلے پہ بیٹھ گیا۔

"میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں پرنسس۔"

ٹائیگر کا یہ کہنا اور نمل بی بی ڈر کے مارے کھڑی ہو گئی۔

"کک۔کیا۔کہہ رہے ہیں آپ؟شش شادی۔نہ۔نہیں بلکل نہیں۔آپ نکل جائیں یہاں سے میں بھائی کو بلا کر آتی وہ آپ کو دیکھلیں گے۔"

نمل نے کہااور باہر جانے کے لئیے دروازہ کھولا۔لیکن ٹائیگر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دروازے لگایا۔

"چپ بلکل چپ۔پرنسس اپنے بھائی کو بلا کر کیوں میرے ہاتھوں اسے مروانا چاہتی ہو۔شادی تو میں تم سے ہی کروں گا۔مجھے کوئی روک نہیں سکتا۔نہ تم نہ تمہارا بھائی۔اور نہ اس دنیا کی کوئی طاقت مجھے تمہیں حاصل کرنے سے روک سکتی ہے۔"

ٹائیگر اس کے کان کے قریب ہو کر گویا ہوا۔نمل کی ہڈیوں میں سنسنی دوڑ گئی۔خوف سے اس نے اپنی آنکھیں بند کر دی۔ٹائیگر ابھی تک اس کی کلائی پکڑے ہوئے تھا۔

"آپ۔آپ ایسا کچھ نہیں کر سکتے میں کوئی عام لڑکی نہیں ہوں۔ اے ایس پی عبدلہادی افتخار کی بہن بیٹی نمل افتخار ہوں۔آپ مجھ سے اس طرح زبردستی نہیں کر سکتے۔سنا آپ نے۔ہاتھ چھوڑیں میرا اب درد ہو رہا مجھے۔"

نمل کو نہیں معلوم اس میں یہ سب کہنے کی ہمت کہاں سے آگئی۔

لیکن اسے لگا اگر وہ اب نہ بولی تو شاید بہت دیر ہو جاتی۔لیکن اس کا یہ بولنا ہی بھاری ثابت ہوا۔

"بلاؤ اپنے بھائی کو۔میں بھی یہی چاہتا ہوں تم اپنے بھائی کو سب بتاؤ۔اور میں اسے راستے سے ہٹا سکوں۔تم پرنسس کل مجھے میری بات کا جواب دو گی۔اور وہ بھی ہاں میں ورنہ تمہارا بھائی۔آگے خود سمجھدار ہو تم۔"

ٹائیگر نے اس کی کلائی موڑتے ہوئے کہا۔ نمل کراہ اٹھی۔ٹائیگر اسے دھمکی دیتا اس کی کلائی چھوڑتے ہوئے پیچھے ہوا۔ نمل کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔

"اور ہاں پرنسس یہ گفٹ لایا ہوں تمہارے لئیے۔امید ہے پسند آئے گا تمہیں۔تم اسے میرے سامنے پہننا میں چاہتا ہوں سب سے پہلے میں دیکھوں تمہیں اس ڈریس میں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاتے جاتے مڑا اور ایک شاپنگ بیگ کی طرف اشارہ کیا۔ایک نظر نمل پہ ڈال کر کھڑکی سے چلا گیا۔

نمل وہیں زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔اپنی ہچکیاں دبانے کے لئیے منہ پہ ھاتھ رکھ لیا۔اسے ٹائیگر سے خوف محسوس ہونے لگا۔وہ خوف جو کچھ دن کہیں دور جا سویا تھا۔

××××××××××××××××××××××××××××

ٹائیگر نمل کے گھر سے ہو کر شازینہ کے پاس آیا تھا۔ لیکن وہاں ارحم سے پتہ چلا کہ وہ اپنے پرانے گھر گئی ہے۔ مطلب ٹائیگر اور شازینہ کا وہ گھر جہاں وہ اپنے پیرینٹس کے ساتھ رہتے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم نے اسے جانے کیوں دیا وہاں ارحم۔ تم جانتے ہو نہ وہاں جا کر وہ خود کو اذیت ہی دیتی ہیں۔ اگر فاری نے اس کے ساتھ کچھ کر دیا۔ ارحم تمہیں ہر بات اس لئیے بتائی تھی کہ تم اسے اس گھر سے دور رکھو۔ مگر تم تم نے اسے اکیلے جانے کیسے دیا؟"

ٹائیگر کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ارحم کو شوٹ کر دے۔

"وہ تمہاری ہی بہن ہے۔ کہاں سنتی ہی میری۔ آج اسے اچانک فاری سے ملنا تھا۔ میں کیا کر سکتا تھا۔ ویسے بھی فاری اب بہتر ہے اور اس کی نرس تو وہیں ہیں نہ۔ کچھ نہیں ہو گا شازی کو ریلیکس یار۔ میں ہر بات جانتا ہوں اسی لئیے میں بھی یہی چاہتا ہوں وہ فاری سے ملتی رہے۔ تمہیں سمجھ کیوں نہیں آ رہی اس نے نہ صرف تمہیں فاری کو بھی ماں بن کر پالا تھا۔ وہ تم لوگوں کی بہن نہیں صرف ماں بھی ہے۔ اسے میں فاری سے الگ نہیں رکھ سکتا تھا۔ ایک بہن کو تو دور رکھا جاتا ہے لیکن ایک ماں کو دور نہیں رکھ سکتا تھا میں۔ ماضی میں جو ہوا اب اسے بھول جانا چاہئیے تم لوگوں کو۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارحم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ تو ٹائیگر اس کی بات جواب دیئے بغیر باہر چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی غصے میں وہ ان کاٹی وی ہی توڑ گیا تھا۔ ارحم نے دکھ سے اسے جاتا دیکھا پھر ملازم کو آواز لگا کر جگہ صاف کرنے کا کہا۔ وہ جانتا تھا شازینہ اور فاری کتنی اہم تھیں ٹائیگر کے لئیے۔ فاری کی وجہ سے وہ آج طرح کا انسان بنا ہوا تھا۔ ارحم تو اس سب کا گواہ تھا جو ماضی میں ہوا۔ جس کی وجہ سے اس کا بھائی اس کا دوست اس کا کزن کئی سالوں سے تکلیف میں تھا۔ جس کی وجہ سے شازینہ کو ایک

رات بھی سکون کی نیند نہ آئی تھی۔وہی تھا اس سب میں جس نے شازینہ اور ٹائیگر کو سنبھالا ہوا تھا۔وہ دونوں اسے بہت عزیز تھے اور فاری اسے تو وہ اپنی بہن سمجھتا تھا۔ان کی تکلیف دیکھ کر ارحم کا دل روتا تھا۔ایک غلطی انسان کی ایک غلطی نے ان تینوں کو جس طرح تباہ کیا تھا وہ صرف ان کا خدا اور وہ چاروں جانتے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

××××××××××××××××××××

شازینہ اپنے پرانے گھر کے دروازے پہ کھڑی تھی۔اس نے آہستہ دروازہ کھولا اور اندر قدم رکھا۔

"بجو مجھے پکڑ کر دکھائیں۔"

کسی چھوٹی بچی کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ شازینہ نے لان کی طرف دیکھا جہاں ان کا بچپن گزرا تھا۔

"بجو یہ چیٹنگ ہے یار آپ ہمیشہ فاری کی سائیڈ لیتی ہیں۔"

منظر بدلا چھوٹا بچہ اس سے ناراض ہو کر وہیں بیٹھ گیا۔ شازینہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔

"بجو فاری کو چوٹ لگی ہے۔ دیکھیں خون بہہ رہا ہے اس کا۔"

وہ اندر بڑھی تو سامنے صوفے پہ ایک بچہ چھوٹی بچی کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کھڑا تھا۔ چوٹ جس کو لگی تھی اس سے زیادہ وہ بچہ رو رہا تھا۔

"شازی میرے بعد اپنے بھائی بہن کا خیال رکھنا۔ تم ان کی ماں بھی بننا ان کی بہن بھی ان کی دوست بھی۔"

اس نے ایک کمرے میں قدم رکھا اس کی ماں کا کمرہ تھا وہ۔ وہ وہیں زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔ آنسوں اس کی آنکھوں سے تواتر بہہ رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منظر بدلا۔ وہ فاری کے پاس بیٹھی تھی۔ جو اس وقت ہسپتال میں دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی۔ اس نے ایک نظر ٹائیگر کو دیکھا جو ان دونوں سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔

"پاس مت آئیں میرے بابا۔ بجو بھائی پلیز دور رہیں مجھ سے۔ نہیں۔ بھائی۔"

فاری نیند میں بڑبڑاتے ہوئے ڈر کر اٹھ بیٹھی۔ٹائیگر فوراً اس کے پاس گیا۔

"چھوٹی کوئی نہیں۔ادھر دیکھو میری طرف میں ہوں تمہارے پاس میری جان۔ میرے بچے کچھ نہیں ہوا۔ششش۔۔"

ٹائیگر نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھائی میں۔میں نے کچھ نہیں کیا۔میں بھائی بچالیں مجھے بھائی۔بھائی اس نے مجھے گندا۔کر دیا بھائی میں گندی نہیں۔"

فاری روتے ہوئے کہنے لگی۔اور پھر سے بے حوش ہو گئی۔ٹائیگر کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔شازینہ نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھا۔

شازینہ زمین پہ بیٹھی رونے لگی۔وہ رات وہ کتنی تکلیف دہ رات تھی۔

"ممی میں۔میں نہیں بن پائی ان کی ماں۔ ممی میرے بچے آپ کے بچے رل گئے آپ کے بعد۔ ممی ٹائیگر مجھ سے چھپاتا ہے پر میں جانتی ہوں وہ تکلیف میں ہے۔دنیا اسے برا سمجھتی ہے ممی ہمارا بچہ جو ہمیں ایک خروچ آنے پہ تڑپ اٹھتا تھا۔اس نے آپ کی فاری کا بدلہ لینے کے لئیے خود کو دنیا کے سامنے برا بنا دیا ہے۔جو ایک چڑیا کے بچے کو تکلیف میں دیکھتا تھا تو تڑپ جاتا تھا۔آج وہ دنیا کے سامنے جانور بنا پھر رہا ہے۔ ممی میں ناکام ہو گئی میں ان کی تربیت ٹھیک سے نہیں کر پائی۔ ممی مجھے معاف کر دیں پلیز ایک بار میرے سامنے آجائیں۔میں تھک گئی ہوں ممی آپ کی شازی تھک گئی ہے۔اسے گلے لگائیں ممی مجھے اپنے آنچل میں چھپا دیں اپنی گود میں سلائیں ممی۔"

وہ گھٹنوں میں سر دیئے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔کچھ دیر ویسے ہی بیٹھی رہی۔پھر اٹھ کر آنسوں صاف کرتی ان کا کمرہ لاک کر کے اپنے اور فاری کے کمرے کی طرف بڑھی۔ دروازہ کھولا تو نظر سامنے بیڈ پہ پڑی۔جہاں فاری آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی۔

ساتھ اس کی نرس بیٹھی۔اسے آتا دیکھ وہ کھڑی ہو گئی۔شازینہ نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔خود فاری کی طرف بڑھی بیڈ پہ بیٹھ کر اس نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانا شروع کی۔تھوری دیر گزری اچانک فاری کی آنکھ کھلی۔شازینہ کو سامنے دیکھ کر وہ اٹھ بیٹھی اس کی آنکھوں میں خوف تھا۔شازینہ نے اسے مسکراتے دیکھا فاری ایک جھٹکے سے اٹھی اور اس سے دور ہوئی۔

"دور۔دور ہو جائیں مجھ سے۔ہاتھ مت لگانا۔نہیں پاس مت آنا میرے۔دور ہو جاؤ نہ نہیں پلیز نہیں ہاتھ مت لگانا۔"

وہ وہشیانہ انداز میں چلانے لگی۔وہ جنونی ہو رہی تھی۔نرس اس کی طرف بڑھنے لگی جب اندر آتے ٹائیگر نے اس روکا۔خود اس کی طرف بڑھا۔

"شش۔ریلیکس۔فاری میری طرف دیکھو۔میں ہوں ادھر دیکھو تمہارا بھائی ہوں

میں۔ادھر آؤ میرے بچے میرے پاس آؤ۔"

ٹائیگر اس کے پاس آیا اور اسے کندھوں سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔ایک ہاتھ سے شازینہ کو جانے کا کہا۔شازینہ جو فاری کی حالت دیکھ کر ساکت ہو گئی تھی۔ایسا لگ رہا تھا وہیں منجمند ہو گئی ہے۔ٹائیگر نے نرس کو اشارہ کیا وہ شازینہ کو باہر لے گئی۔

"بب۔بھائی وہ بھائی میں بری نہیں ہوں۔میں نے کچھ نہیں کیا۔بھائی مجھے بچا لیں مجھے لے جائیں یہاں سے۔بھائی وہ پھر آئے گا۔"

فاری ٹوٹے پھوٹے الفاظ بولتی اس کے ہاتھوں میں ہی بے حوش ہو گئی۔

ٹائیگر نے اسے بیڈ پہ لٹایا نرس کو آواز دے کر اسے انجیکشن لگوائی۔اس پہ کمفرٹر ڈال کر وہ باہر کی طرف بڑھا۔جہاں شازینہ ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی تھی۔وہ گہری سانس

لیتا اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔اس کے سر پہ ھاتھ رکھا تو شازینہ اس کے گلے لگ کر رونے لگی۔

"ٹائیگر یہ سب۔یہ سب میری غلطی تھی مجھے اس رات اسے چھوڑ کر نہیں جانا چاہیئے تھا۔میری فاری مجھ سے آج بھی ڈر رہی ہے۔یہ سب میں۔میری غلطی ہے یہ سب میں کیا کروں میری فاری ٹائیگر وہ کیسے ٹھیک ہو گی۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازینہ آنسوؤں کے درمیان بولنے لگی۔ٹائیگر نے اسے چپ نہیں کروایا وہ جانتا تھا۔ شازینہ ہر بات دل میں رکھ لیتی ہے وہ خود کو اندر ہی اندر ختم کر رہی تھی۔

"شازی آپی ادھر دیکھیں پلیز۔آپ اس طرح کریں گی تو فاری اور مجھے کون سنبھالے گا۔آپی میرا کیا ہو گا اگر آپ اس طرح کریں گی۔میں کہاں جاؤں آپی آپ جانتی ہیں نہ آپ کا بھائی اتنا مظبوط نہیں ہے۔میں تھک گیا ہوں آپی پلیز خود کو سنبھالیں۔میرے

لئیے نہ سہی فاری کے لئیے آپی۔اور ہاں آپ کی غلطی نہیں ہے آپی یہ سب قسمت میں لکھا تھا فاری کی۔آپ خود کو قصوروار نہ ٹھرائیں۔میں نے وعدہ کیا تھا نہ میں ان لوگوں کو نہیں چھوڑوں گا۔آپی اب بس فاری کی زندگی برباد کرنے والا ایک ہی شخص رہ گیا ہے۔اس کا وہ حشر کروں گا آپ لوگ دیکھنا میری فاری اسی دن ٹھیک ہو گی۔پلیز اب آپ سنبھالیں خود کو۔"

ٹائیگر نے کافی دیر بعد اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا۔شازینہ نے اسے دیکھا۔ہاں آج بھی وہ ویسا ہی تھا اپنی بہنوں کے آنسوؤں پہ تڑپ جانے والا۔شازینہ نے آنسوں صاف کیئے۔

"تم کچھ غلط نہیں کرو گے میری جان۔"

شازینہ نے ہر دفع کہی جانے والی بات دہرائی۔تو ٹائیگر بنا جواب دیئے۔اسے لئیے باہر

کی جانب بڑھا۔اسے گاڑی میں بٹھا کر اندر گیا۔نرس کو ضروری ہدایت دیتا واپس آیا۔ گاڑی میں آکر بیٹھا اور گاڑی گھر کی جانب موڑ دی۔

××××××××××××××××××××××××

نمل رات کو کھڑکی کو ٹھیک سے بند کر کے سوتی تھی۔آج کل ویسے بھی اسے نیند نہیں آرہی تھی۔ٹائیگر کی بات یاد کرتی تو خوف سے کانپ جاتی تھی۔ہادی کو بتا کر وہ اسے کسی مصیبت میں نہیں ڈال سکتی تھی۔س نے سوچ لیا تھا وہ ٹائیگر کو صاف انکار کر دے گی وہ اس سے زبردستی تو نہیں کر سکتا۔آہستہ آہستہ رات گزر رہی تھی نمل نے خود کو جگائے رکھا لیکن رات کے کسی پہر اس کی آنکھ لگ گئی۔

××××××××××××××××××××××

ادھر ٹائیگر آج فاری کے پاس گیا تھا۔اس کے ذہن سے نمل کی طرف جانا نکل گیا تھا۔ وہ فاری کے روم میں اس کے بیڈ پہ بیٹھا اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا۔فارینہ ٹائیگر اور شازینہ کی چھوٹی بہن تھی۔بائیس سال کی خوبصورت ڈری سہمی سی لڑکی تھی۔پہلے وہ ہر گز ایسی نہ تھی اس رات نے اس کو بدل کر رکھ دیا۔زندگی بھی کتنی عجیب ہے۔گھر کے سب سے لاڈلے بچے کو وہ اس طرح آزماتی ہے کہ اس کی شخصیت ہی بدل کر رکھ دیتی ہے_۔فارینہ کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔بھائی بہن کی لاڈلی ان کے دل کا سکون اور آنکھوں کا نور تھی۔اس کے پیدا ہونے کے کچھ ہی عرصے بعد ان کی ماں خالقِ حقیقی سے جا ملی تھی۔باپ کو اولاد میں نہ پہلے دلچسپی تھی نہ ان کی ماں کے جانے بعد۔ایسے میں ٹائیگر اور شازینہ نے ہی اسے ماں باپ دونوں کا پیار دیا۔ آج بھی وہ ان دونوں کو اپنی اولاد کی طرح عزیز تھی۔ٹائیگر اس کے پاس بیٹھا اس کے چہرے پہ آنسوؤں کے نشانات دیکھ رہا تھا۔اس واقعے کے بعد آج اگر فارینہ تھوڑی بہت سنبھلی تھی تو اس میں سب سے بڑا ہاتھ ٹائیگر کا ہی تھا۔اور اس کی نرس کا جو اسے بلکل اپنی بہنوں کی طرح ٹریٹ کرتی تھی۔

خیر ماضی کا قصہ آپ کو جلد ہی پتہ چلے گا

شہیر اور ارمان کی مدد سے خضر کافی سنبھل چکا تھا۔اب اسے اس طرح ڈرگز کی طلب نہیں ہوتی تھی۔آج بھی وہ ارمان کے ساتھ مارننگ واک کر کے واپس آیا تھا۔اور کافی فریش لگ رہا تھا۔

"سر میں گھر کب جاؤں گا۔ ممی کو مس کر رہا ہیں۔اب تو ٹھیک ہو گیا ہوں میں۔"

خضر جوس پیتے ہوئے بولا۔

ابھی نہیں چیمپ بس کچھ دن اور۔ پھر میں آپ کو آپ کی ممی کے پاس خود لے جاؤں گا۔ ابھی آپ نے اور بھی ٹھیک ہونا ہے۔ ہمم۔"

ارمان نے اسے جواب دیا اور وہاں سے نکل آیا۔ اسے اس بچے میں آپنا آپ نظر آرہا تھا۔ لیکن خضر اس کی طرح غلط ہاتھوں میں نہیں لگا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کا رخ ٹارچر سیل کی طرف تھا۔ اس نے دروازہ کھولا تو نظر سامنے شہیر پہ پڑی۔ جو کرسی سے بندھے ایک آدمی سے تفتیش کر رہا تھا۔ وہی آدمی تھا جس نے خضر جیسے کئی بچوں کو ڈر گزپہ لگایا ہوا تھا۔

"بتاؤ تم لوگوں کا اگلا ٹارگیٹ کیا ہے_؟ بتاؤ ورنہ۔"

شہیر نے اس کو بالوں سے پکڑ کر اس چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔اس آدمی کو پکڑے دو دن ہو گئے تھے لیکن اس نے ابھی تک کوئی بات نہیں بتائی تھی۔وہ ڈرگز کس کی سپلائی کرتا ہے۔ان کا لیڈر کون ہے کچھ نہیں۔ شہیر نے ارمان کو اشارہ کیا تو ارمان نے اس کے ہاتھ کھولے اور اسے پکڑ کر کھڑا کیا۔اب وہ لوگ اس کا سر پانی میں ڈال رہے تھے۔کچھ دیر یہ عمل کرنے کے بعد ارمان نے شہیر کو اس سے دور کیا۔خود ھاتھ میں پکڑے بیلٹ سے اسے مارنے لگا۔تب تک مارتا رہا جب تک وہ نڈھال سا ایک طرف گر نہ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سر یہ ایسے نہیں بتائے گا۔میں اپنے طریقے سے اگلواتا ہوں۔"

ارمان نے کہا۔اور اس کے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا۔ایک ہتھوڑا اٹھا کر اس کے پاؤں کے انگوٹھے پہ مارا۔اس آدمی کی چیخیں نکلنے لگی۔اب وہ اس کے دوسرے پاؤں کی طرف دیکھنے لگا۔

"نہ نہیں۔میں بتاتا ہوں سب بتاتا ہوں۔"

اس سے پہلے وہ اس کے دوسرے انگوٹھے پہ بھی ہتھوڑا مارتا اس نے بولنا شروع کیا۔

"بتاؤ کیا ٹارگیت ہے تم لوگوں کا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر اٹھ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"وہ لوگ ایک سکول میں بلاسٹ کروانے والے ہیں۔اور۔اور آج رات ایک ٹرک جائے گا۔اس میں بظاہر تو امپورٹ ایکسپورٹ ہونے والا مال ہو گا۔مطلب کچھ اشیاء لیکن اصل میں وہ لوگ کچھ لڑکیوں کو بیچ رہے ہیں۔انسانی سمنگلنگ سمجھ لیں۔"

اس نے بولنا شروع کیا۔ ساری معلومات دینے لگا۔ غصے سے ارمان اور شہیر کے جبڑے بھینچ گئے۔ ارمان نے اپنی مٹھیاں بھینچیں اس سے اچھا کون جان سکتا تھا۔ یہ لوگ بعد میں ان لڑکیوں کے ساتھ کیا کرتے۔ شہیر نے ارمان کو دیکھا وہ اسے ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ باہر جاؤ۔ آگے کی معلومات میں دیکھ لیتا۔"

شہیر نے اس باہر جانے کا کہا۔

"سر میں یہیں رہوں گا۔"

ارمان نے کمزور سا احتجاج کیا۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

"اٹس این آرڈر کیپٹن۔آئی سیڈ گو ناؤ۔"

شہیر نے اس بار سختی سے کہا۔تو ارمان باہر چلا گیا۔شہیر نے اس کے سامنے ایک پین اور پیپر رکھا۔

"اس پہ ساری معلومات لکھو۔یہ سب کس کے کہنے پہ ہو رہا ہے۔کس وقت کہاں ٹرک جائے گا۔تم لوگوں کا لیڈر کون ہے ساری انفارمیشن۔اور اگر ایک بھی بات جھوٹ ہوئی تو تمہیں شوٹ کرنے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا۔"

شہیر کے کہنے پہ اس آدمی نے ساری معلومات لکھ دی۔

××××××××××××××××××××

"بھائی جانے دیں پلیز۔ہم لوگ جلدی واپس آجائیں گے نہ۔پرامس پلیز بھائی پلیز۔"

نمل اور فجر ہادی کی منتیں کر رہی تھی۔ان کی ایک فرینڈ کی برتھڈے پارٹی تھی۔اور ہادی نمل کو جانے نہیں دے رہا تھا۔اس کے دل میں عجیب سا ڈر بیٹھ گیا تھا۔لیکن اب ان دونوں کو پتہ تھا اسے منا کر ہی دم لیں گی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا لیکن جلدی واپس آجانا ہے تم لوگوں نے۔اگر کوئی مسلہ ہو تو مجھے کال کرنی سب سے پہلے۔"

ہادی نے انہیں کچھ ہدایات دیتے ہوئے جانے کی اجازت دے دی۔

"بھائی یو آر دا بیسٹ۔اب حدید بھائی سے بھی کہہ دینا آپ نے اجازت دی ہے

ہمیں۔"

فجر نے ہادی سے کہا۔ تو ہادی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تو وہ دونوں نمل کے کمرے کی طرف چلی گئی۔ تیار بھی تو ہونا تھا۔ ٹائیگر کو دو دن ہو گئے تھے۔ وہ نہیں آیا تھا نمل بھی بھول چکی تھی۔ لیکن کون جانے وقت کیا کرنے والا تھا۔

شہیر ارمان جہانزیب اور فصیح اس وقت میٹنگ روم میں بیٹھے تھے۔ ان کی انفارمیشن کے مطابق کل ایک سکول میں بلاسٹ ہونے والا تھا۔ اور رات کو اصلحے سے بھرا ایک ٹرک ہائے وے کے رستے سے جانا تھا۔ کم وقت میں انہیں دونون جگہوں پہ موجود ہونا تھا۔ ارمان اور جہانزیب نے صبح اسکول جانا تھا۔ شہیر اور فصیح نے رات ٹرک کے پیچھے جانا تھا۔

****

نمل اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔جب ٹائیگر کھڑکی سے اس کے کمرے میں آیا۔اسے دیکھ کر نمل سیدھی ہوئی اور کتاب بند کر دی۔

"آپ؟اپ پھر آ گئے میں نے منع کیا تھا آپ کو آنے سے۔جائیں یہاں سے آپ۔ "

نمل بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی۔لیکن ٹائیگر نے اس کا ااتھ پکڑ کر جھٹکا دیا تو وہ واپس اپنی جگہ بیٹھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پرنسس میں جب چاہوں گا یہاں آؤں گا۔مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔تم بتاؤ کیا سوچا تم نے شادی کے بارے میں جانم؟ "

ٹائیگر نے اس کے دونوں ھاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔نمل اپنے ہاتھ اس سے چھڑوانے کے چکروں میں ہلکان ہو رہی تھی۔اس کی شادی کی بات سن کر اس کی طرف دیکھا۔

"میں نے کہا تھا میں نہیں کروں گی شادی آپ سے۔اس میں سوچنے والی کیا بات ہے۔"

نمل نے خود کو مظبوط ظاہر کرتے ہوئے بولا۔ مگر اس کی آواز میں لرزش واضع تھی۔

"شادی تو مجھ سے ہی کرو گی۔چاہے مرضی سے یا مرضی کے بغیر۔کیونکہ میری جان میں جس چیز پہ نظر ڈالتا ہوں وہ میری ہو جاتی ہے۔اس لئیے تمہیں سوچنے کا کہا تھا مجھے لگا تم سمجھو گی مجھے۔لیکن خیر کوئی بات نہیں اب انجام کی زمیدار تم خود ہو گی۔"

سرد لہجے میں کہتے ہوئے اٹھا اور ساتھ اسے بھی کھڑا کیا۔ نمل کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی لہر دوڑ گئی۔

"بھول ہے آپ کی ٹائیگر۔میں کوئی چیز نہیں جسے آپ حاصل کر سکیں مجھے حاصل کرنا آسان نہیں۔میں نمل افتخار انسپیکٹر عبدلہادی افتخار کی بہن آپ جیسے گنڈے سے کبھی شادی نہیں کروں گی۔"

نمل نے اس بار سختی سے کہتے ہوئے اپنے ہاتھ چھڑوانے چاہے۔

"دیکھ لیں گے مس نمل افتخار۔تمہارا ہادی بھائی بھی تمہیں اب مجھ سے بچا نہیں سکے گا۔اگر تمہیں لگ رہا میں تمہیں کچھ نہیں کروں گا تو تم بھی غلطی پہ ہو۔میں جس سے محبت کرتا ہوں اس کے لئیے بھی اتنا ہی ظالم جتنا باقی لوگوں کے لئیے۔اب تو یہ گنڈا تمہیں بتا کر رہے گا گنڈا گردی کسے کہتے ہیں۔"

اس کی کلائی کو مروڑتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔ گرفت اتنی سخت تھی درد کی شدد سے نمل کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔اس کے آنسوں دیکھ خر ٹائیگر نے

اس کا ہاتھ چھوڑا اور چلا گیا۔ نمل گرنے کے سے انداز میں بیڈ پہ بیٹھ گئی۔ یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ اس سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ آنسوں بے اختیار اس کی آنکھوں سے بہنے لگے۔

××××××××××××××××××××××××××

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میرے پیچھے رہنا جب میں اشارہ کروں تب اندر آنا۔ بومب ڈسپوزڈ کرنے والی ٹیم کے ساتھ آنا۔ سمجھ گئے نہ۔"

صبح ارمان اور جہانزیب اس سکول کی بلڈنگ کے پاس کھڑے تھے۔ دو بومب ڈسپوزڈ کرنے والی ٹیم ان کے ساتھ تھی۔ ایک ٹیم کو ان لوگوں نے ریسکیو کے لئیے پیچھے رکھا تھا۔ ارمان سکول کے انتظامیاں سے بات کرنے کے لئیے اندر جا رہا تھا۔

وہ گیٹ تک آیا سامنے سے آتے بچے خوش باش بیگ لئیے سکول کی جانب جا رہے تھے۔ارمان ان بچوں کو دیکھ کر افسوس ہونے لگا۔اگر آج وہ اس مشین میں کامیاب نہ ہو پایا تو۔یہ چراغ بجھ جائیں گے یہ چمکتی آنکھیں۔اس سے آگے وہ نہ سوچ سکا اسے یہ کام ہر حال میں پورا کرنا تھا۔سر جھٹک کر اندر بڑھ گیا۔کچھ دیر بعد بلڈنگ خالی کرونے لگا۔بچوں کو بلڈنگ سے دور لے گئے ان کے پیرینٹس کو کال کر کے بلایا گیا۔جب تک وہ آتے بچوں کو بلڈنگ سے دور ایک پارک میں لے گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ دیر بعد ارمان نے جہانزیب کو اندر آنے کا اشارہ کیا۔جیا نزیب اپنی ٹیم کے ساتھ اندر بڑھ گیا۔پوری بلڈنگ میں وہ لوگ پھیل گئے___ایک ایک کلاس روم اسٹاف روم ہر جگہ چیک کرنے لگے___گراؤنڈ کے ایک طرف جہاں پاکستان کا پرچم پوری شان سے لہرا رہا تھا___اس کے پلر کے نیچے ہی بومب فٹ تھا___ارمان اور جہانزیب نے سب کو پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا___اور ڈسپوزڈ ٹیم اپنا کام کرنے لگے___ڈسپوزل ٹیم نے اپنا کام ختم کیا تو وہاں سب نے سکھ کا سانس لیا___سارے بومب ڈسپوزڈ کرنے

کے بعد جب وہ لوگ اسکول سے نکل رہے تھے تو اسی وقت ہوا میں گولیوں کی آواز گونجنے لگی___ چاروں اعطراف سے فائیرنگ ہونے لگی___ جہانزیب اور ارمان کی ٹیمز دیواروں کے اوٹ میں چھپ کر جوابی کاروائی کرنے لگ گئے___ دونوں طرف سے فائیرنگ جاری تھی___ ان کی بیک اپ ٹیم بھی باہر سے دشمن کے کتنے ہی لوگ گرا چکے تھے___ فائیرنگ کا سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا___ کچھ دیر بعد جب دوسری طرف سے خاموشی چھا گئی تو جہانزیب دیوار کی اوٹ سے باہر نکلا___ اسی وقت کہیں سے ایک آدمی نے اسے شوٹ کیا___ لیکن اسی وقت ارمان نے اسے دور کیا اور گولی ارمان کے بازو پہ لگی___ جہانزیب نے سامنے کھڑے شوٹر کو شوٹ کیا___ اور ارمان کی طرف بڑھا جو اپنے بازو کو پکڑ رکھا تھا___ خون بہہ رہا تھا لیکن وہ پرواہ کیئے بغیر وہاں موجود دوسری طرف کے تمام لوگوں کو مار گرایا___ جہانزیب نے اس کی طرف دیکھا اس کے چہرے پہ درد کا شبہ بھی نہیں تھا___ یا تو اسے درد نہیں ہو رہا تھا___ یا تو وہ کمال مہارت سے درد کو چھپا رہا تھا___

"آپ کا خون بہہ رہا ہے___ دیکھنے دیں مجھے"___

جہانزیب اس کی برف بڑھ کر اس کا بازو تھامتے ہوئے بولا___

"میں ٹھیک ہوں آپ ٹیم کو ریسکیو کریں___اور دیکھیں کون زخمی ہے___میں آپ کو کور دیتا ہوں ہری اپ ناؤ "___

ارمان نے سے جانے کا اشارہ کیا___ان لوگوں کی غلطی بس یہ تھی ان لوگوں نے بلٹ پروف جیکٹس نہیں پہنی ہوئی تھی___ارمان کے کہنے پہ جہانزیب آگے بڑھ گیا لیکن پلٹ کر ارمان کو دیکھا___جس نے آنکھوں سے اسے جانے کا اشارہ کیا___جہانزیب کو ناچارہ جانا پڑا___تھوری دیر بعد دوسری طرف کے تمام لوگوں کو یا تو وہ لوگ مار چکے تھے یا ان کو اپنی تحویل میں کے چکے تھے___سب باہر نکل آئے تھے بس ارمان نہیں تھا___باہر پریس کے لوگ بھی موجود تھے___جہانزیب ارمان کو ڈھونڈنے اندر کی جانب بڑھا اسی وقت سکول کے گیٹ سے ارمان نظر آنے لگا___ایک ھاتھ سے بازو

پکڑے آرہا تھا___ جہانزیب نے اس کی طرف دیکھا وہ لڑکھڑا کر چل رہا تھا___

جہانزیب نے اس کی ٹانگ کو دیکھا جہاں سے خون رس رہا تھا___ وہ فوراً اس کی طرف بڑھا اسے سہارا دینے کے لئیے ارمان نے اس منع کیا___ لیکن جہانزیب نے اس کے اشارے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اسے سہارا دیا___ پاس کھڑی وین میں اسے بٹھایا پریس والوں کو وہ لوگ پہلے ہی فارغ کر چکے تھے___ اب اسے جلدی سے ارمان کو ان کے وئیر ہاؤ لے جانا تھا___ شہیر لوگوں کو بتانے سے منع کیا تھا ارمان نے___ تو وہ بھی خاموش ہو گیا___ جہانزیب نے ارمان کو دیکھا جو خود کو حواسوں میں رکھنے کی کوشش کر رہا تھا___ جہانزیب نے اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھا تو ارمان مسکرا دیا___

جہانزیب کو اب غصہ آرہا تھا خود پہ___ نہ وہ نکلتا نہ ارمان اسے بچانے کے لئیے آتا___ ارمان اس کی حالت سمجھ رہا تھا اس لئیے اس نے اس کا ہاتھ تھپتھپایا___

"تم پریشان نہ ہو یہ دو گولیاں مجھے کچھ نہیں کر سکتی"___

ارمان نے تھکی ہوئی آواز میں کہا___ ایمبولنس اب ایک وئیر ہاؤس کے سامنے رکی___

وہ لوگ نیچے اترے ارمان اب اپنے حواس کھو رہا تھا___ جہانزیب نے اس سہارا دیا اور اندر کی طرف بڑھ گئے___ جہاں شہیر اور فصیح پہلے سے موجود تھے___

"ارمان تم ٹھیک ہو نہ___ ادھر دیکھو ارمان مجھے کیوں نہیں بتایا کسی نے___ جہانزیب مجھے بتایا کیوں نہیں؟"

شہیر ان دونوں کو آتا دیکھ ان کی طرف بڑھتے ہوئے بولا___ تو جہانزیب نے اسے اشارہ کیا کہ ارمان فلحال ہوش میں نہیں ہے___ فصیح اور جہانزیب نے ارمان کو روم میں کے جا کر لٹایا___ اور ہیڈ کوارٹر کال کر کے کسی ڈاکٹر کو بھیجنے کا کہا___ شہیر نے ساری رپورٹ دی اور ارمان کے پاس آ گیا___ اس کا خون جہانزیب وین میں ہی ایک کپڑا باندھ کر روک دیا تھا___ اور ٹانگ پہ بھی ایک کپڑا باندھ دیا تھا___ اب وہ مکمل اپنے حواس کھو چکا تھا___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جہانزیب وہاں کتنے لوگ تھے؟اور ارمان کو گولی کیسے لگی_؟مجھے کیوں نہیں بتایا تم لوگوں نے؟"

شہیر نے اس سے پھر وہی سوال کیا تو جہانزیب نے اسے ساری بات بتادی ___

"یہ میری وجہ سے ہوا ہے___نہ میں نکلتا نہ اس شوٹر کی نظر ہم پہ پڑتی سوری سر___یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے___ارمان ارمان کو گولی میری وجہ سے لگی ہے___سر آئیم سوری رئیلی ویری سوری "___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہانزیب نے اخر میں شکست خوردہ انداز میں کہا___تو شہیر نے اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھا___

"تمہاری غلطی نہیں ہے جہانزیب___ارمان ٹھیک ہو جائے گا تم فکر مت کرو___یہ

دو گولیاں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی وہ بہت ٹف زندگی گزار کر آیا ہے"___

شہیر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا___لیکن جہانزیب پھر بھی خود کو ہی قصوروار سمجھ رہا تھا___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایک اور بات سر"___

جہانزیب کچھ یاد آنے پہ بولا___

"ہاں بولو"___

شہیر اس کی طرف متوجہ ہوا___

"سر وہ وہاں پولیس بھی آگئی تھی___ انسپیکٹر عبدلہادی اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں آگیا تھا___ پریس کو بھی اس نے ہی ڈیل کیا___ انہئں اطلاع کیسے ملی سر؟"

جہانزیب نے اسے سکول کے باہر موجود پولیس کے بارے میں بتایا___ تو شہیر نے فصیح کو دیکھا___ جس نے شانے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو مجھے کیا پتہ___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چلو مسئلہ نہیں ہے___ ان کا نام آئے یا ہمارا کوئی مسئلہ نہیں بس کام مکمل ہو گیا یہی کافی ہے"___

"مجھے فخر ہے تم دونوں پہ۔ایک کا مکمل ہوا اب دعا کر نارات کو ہم کامیاب لوٹیں۔"

شہیر نے ان دونوں سے کہا اور باہر چلا گیا___ ڈاکٹر نے ارمان کا ٹریٹمنٹ شروع کر دیا تھا___ بیہوش وہ خون بہنے کی وجہ سے ہوا تھا___ ٹانگ اور بازو پہ لگی گولی نکال کر

اسٹیچز لگا دیئے تھے ___

اب شہیر اور فصیح کو رات جانا تھا___ آج رات جو ٹرک ہائے وے سے جا رہا تھا انہں ریسکیو کرنے___ اس لئیے جہانزیب کو ارمان کے ساتھ رکنے کا کہہ کر وہ دونوں چلے گئے ___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

××××××××××××××××××××××××××××××××

نمل اور فجر اپنی دوست کے گھر سے شام کے سات بجے نکلی تھیں___ اس کی دوست کا گھر اس کے گھر سے آدھے گھنٹے کی ڈرائیو پہ تھا___ وہ لوگ فجر کو اس کے گھر چھوڑ کر اب گھر کی طرف جا رہے تھے___ جب نمل کے ڈرائیور کو لگا کوئی ان کا پیچھا کر رہا ہے___ نمل کو بتائے بغیر وہ نارمل انداز میں ڈرائیو کرنے لگا___ ابھی تھوری ہی دور آئے تھے کے ایک اور گاڑی سامنے سے آتی دکھائی دی___ اس میں کچھ لوگ نقاب

پہنچے نیچے اترے ___ اور کار کی طرف آنے لگے ڈرائیور باہر نکلا اور نمل کے دروازے کے ساتھ کھڑا ہو گیا ___ لیکن ان میں سے ایک آدمی اسے دور ہٹنے کا کہا ___

"ہمیں بس لڑکی سے کام ہے ___ تم راستے میں نہ آؤ ورنہ اچھا نہیں ہو گا" ___

اس آدمی نے کہا ___ نمل اس سب میں حیران خوفزدہ سی بیٹھی تھی ___ اچانک دوسری طرف کا دروازہ کھول کر ایک آدمی نے اسے باہر نکالنا چاہا ___

" یہ کیا کر رہیں چھوڑیں مجھے ___ پلیز جانے دیں ___ چاچا بچائیں" ___

نمل کی ڈری ہوئی آواز سن کر چاچا (ڈرائیور) اس کی طرف آنے لگا لیکن ایک آدمی نے اسے پکڑ لیا ___

"بی بی جی___ چھوڑیں بی بی جی کو"___

ڈرائیور نے اس آدمی کو دھکا دیا___ اور نمل کی طرف جانے لگا___ اسی وقت دوسرے آدمی نے ڈرائیور کو شوٹ کر دیا___ فضاء میں گولی کی آواز گونجی تو نمل ساکت آنکھوں سے ڈرائیور کو دیکھا___ گولی اس کے سینے میں لگی تھی___ ڈرائیور کو دھکا دے کر وہ لوگ نمل کو گاڑی میں بٹھانے لگے ___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چھوڑیں مجھے چاچا آپ ٹھیک ہیں نہ___ چھوڑیں میرا ہاتھ چاچا پلیز مجھے بچا لیں"___

نمل مزاحمت کرنے لگی___ ایک آدمی نے کلوروفارم سے بھرا رومال اس کے منہ پہ رکھا___ نمل کی مزاحمت دم توڑ گئی___ نمل کو گاڑی میں ڈال کر وہ لوگ نکل گئے___ پیچھے ڈرائیور خون میں لت پت زمین پہ پڑا تھا ___

××××××××××××××××××××××××

ہادی اس وقت واجد کے ساتھ رات کو ہونے والی ریڈ کے بارے میں ڈسکس کر رہا تھا جب اس کا فون بجا۔ اس نے ایک نظر فون کو دیکھا گھر سے کال تھی ایک لمحہ دیر کیئے بغیر اس نے کال رسیو کی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی ماما خیریت؟"

ہادی نے کال رسیو کرتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسری طرف سے جو کہا گیا ہادی کو ہلانے کے لئیے کافی تھا۔

"ماما کیا ہو گیا آجائے گی گریا۔ آپ فجر سے بات کریں۔ میں دیکھتا ہوں مائہرہ کے

گھر کال کر کے پوچھتا ہوں۔آجائے گی نمل آپ پریشان نہ ہوں۔"

ہادی نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔لیکن وہ خود بھی ڈر گیا تھا۔ نمل نے چھ بجے کا کہا تھا اور اب آٹھ بج رہے تھے دو گھنٹے ہو گئے تھے۔اس نے ڈرائیور کو کال ملائی۔کال رسیو نہ ہوئی۔ نمل کو کال کی لیکن پھر سے کال رسیو نہ ہوئی۔مائہرا کے گھر کال کی ایک دو بیل کے بعد کال رسیو کی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہیلو مائہرا! گڑیا کہاں ہے؟"

ہادی نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

"ہادی بھائی وہ تو کب کی نکل چکی ہے۔کیا ہوا گھر نہیں پہنچی کیا؟"

مائہرا کی بات سن کر ہادی کے چہرے کی رنگت اڑی۔

"کس وقت نکلے تھے وہ لوگ؟"

ہادی کی زبان لڑکھڑائی۔واجد اس کے تعاثرات دیکھ رہا تھا۔اس کے گمان میں بھی نہیں تھا ٹائیگر کا ہاتھ ہو گا اس میں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ساڑھے پانچ بجے ہی نکلے تھے۔بھائی آپ نے ہی انہیں جلدی آنے کا کہا تھا نہ۔"

مائہرا کی بات سن کر ہادی فوراً باہر کی جانب بھاگا۔واجد بھی اس کے پیچھے گیا۔

"کیا ہوا ہادی سب خیریت؟"

واجد نے اس سے پوچھا تو وہ ویران چہرے سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"واجد چھوٹی۔ وہ وہ گھر نہیں پہنچی ابھی تک۔ اس کی۔ اس کی دوست نے بتایا وہ پانچ بجے کے نکلی ہے آٹھ بج رہے وہ گھر نہ۔ نہیں پہنچی۔"

ہادی تھکے لہجے میں بولا۔ پھر اس نے فون پہ کسی کا نمبر ڈائیل کیا۔

"ماما فجر سے پوچھا؟ چھوٹی اس کے ساتھ ہے نہ۔؟"

ہادی نے چھوٹتے ہی پوچھا۔ لیکن دوسری طرف کی بات سن کر اس کا رنگ فق ہوا۔ فون بند کرتا گاڑی کی جانب بڑھا۔ لیکن واجد نے اسے ڈرائیونگ سیٹ پہ نہیں بیٹھنے دیا۔ کیونکہ گاڑی کا دروازہ کھولتا اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ ہادی کی حالت ٹھیک نہیں

تھی اس حال میں وہ اسے ڈرائیو نہیں کرنے دے سکتا تھا۔

"تم بیٹھو میں کرتا ہوں ڈرائیو۔"

اس نے ہادی سے کہا۔ تو وہ بنا کچھ بولے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"ریلیکس ہادی کچھ نہیں ہو گا چھوٹی کو۔ وہ آ جائے گی گھر پریشان مت ہو تم۔"

واجد نے ایک ہاتھ اس کے کندھے پہ رکھ کر تسلی آمیز لہجے میں کہا۔ تو وہ سر ہلا کر رہ گیا۔ نمل کے گارڈز کا بھی کچھ پتہ نہیں تھا وہ بھی فون نہیں اٹھا رہے تھے۔

××××××××××××××××××××××××

نمل کی آنکھ کھلی تو خود کو کسی بیڈ روم میں پایا___ وہ جھٹکے سے اٹھی اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا___ ٹائیگر اندر داخل ہوا ٹائیگر کو دیکھ کر نمل اٹھی اور اس کا گریبان پکڑ لیا___

"آپ_ آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے یہاں لانے کی___ جانے دیں مجھے جو سنا تھا آپ کے بارے میں اس سے بھی زیادہ برے اور ظالم ہیں"___

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمل اس کا گریبان پکڑے چلانے لگی___ ٹائیگر نے پہلے اسے دیکھا پھر اس کے ہاتھوں کو دیکھا___ نازک ہاتھوں سے اس کا گریبان پکڑے کھڑی تھی___

"پرنسس___ میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا تھا___ لیکن میں کیا کرتا آپ نے بھی تو میری بات نہیں مانی___ میں اب تم سے دور نہیں رہ سکتا تھا جانم_ مجھے یہ کرنا پڑا اور ہاں جتنا

میرے بارے میں بتایا گیا ہے___یا جتنا تم مجھے سمجھ رہی میں اس سے بھی زیادہ ظالم ہوں سوچ ہے تمہاری"___

ٹائیگر نے اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتے ہوئے کہا___

"مجھے جانے دیں پلیز___مجھے گھر جانا ہے___بھائی___بھائی کو پتہ چلا___تو وہ چھوڑیں گے___نہیں آپ کو"___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمل نے روتے ہوئے کہا___ٹائیگر نے اس کے آنسوں اپنی انگلیوں کے پوروں سے چنے___اس کا لمس محسوس کرتے نمل کو کرنٹ لگا وہ جھٹکے سے اس سے دور ہوئی۔

"سنو پری___رونا بند کرو___تمہارے لئیے ایک خوشخبری ہے___ہمارا نکاح ہے آج شام___تم تب تک فریش ہو جاؤ میری جان"___

ٹائیگر نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا___ لیکن نکاح کا سن کر نمل نے اسے خوفزدہ نظروں سے دیکھا ___

"نہ___ نہیں آپ___ آپ ایسا نہیں کر سکتے___ میں___ میں نہیں کروں گی شادی اپ سے___ پلیز جانے دیں مجھے"___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمل بے ربط لہجے میں بول رہی تھی___ ٹائیگر نے ایک نظر اسے دیکھا پھر کمرے سے باہر چلا گیا___ باہر سے دروازہ لاک کر دیا___ پیچھے نمل بیڈ پہ گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئی___

"اللہ جی یہ کیا ہو رہا ہے___ بھائی کو بھیج دیں یہاں اللہ جی میں نہیں کر سکتی ان سے شادی"___

نمل اپنے رب سے مدد مانگنے لگی___ نمل کو یاد نہیں تھا اس نے کب اللہ سے کچھ مانگا تھا___ لیکن آج اسے مانگنا تھا___ وہ اٹھی واشروم کی طرف بڑھی___ واپس آئی تو اس کا چہرہ گیلا تھا___ وضو کر کے آئی جانماز ڈھونڈنے لگی___ اسے سامنے شیلف پہ نظر آگیا___ نماز پڑھنے کی نیت سے کھڑی ہو گئی___ لیکن یہ کیا اسے پتہ ہی نہیں تھا نماز کیسے پڑھی جاتی___ بھول گئی تھی وہ___ ایک مسلمان کے لئیے سب سے زیادہ شرمندگی کا مقام ہوتا ہے___ جب آپ کو اللہ کا کلام بھول جائے___ نماز پڑھنا نہ آتا ہو___ ڈوب مرنے کا مقام ہے مسلمان کے لئیے آپ کو یہ سب تو آنا چاہئیے___ ہم آج کل دنیا کی رنگینیوں میں اس قدر کھو گئے ہیں___ کہ ہم بھول گئے ہیں ایک زات اوپر بھی بیٹھی ہے___ جو ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہی___ جس کے کن کہنے سے چیزیں ہو جاتی ہیں___ جس کے ایک کن کی دیر ہے___

"رکھ کر تیرے کین پہ یقین مولا___

میں نے ہزاروں خواہشیں پال رکھی ہیں"___

نمل نے کوشش کی اس نے جیسے تیسے کر کے نماز پڑھی___نماز پڑھ کر اس نے دعا کے لئیے ہاتھ اٹھائے ___

"اللہ جی مجھے بچالیں پلیز___مجھے گھر جانا ہے___مجھے معاف کر دیں"___

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے دعا مانگنے کا طریقہ بھی نہیں آتا تھا___لیکن وہ رب تو رحیم ہے بندلبوں کی بولیاں بھی سن لیتا ہے___نمل اٹھی___جانماز اپنی جگہ پہ رکھا اور بیڈ پہ آگئی___اس نے کمرے پہ ایک نظر ڈالی___بلیک کلر کے وال پیپر لگے ہوئے تھے___سامنے ڈریسنگ روم تھا___جہاں وارڈروب لگے تھے___کمرے میں دیوار گیر آئینہ تھا___جس کے آگے ٹیبل پہ مختلف قسم کے مہنگے برانڈڈ پرفیومز پڑے تھے___سامنے تھیڑا سکرین ایل ای ڈی لگی تھی___اس کے ساتھ میڈیا پلیئر پڑا تھا___کنگ شائیز بیڈ پہ وہ خود

بیٹھی تھی___بیڈ کے پیروں کی طرف ایک کاؤچ پڑا تھا___ہر چیز بلیک کلر کی تھی جیسے اسے بلیک سے عشق تھا___لگتا تھا کمرے کے مالک کو بھی بلیک کلر پسند تھا___وہ ابھی بیٹھی کمرے کو دیکھ رہی تھی جب دروازہ کھلا___اور ایک سوبر سی عورت کمرے میں داخل ہوئی___ٹائیگر سے دو تین سال بڑی لگتی تھی___وہ خوبصورت نہیں تھی مگر ان میں کشش تھی___نمل انہیں دیکھتے اٹھ کھڑی ہوئی___

"مجھے یہاں سے جانا ہے پلیز مجھے جانا ہے___گھر جانے دیں مجھے___وہ ٹائیگر۔پلیز جانے دیں مجھے یہاں نہیں رہنا۔"

نمل ان کے طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

"شش میں تمہیں یہاں سے بھیج دوں گی۔میرے بھائی نے بہت غلط کیا ہے۔آپ پریشان نہ ہوں میں آپ کو یہاں سے لے جانے آئی ہوں۔"

شازینہ نے اسے بیڈ پہ بٹھاتے ہوئے کہا۔وہ خود حیران تھی شہنواز نے جب انہیں بتایا کی ٹائیگر نے نمل کو کڈنیپ کروایا ہے۔ٹائیگر نے بس کال کر کے یہ کہا تھا کہ وہ شادی کر رہا ہے لڑکی راضی ہے۔لیکن شہنواز کی بات سن کر اسے پہلی بار ٹائیگر پہ غصہ آیا تھا۔

"پلیز مجھے جانا ہے یہاں سے۔وہ کہہ رہے ہیں شادی نکاح۔ دیکھیں مجھے نہیں کرنا نکاح ان سے۔پلیز لے جائیں مجھے یہاں سے پلیز بھائی کے پاس جانا ہے مجھے۔ انہیں پتہ لگا تو وہ مار دیں گے ٹائیگر کو۔آگ لگا دیں گے وہ اس دنیا کو۔"

نمل نے روتے ہوئے کہا۔نمل کی آخری بات سن کر شازینہ کا دل کانپ اٹھا۔

"اللہ نہ کرے میں بھیج دوں گی آپ کو یہاں سے۔آپ اٹھیں ہم ابھی چلتے ہیں۔"

اس نے اسے اٹھایا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ سیڑھیاں اترتے وقت نمل نے اعطراف میں نظر دوڑائی۔ نیچے بڑا سا لاؤنج تھا جس کے ڈیکوریشن بہت نفیس طریقے سے کی گئی۔ لاؤنج کے بیچ میں صوفہ سیٹ پڑا تھا سامنے دیوار پہ دیوار گیر ٹی وی۔ ایک طرف سیڑھیاں تھی جہاں پانچ بیڈ رومز تھے۔ لاؤنج سے آگے کچن تھا ایک طرف چار بیڈ رومز تھے۔ بہت ہی شاندار طریقے سے سجا گھر کسی محل کا گماں دیتا تھا۔ وہ لوگ اب لاؤنج کے داخلی دروازے سے گزر کر باہر گئے جہاں خوبصورت سا لان تھا۔ لان کے بیچ میں کرسیاں رکھی ہوئی تھیں ایک طرف ایک چھوٹا سا دروازہ تھا۔ شازینہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے گیٹ کی طرف لے جانے لگی۔ اسی وقت ٹائیگر کی گاڑی اندر داخل ہوئی۔ نمل ڈر کر شازینہ کی طرف دیکھنے لگی۔ شازینہ نے اسے اپنے پیچھے کیا۔ ڈر تو وہ خود بھی گئی تھی۔ ٹائیگر چلتا ہوا ان کے پاس آیا۔

"آپی آپ کہاں لے جا رہی تھیں میری نمل کو؟"

ٹائیگر نے سرد لہجے میں پوچھا۔ نمل نے شازینہ کا ہاتھ سختی سے پکڑ لیا۔

"ٹائیگر جانے دو اسے۔ تم زبردستی نہیں کر سکتے کسی کے ساتھ۔"

شازینہ نے نرمی سے کہا۔ ٹائیگر آگے بڑھا اور نمل کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے لینے لگا۔

شازینہ نے اسے نمل سے دور کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ٹائیگر جانے دو اسے میری جان تم ایسے تو نہیں تھے۔"

"آپی میں ایسا ہی ہوں۔ یہ یہاں سے کہیں نہیں جائے گی۔"

ٹائیگر نے اب کی بار تیز آواز میں کہا۔ اور نمل کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گیا۔ نمل کانپنے لگی

اس کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔شازینہ پیچھے سے اسے آوازیں دینے لگی لیکن اس نے جیسے کان لپیٹے ہوئے تھے۔

"جانے دیں مجھے پلیز مجھے گھر جانا ہے۔بھائی آپ کو مار دیں گے وہ آپ کو چھوڑیں گے نہیں۔"

نمل نے اب غصے سے کہا۔لاؤنج میں پہنچ کر ٹائیگر نے اس کا ہاتھ چھوڑا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اپنے بھائی کی دھمکی مجھے مت دیا کرو۔میں نرمی سے پیش آتا ہوں تم سے کیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں پرنسس۔اس کا ناجائیز فائیدہ مت اٹھایا کرو۔"

اس کی تھوڑی پکڑی سختی سے کہہ رہا تھا۔نمل کی آنکھوں سے آنسوں بہتے جا رہے تھے۔شازینہ نے آگے بڑھ کر اسے نمل سے دور کیا۔

"کیا ہو گیا ہے؟ٹائیگر تم کب سے عورت پہ ہاتھ اٹھانے لگے؟کیا میری تربیت کا یہ صلہ دو گے تم؟مجھے یہ کیوں لگ رہا ہے میں تمہاری تربیت کرنے میں ناکام رہی۔"

ٹائیگر کے سامنے کھڑے ہو کر شازینہ نے غصے سے کہا۔ٹائیگر نے دکھ سے اپنی بہن کو دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپی آپ غلط سوچ رہی ہیں۔ایسا کچھ نہیں ہے لیکن میں اسے یہاں سے نہیں جانے دوں گا کچھ دیر میں نکاح خواں آنے والا ہے ہمارا نکاح ہے آپی۔فاخرہ فاجرہ مائی۔"

ٹائیگر نے شازینہ اور فاخرہ دونوں مخاطب کیا۔شازینہ نے کچھ بولنے کے لئیے منی کھولا لیکن ٹائیگر نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔نمل ایک طرف کھڑی روتی جا رہی تھی۔

جج جی صاب؟"

فاخرہ مائی کچن سے بھاگتی ہوئی آئیں۔

"انہیں اوپر لے جاؤ۔ چھوٹی آنے والی ہے میں نہیں چاہتا اسے اس بات کی بھنک بھی پڑے۔ شہنواز ایک گارڈ کمرے کے باہر کھڑا کر دو۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمل کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔ اور ساتھ ہی ایک گارڈ کو بھی بلایا۔

"آپی پلیز مجھے نہیں جانا گھر جانے دیں بھائی پریشان ہوں گے۔ وہ نہیں چھوڑیں۔"

نمل روتے ہوئے کہنے لگی۔ وہ وہیں کارپٹ پر گرتی بے حوش ہو گئی۔ اس کی بات میں

بیچ ہی رک گئی ٹائیگر نے پلٹ کر دیکھا تو وہ نیچے گری پڑی تھی اس کا سر ٹیبل پہ لگا تھا۔ وہ فوراً اس کی جانب بڑھا اسے باہوں میں اٹھا کر کمرے میں لے جانے لگا۔

"شہنواز ڈاکٹر کو بلاؤ فوراً۔"

شہنواز کو ہدایت دیتا اسے لئے کمرے میں آ گیا۔ اسے بیڈ پی لیٹا کر کر اس کا چیرہ تھپتھپانے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پرنسس۔ آنکھیں کھولو۔ اٹھو پرنسس ادھر دیکھو۔"

وہ اس کا چہرہ تھپتھپاتا اسے بلانے لگا۔

"ٹائیگر کیوں کر رہے ہو ایسا جانے دو اسے۔ بہت معصوم ہے یہ دیکھو کیا حالت کر دی ہے تم نے اس کی۔"

شازینہ نے نمل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ ٹائیگر نے نمل کے زخم پہ ہاتھ رکھ کر خون روکنت کی کوشش کر رہا تھا۔ نیچے گرتے ہوئے ٹیبل لگنے کی وجہ سے اسے سر میں چوٹ آئی تھی۔ خون بہنا کم ہوا تھوری دتی بعد شہنواز ڈاکٹر کو لے آیا۔ تو ٹائیگر بیڈ سے اٹھا۔ ڈاکٹر نمل کو چیک کرنے لگا شازینہ نے ٹائیگر کو دیکھا جو بے چینی سے ڈاکٹر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر اس کی نظر نمل پہ پڑی جو اس وقت کوئی معصوم بچی لگ رہی تھی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے اسے کیسے منائے نمل کو جانے دے۔ وہ کمرے سے نکل گئی اب ایک ہی شخص تھا جو اسے سمجھا سکتا تھا۔ اس نے واجد کو کال ملائی۔ رنگ جا رہی تھی

واجد جو ہادی کے ساتھ نمل کو ڈھونڈ رہا تھا۔ فون کی بپ پہ اس نے ایک نظر فون کو دیکھا۔ آپی کالنگ لکھا آ رہا تھا

"اس وقت کیوں کر رہی ہیں آپی کال یا اللہ سب خیر ہو۔"

واجد نے کال پک کی۔

"اسلام و علیکم آپی۔ خیریت؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واجد نے ایک نظر ہادی کو دیکھتے ہوئے محطاط انداز میں کہا۔

"واجد کہاں ہو؟ ٹائیگر نمل کو کڈنیپ کر کے لایا ہے تم گگر آؤ ابھی اسی وقت۔ "

شازینہ کی بات سن کر واجد کا دل کیا ٹائیگر کو شوٹ کر دے۔ اس نے ہادی کو دیکھا جو

مسلسل کوئی دعا پڑھ رہا تھا ہادی کی حالت دیکھ کر اسے نئے سرے سے ٹائیگر پہ غصہ آیا۔

"آپی آپ پریشان نہ ہوں۔ میں اس وقت ایک کام سے باہر ہوں فری ہو کر آتا ہوں۔ جب تک آپ چھوٹی کے ساتھ رہیں میں جلدی آنے کی کوشش کرتا ہوں۔ آپی میں ڈارئیو کر رہا ہوں آپ کو بعد میں کال کرتا ہوں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واجد نے شازینہ سے کہتے ہوئے کال بند کر دی۔ شازینہ نے حیرت سے فون کو دیکھا۔ جو اس کی ایک کال پہ بھاگ کر آتا تھا آج اس نے کال ہی کاٹ دی۔ شازینہ سر جھٹک کر اندر کمرے کی طرف بڑھی۔

واجد کال بند کر کے ڈرائیونگ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"واجد تم گھر چلے جاؤ۔ حدید کو کال کی ہے میں نے۔ وہ آرہا ہے تمہارے گھر سے کال آرہی ہے۔"

ہادی اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ تو واجد نے بس سر ہلایا اس کا دل کر رہا تھا اس وقت ٹائیگر کا وہ حال کرے کہ وہ خود کو بھی نہ پہچان سکے۔ اسی وقت ان کی گاڑی کے سامنے حدید کی کار رکی۔ تو واجد نے حدید کے لئیے ڈرائیونگ سیٹ چھوڑی خود حدید کی گاڑی میں روانہ ہو گیا۔ اس کا رخ اب ٹائیگر کے گھر کی طرف تھا۔ گھر پہنچ کر اس نے گاڑی کی چابی گارڈ کو دی اور اندر کی جانب بڑھا۔ جہاں وہ ڈاکٹر سے بات کر رہا تھا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سٹریس کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی۔ میں نے انجیکشن دے دی ہے تھوری دیر میں ہوش آجائے گا۔"

ڈاکٹر کہتا ہوا چلا گیا۔ تو ٹائیگر کی نظر واجد پہ پڑی جو اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا

تھا۔

"ارے واجی تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ تجھے تو اس وقت۔"

واجد نے اسے مکا مارا ٹائیگر کا جملا ادھورا رہ گیا۔اس سے پہلے وہ سنبھلتا ایک اور زوردار مکا مارا۔اسے دیوار سے لگاتے ہوئے اس کا گریبان پکڑا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیسے کر سکتا ہے تو ایسا؟ تو نے وعدہ کیا تھا تو نمل کے ساتھ غلط نہیں کریگا کچھ۔اسے کڈنیپ کروالائے ہو دماغ چل گیا ہے تیرا؟ ہادی کا پتہ نہیں تجھے وہ آگ لگا دے گا تیرے اس ولا کو اگر اسے بھنک بھی پڑی تو نے چھوٹی کو اٹھوایا ہے۔"

وہ اسے مارتا ہوا کہہ رہا تھا۔آواز پہ شازینہ بھی باہر آگئی اس نے واجد کو دیکھ کر سکھ کا سانس لیا۔ٹائیگر خود کو چھڑوایا اور اس کو گریبان سے پکڑ کر دیوار سے لگایا۔

"کیا مطلب کیسے کر سکتا ہوں۔تجھے کیا لگتا ہے میں ہادی سے اس کا ہاتھ مانگتا وہ مجھے دے دیتا۔"

واجد نے ایک گھونسا اس کے پیٹ میں مارا۔جس سے وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا۔

"اچھا ہی کرتا وہ تیری حرکت دیکھ کر میرا دل کر رہا ہے تجھے شوٹ کر دوں۔ٹائیگر تو نے کیسے اسے کڈنیپ کر لیا؟تجھے کیا لگتا ہے ہادی چھوڑ دے گا تمہیں؟تم نے دیکھا تھا نہ ان لوگوں کو مارتے وقت اس نے ایک سیکنڈ نہیں سوچا تھا۔جن لوگوں نے نمل کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی تھی۔تو کیا وہ تجھے چھوڑ دے گا۔تو تو دور ہو جا میری نظروں سے ٹائیگر ورنہ میرے ہاتھوں سے خون ہو جائے گا تیرا۔اور نمل کو بھیج ابھی اسی وقت اس کے گھر۔"

ٹائیگر کو چھوڑتے ہوئے واجد گہرے سانس لینے لگا۔

"واجد میں ایسا نہیں کر سکتا۔وہ میری ہے صرف میری۔اچھا ہوا تو آ گیا نکاح میں شریک ہو جانا۔اگر اتنا ہادی تیرا سگا ہے تو نکل جا یہاں سے۔"

ٹائیگر نے اسے دھکا دیتے ہوئے کہا۔واجد نکاح کا سن کر حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پاگل پن بند کر ٹائیگر اپنا۔دیکھ یہ غلط ہے وہ کبھی راضی نہیں ہو گی۔اور ہادی تو نے اس کی حالت نہیں دیکھی اس کی حالت ایسے تھی جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔میں نے اسے آج دوسری بار اس حال میں دیکھا ہے۔دونوں بار وجہ نمل ہی ہے۔پہلی بار اس رات جب اس نے ان لڑکوں کو مارا تھا۔اور آج تیری وجہ سے ٹائیگر بات مان میری اسے جانے دے۔"

واجد نے ایک آخری کوشش کی جسے ٹائیگر ان سنی کرتا چلا گیا۔ تو واجد کی نظر شازینہ پہ پڑی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"آپی آپ فکر نہ کریں میں سمجھاتا ہوں اسے۔"

واجد شازینہ سے کہتا ہوا چلا گیا۔ جہاں ٹائیگر شہنواز سے بات کر رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایک نکاخواں نہیں مل رہا تم لوگوں کو۔ شہنواز کچھ بھی کرو آدھے گھنٹے تک مجھے نکاح خواں چاہیئے ہے۔ سمجھ گئے نہ۔ "

ٹائیگر کی بات سن کر شہنواز چلا گیا۔ تو واجد اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"رات کے اس وقت نکاح خواں کہاں سے ملے گا؟اور میری بات مان لے یار نمل کو جانے دے ہادی کو پتہ لگا تو۔"

"ہادی ہادی ہادی۔لگ جائے اسے پتہ میں نہیں ڈرتا اس سے۔سنا تم نے اب مجھ سے یہ نہ کہنا کہ ہادی کو پتہ لگا تو یہ کر دے گا وہ کر دے گا۔اسے جو کرنا ہے کر لے میں نمل کو نہیں جانے دوں گا۔اور ہمارا نکاح آج ہی ہو گا تو نے رکنا ہے تو رک ورنہ چلا جا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واجد کی بات آدھے میں ہی تھی کہ ٹائیگر اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔ اور جانے لگا۔

"نکاح کے بعد کیا کرے گا تو؟سوچا ہے تم نے اگر تو ضدی ہے تو وہ بھی نمل افتخار ہے۔ نفرت کرے گی تجھ سے کبھی تجھے قبول نہیں کرے گی وہ۔"

واجد اس کے سامنے آتے ہوئے بولا۔اس وقت وہ لوگ لان میں کھڑے تھے۔

"تو ایسے کہہ رہا جیسے مجھے جانتا نہیں ہے۔ میں اسے خود سے محبت کرنے پہ مجبور کر دوں گا۔"

ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔ واجد کو اس کی ہنسی زہر لگ رہی تھی اس وقت۔

"میں تجھے تو جانتا ہی ہوں۔ لیکن تو بھول رہا ہے میں نمل کو بھی جانتا ہوں۔ اس لئیے کہہ رہا ہوں جانے دے اسے دیکھ میں تیرا نام نہیں آنے دوں گا اس کڈنیپنگ میں بس تو اسے جانے دے۔ ورنہ میں۔"

"ورنہ کیا؟ ہاں گرفتار کرلے گا؟ کرلے تیرے سامنے ہوں میں لے کرلے گرفتار۔"

واجد کی بات کاٹتا ہوا اپنے ہاتھ آگے کرتے ہوئے بولا۔اسی وقت دروازے سے ارحم آتا دکھائی دیا۔شاید اسے بھی شازینہ نے بلایا تھا۔

"ٹائیگر شازی کیا کہہ رہی ہے؟تم نے۔"

"خدا کا واسطہ ہے یار اب تم شروع نہ ہو جانا۔ایک تو آپی بھی نہ یار کیا کروں میں یہ سب شہنواز کی وجہ سے ہوا ہے۔آپی کا چمچہ۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارحم کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔لیکن اس کی اپنی بات ادھوری رہ گئی جب اسے نے ارحم کے پیچھے آتی نور کو دیکھا۔

"چھوٹی تم۔"

ہاں میں۔"!

"تم کب آئی؟میرا مطلب تم نے تو لیٹ آنا تھا نہ؟"

ٹائیگر کی بات پہ نور نے پہلے اسے حیرت سے دیکھا پھر واجد اور ارحم کو دیکھا کر آئیبرو اٹھاتے ہوئے اشارہ کیا۔جیسے کہہ رہی ہو انہیں کیا ہوا۔تو ان دونوں نے بس شانے اچکائے۔تو نور بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں تو ابھی ائی ہوں ماما۔کیوں کیا میں جلدی نہیں آسکتی۔؟"

"ارے نہیں نہیں گڑیا ایسا کب کہا میں نے۔اچھا آؤ اندر چلیں کھانا کھاتے ہیں۔"

ٹائیگر نور کو شانوں سے پکڑتا اندر لے گیا۔ تو واجد اور ارحم بھی سر جھٹک کر ان دونوں کے پیچھے گئے۔ صرف نور ہی اسے اس طرح بوکھلاہٹ کا شکار کر سکتی تھی۔

****

ہادی اور حدید گھر میں داخل ہوئے تو افتخار صاحب شازیہ بیگم کے ساتھ بیٹھے تھے۔ جو مسلسل روئے جا رہی تھی۔ ان دونوں کو آتا دیکھ کر شازیہ بیگم اٹھی اور ہادی کے ہاتھ پکڑ کر پوچھنے لگی۔

"ہادی نمل کہاں ہے؟ اسے ڈھونڈا تم نے۔ بولو ہادی میری بیٹی کہاں ہے؟"

وہ رونے لگی۔ تو ہادی نے انہیں اپنے ساتھ لگاتے ہوئے صوفے پہ بٹھایا خود بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"ماما چھوٹی مل جائے گی۔آپ سنبھالیں خود کو میں اسے لے کر آؤں گا آپ کے پاس۔ آپ پلیز رونا بند کریں۔"

ہادی نے ان کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔

"ہادی میری بچی۔اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔اگر کوئی نقصان پہنچا اسے تو۔"

"ماما کچھ نہیں ہو گا چھوٹی کو۔میں نے کہا نہ میں اسے ڈھونڈ کر آؤں گا۔پلیز آپ ایسا مت سوچیں اسے کچھ نہیں ہو گا۔میری چھوٹی کو کچھ نہیں ہو گا ماما۔"

ہادی ضبط کرتے ہوئے بولا۔ماما سے زیادہ خود کو تسلی دی کہ اس کی چھوٹی کو کچھ نہیں ہو گا۔اس کی آنکھیں ضبط کی شدت سے لال ہو چکی تھی۔وہ اٹھا اور اوپر چلا گیا۔اپنے

کمرے کی طرف جاتے ہوئے وہ نمل کے کمرے کے دروازے پہ رکا۔جہاں نمل کی لکھائی سے رپُنزل لکھا ہوا تھا۔ساتھ میں رپُنزل کی چھوٹی سی تصویر لگی ہوئی تھی۔یہ نمل کے ہی کام تھے۔اسے دیواروں اور دروازوں پہ لکھنے کی عادت تھی۔دیواروں پہ لکھنے سے تو ماما اسے سختی سے منع کیا کرتی تھیں۔لیکن اس نے یہ ماما سے چھپ کر لکھا تھا۔ہادی اس کے کمرے میں گیا۔سامنے دیوار پہ نمل اور اس کی بڑی سی تصویر لگی ہوئی تھی۔بلکل بیڈ کے سامنے۔نمل کا کہنا تھا وہ رات کو سونے سے پہلے اور اٹھنے کے بعد اس تصویر کو دیکھنا چاہتی ہے۔جس کی وجہ سے اس نے یہ تصویر یہاں لگوائی تھی۔تصویر میں نمل کے ہاتھ میں آئیسکریم تھی تھوری اس کے ناک پہ بھی لگی ہوئی تھی جس سے وہ انجان تھی۔ہادی موقع کے فائیدہ اٹھاتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر سیلفی لی ہوئی تھی۔ہادی نم آنکھوں سے مسکرایا۔اسے یاد آیا اس تصویر کو دیکھ کر وہ کتنا چڑی تھی۔لیکن کیونکہ نمل اس میں پیاری لگ رہی تھی اسی لئیے نمل نے اسے اپنے روم میں لگوا دیا۔ہادی بیڈ پہ بیٹھ گیا اور سائیڈ ٹیبل سے ایک تصویر اٹھائی۔اس میں بھی وہ دونوں تھے ان کے گھر کی لان کی تصویر تھی ہادی پولیس یونیفارم پہنے نمل کے پیچھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔لان کے جھولے پہ بیٹھی نمل بھی مسکرا رہی تھی ہادی کے ہاتھ اس کی آنکھوں پہ تھے۔اسے یاد آیا یہ کچھ ماہ پہلے کی تصویر تھی۔جب ہادی کا یہاں ٹرانسفر ہوا

تھا گھر آتے ہی وہ نمل کو لان میں بیٹھا دیکھ کر وہیں آ گیا تھا۔اور اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ دیئے تھے لیکن نمل اسے پہچان گئی تھی۔یہ تصویر حدید نے لی تھی۔نمل کے کمرے میں تقریباً ساری تصویریں ہی ان دونوں کی لگی ہوئی تھی۔ہادی تصویر ٹیبل پہ رکھنے لگا جب اس کی نظر ایک پیپر پہ پڑی۔ہادی نے ہاتھ بڑھا کر پیپر اٹھایا اور کھولا۔

"آئیم سو سوری آپ میں سے جو بھی یہ خط پڑھ رہا ہے سب سے پہلے میں معافی مانگتی ہوں۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ماما بابا بھائی۔مجھے پتہ ہے میرے اس قدم سے آپ سب کو تکلیف پہنچے گی۔بھائی سب سے زیادہ آپ ہرٹ ہوں گے میں جانتی ہوں۔پر میں یہ قدم اٹھانے پہ مجبور ہو گئی ہوں۔بھائی مجھے یہاں نہیں رہنا اس سب سے میں تنگ آ گئی ہوں۔آپ سب مجھے کہیں جانے نہیں دیتے کچھ بھی نہیں کرنے دیتے۔نمل یہ نہ کرو نمل وہ نہ کرو، نمل یہ نہ کھاؤ نمل وہ نہ کھاؤ، نمل یہاں نہیں جانا نمل وہاں نہیں جانا، باہر جاتے وقت گارڈز کی ایک فوج میرے ساتھ بھیج دیتے ہیں۔میں تنگ آ گئی ہوں مجھ سے یہ سب

نہیں ہوتا گھٹن ہوتی ہے مجھے۔ یہ میری زندگی مجھے جینے دیں اپنی مرضی سے۔میں جارہی ہوں بھائی اس قید خانے سے دور بہت دور۔جہاں نہ کوئی روک ٹوک ہوگی نہ ہی گارڈز کا جھنجھٹ۔ہو سکے تو مجھے معاف کر دیں۔مجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت کرنا بھائی۔جب آپ کو یہ خط ملے گا تب تک میں بہت دور جا چکی ہوں گی۔میں آپ سب کو بہت یاد کروں گی بھائی آپ کو سب سے زیادہ یاد کروں گی۔مجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت کیجئیے گا۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" اللہ حافظ اپنا خیال رکھئیے گا سب۔۔"

"آپ سب کی نمل۔"

ہادی پھٹی آنکھوں سے خط پڑھ رہا تھا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا یہ سب اس کی چھوٹی نے لکھا ہے۔وہ اتنا تو جانتا تھا اسے گارڈز کا ساتھ جانا نہیں پسند لیکن یہ سب۔ہادی اور ماما بابا

نے کبھی اس پہ سختی نہیں کی تھی۔ہاں روک ٹوک کرتے تھے پر وہ اس کی بھلائی کے لئیے لیکن ہادی کو نہیں تھا پتہ وہ اس سب سے اتنا تنگ آچکی تھی۔ گھٹن محسوس ہوتی تھی اسے اس سب سے۔ہادی کو لگا جیسے اس نے کچھ غلط پڑھا ہے۔اس نے وہ خط دوبارہ پڑھا پھر پڑھا بار بار پڑھا لیکن ہر بار وہی سب تھا۔کوئی غلطی نہیں ہوئی تھی اس سے۔ اس کی نمل اس کی چھوٹی اس سے تنگ آکر چلی گئی تھی۔وہ اٹھا کمرے سے باہر آیا لاؤنج میں اب صرف اس کے ماما بابا بیٹھے تھے۔حدید شاید چلا گیا تھا وہ آگے بڑھا ماما اسے دیکھ کر سیدھی ہوئی بابا بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے۔وہ ان دونوں کے سامنے گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا۔ایک آنسوں اس کی آنکھ سے نکل کر گال پہ پھسلا پھر باقی آنسوں بھی بند توڑتے بہنے لگے۔ماما نے اس اپنے ساتھ لگایا ہادی نے اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا۔

"بابا کیا میں نے کبھی چھوٹی پہ بلاوجہ سختی کی تھی؟"

ہادی کی بات پہ افتخار صاحب نے اسے دیکھا۔

"نہیں ہادی کیا ہوا ہے بیٹا؟"

افتخار صاحب نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کبھی میں نے اسے کسی چیز کے لئیے منع کیا ہے؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی پھر بولا۔ شازیہ بیگم نے بھی اسے حیرت سے دیکھا۔

"نہ۔ نہیں بچے۔ ہوا کیا ہے؟"

افتخار صاحب کی بات پہ وہ سیدھا ہوا۔ آنسوؤں سے اس کا چہرہ بھیگ چکا تھا۔

"کبھی ہم نے اسے ڈانٹا؟ کبھی میں نے کہیں جانے سے منع کیا؟ کبھی بابا کبھی اس سے اونچی آواز میں بات کی میں نے؟"

وہ ایک بار پھر بولا۔خط اس کے ہاتھ میں ہی تھا ماما بابا کی نظر ابھی تک اس پہ نہیں گئی تھی۔وہ اپنے بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔جو اس وقت کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح لگ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہادی میرے بچے ہوا کیا ہے؟ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو میری جان تم؟"

افتخار صاحب کی بات سن کر ہادی نے ان کے آگے وہ خط کیا۔انہوں نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا۔

"بابا پڑھیں سے اسے لگتا ہے ہم اس پہ سختی کرتے ہیں۔اس کا بابا اس کا دم گھٹتا تھا یہاں۔بابا میری چھوٹی کو میرا پیار ہمارا پیار یہ گھر قید لگتا تھا۔وہ چلی گئی بابا وہ خود گئی ہے اس نے اس نے خود کہا ہے اسے ڈھونڈنے کی کوشش نہ کریں۔بابا مجھے لگتا تھا یہ سب میں اس کی حفاظت کے لئیے کر رہا ہوں اور وہ سمجھتی ہے اس لئیے میں یہ سب کرتا تھا۔پر مجھے نہیں تھا پتہ بابا اسے اس سب سے گھٹن محسوس ہوتی ہے۔اور وہ چلی گئی بابا مجھے آپ کو ماما کو چھوڑ کر چلی گئی۔بابا ایک بار وہ آجائے میں میں اسے نہیں کہوں گا کچھ بھی کہیں جانے سے منع نہیں کروں گا بس وہ آجائے بابا۔ "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی کی بات سن کر افتخار صاحب نے خط پڑھا۔انہوں نے حیرت سے ہادی کو دیکھا۔جو اب اپنے انسوں صاف کر رہا تھا۔شازیہ بیگم نے ان کے ہاتھ سے خط لیا ان کی حالت بھی ان دونوں سے مختلف نہ تھی۔

"ہادی میری جان اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے۔تم یہ سب اس کی حفاظت کے لئیے کر رہے تھے۔اس نے غلط مطلب لے لیا وہ جانا چاہتی تھی اور چلی گئی۔کوئی بات

نہیں ہے میرے بچے آج کے بعد اس گھر میں اس کا کوئی نام نہیں لے گا۔"

شازیہ بیگم نے خود کو مظبوط ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ تو ہادی اور افتخار صاحب نے انہیں دیکھا۔ لیکن خاموش رہے دونوں میں سے کسی کو بھی سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کہیں کسی کو۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

"ٹائیگر اب کیا کرو گے تم؟ نور کے سامنے نکاح کرو گے؟"

اس وقت وہ سب ٹائیگر کے اسٹڈی روم میں تھے سوائے نور کے۔ اس کے اسٹڈی کا تھیم گرے تھا۔ روم کے دونوں طرف دیوار گیر ریکس لگے تھے جس میں اس کی کتابیں رکھی تھی۔ روم کے وسط میں ٹیبل پڑی تھی جس کے گرد وہ لوگ بیٹھے تھے۔

ٹیبل کے پیچھے ایک اور ریک تھا جس میں اس کی فائیلز پڑی تھیں۔ ٹیبل پہ اس کے ریڈنگ گلاسز ٹیبل لیمپ کچھ کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔ سامنے ایک دیوار پہ لاکر لگا ہوا تھا۔ گلاس ڈور تھا اور دوسری طرف بڑی سی گلاس ونڈو تھی۔

"آپی آپ کو میں پاگل لگتا ہوں۔ اس بپھری شیرنی کو نور کے سامنے لاؤں گا۔ "

ٹائیگر نے فون رکھتے ہوئے کہا۔ واجد اور ارحم نے ہنکارہ بھرا۔

"تو؟"

واجد نے ایک آئیبرو اٹھا کر پوچھا۔

"تو یہ کی نکاح صبح ہو گا۔ چھوٹی کل صبح شہنواز کے ساتھ یونیورسٹی جائے گی انٹری ٹیسٹ کے صلصلے میں تب نکاح ہو گا۔"

ٹائیگر نے ان تینوں کو باری باری دیکھتے ہوئے کہا۔ تینوں کے چہروں سے پتہ لگ رہا تھا۔ ان کا دل کر رہا تھا ٹائیگر کو شوٹ کر دیں۔ اوپر سے اس کی مسکراہٹ اس وقت تینوں کو ہی زہر لگ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں اور صبح تک اس کا بھائی اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے تجھ تک پہنچ جائے گا۔ پھر کیا کرو گے؟"

ارحم نے خود پہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔ تو ٹائیگر مسکرایا اس کی مسکراہٹ میں کچھ تھا جو تینوں کو اس کی طرف دیکھنے پہ مجبور کر گیا۔

"اس کی فکر نہ کرو وہ مجھ تک نہیں پہنچے گا۔اب تک تو اس نے خط بھی پڑھ لیا ہو گا۔"

ٹائیگر کی بات سن کر تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر اسے دیکھا۔

"خط؟ کون سا خط؟ ایک ہی بار میں بتا دے ساری بات ورنہ میرے ریوالور میں جتنی گولیاں ہیں تیری اندر اتار دوں گا۔اور مجھے یقین ہے آپی اور ارحم بھی خوشی خوشی یہ کرنے دیں گے مجھے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واجد نے اپنی جیب سے گن نکالتے ہوئے کہا۔تو ٹائیگر نے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔اور ان سب کو بتانے لگا

جب وہ نمل کے کمرے میں گیا تھا اس رات اس نے اسی رات وہ خط اس کے سائیڈ ٹیبل پہ رکھ دیا تھا۔اسے یقین تھا نمل کبھی اس سے شادی کے لئیے راضی نہ ہوتی۔اس لئیے اس نے یہ کیا تھا۔اس کی بات جیسے جیسے وہ سن رہے تھے ویسے ان کے تعاثرات

بدل رہے تھے۔

"تو! کیا کروں میں تیرا یار؟"

"ٹائیگر تم ایسے کیسے کر سکتے ہو؟"

"تم کب سے یہ سب کرنے لگے ٹائیگر اس کو کڈنیپ کر لیا کافی نہیں تھا۔اس کے گھر والوں کو اس سے بد ظن کیوں کیا؟"

واجدار حم شازینہ تینوں ائک ساتھ بولے۔ٹائیگر نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ لئیے۔

"دیکھ ٹائیگر اس چھوڑ آتے ہیں۔اور مجھے یقین ہے تیری اصلیت پتہ چلنے کے بعد ہادی

تیری شادی نمل سے کروادے گا۔یہ سب نہ کر میرے یارمان جابات میں بات کروں گا ہادی سے اسے تمہاری اصلیت پتہ چلے گی تو اسے کوئی مصلہ نہیں ہو گا۔"

واجد نے ایک بار پھر سے کہا۔ٹائیگر کے تعاثرات بدلے وہ اٹھا اور واجد کے سامنے آیا۔

"میری اصلیت ابھی کسی پتہ نہیں لگنی چاہیئے سمجھے۔اگر میرا اصل کسی کو پتہ لگا تو واجد تجھے میں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔مجھے یہ سوچنے پہ مجبور نہ کرو تم تینوں کہ میں نے یہ راز بتا کر غلطی کی ہے۔میں دنیا کے لیئے ٹائیگر تھا ٹائیگر ہوں اور مجھے ٹائیگر رہنے دو کم از کم تب تک جب تک میں اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جاؤں۔تب تک دنیا والے بے شک مجھے برا سمجھتے رہیں۔"

i don't give a damn about them i don't care and it doesn't even really matter what they

talk/think about me, for me they are nothing..

got it

آخری بات کہتا وہ چلا گیا۔ پیچھے ان تینوں کو چھوڑ کر۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔ جہاں اس نے نمل کو رکھا تھا۔ نمل ابھی تک بے ہوش تھی۔ اس کے چہرے پہ آنسوؤں کے نشان تھے۔ ٹائیگر پاس رکھی چیئر پہ بیٹھ گیا۔ ایک ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھا اور ایک ہاتھ اس کے بالوں میں چلانے لگا۔ اسے نمل کو اس حال میں دیکھ کر برا بھی لگ رہا تھا۔ لیکن اسے پتہ تھا اگر وہ ہادی کے پاس جاتا تو ہادی اسے انکار کر دیتا اور ٹائیگر انتقام کی آگ میں وہ جنگ شروع کر دیتا جسے وہ خود بھی ختم نہیں کر سکتا۔ اس لئیے اس نے نمل کو کڈنیپ کروایا۔ واجد لاکھ کہے اس کی حقیقت

کے بعد ہادی انکار نہ کرتا رشتے سے لیکن ٹائیگر جانتا تھا ہادی تب بھی انکار ہی کر دیتا۔ اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا نمل کو کڈنیپ کرنے کے علاوہ۔

"پرنسس مجھے معاف کر دو۔ میں نہیں چاہتا تھا ایسا ہوا گر تم مان جاتی تو میں تمہیں اس طرح کبھی نہ اٹھا کر لاتا۔ میرے پاس کوئی راستہ نہیں تھا جانم۔"

ٹائیگر نمل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ جو اس وقت دنیا مافیا سے بے خبر تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میری جان جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ تم۔ کل نکاح ہے ہمارا اور مجھے یقین ہے تم بہت جلد مجھ سے محبت کرنے لگو گی۔"

وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا ہوا بول رہا تھا۔ جیسے نمل سن رہی تھی اسے۔

"میں تمہیں اتنی خوشیاں دوں گا کہ تم ہر بات بھول جاؤ گی۔ تمہارا اتنا خیال رکھوں گا کہ ہادی کا خیال بھی تمہارے ذہن میں نہیں آئے گا۔"

وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ جیسے اس کے چہرے کا ایک ایک نقش حفظ کرنا چاہتا ہے۔ اس کے ناک میں پہنی لونگ اس کے ہونٹ کے قریب تل۔ سب سے پہلے ٹائیگر کو اس تل نے ہی اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔ اس کی خواہش تھی اس تل کو قریب سے دیکھنے کی اسے چھونے کی۔ آج وہ اس کے قریب تھی اتنے قریب کے اس کی کالربون (beauty bone) کے اوپر موجود تل بھی آج اسے نظر آ گیا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے جانم مجھے سب سے پہلے تمہارے اس تل نے پاگل بنایا تھا۔ پھر تمہاری نوزر نگ نے پھر تمہاری ہنسی نے پھر تمہاری معصومیت نے۔ میں تم سے عشق کرتا ہوں جانم عشق۔ اور کل تم ہمیشہ کے لئیے میری ہو جاو گی۔ ایک بار تم میرے نکاح میں آ جاو پھر دنیا کی کوئی طاقت مجھے تم سے الگ نہیں کر سکے گی۔ تمہارا بھائی بھی نہیں۔"

ٹائیگر اس کے چہرے سے چند اوارہ لٹیں ہٹاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ نمل اس کے لمس سے کسمسائی اس کی پیشانی پہ بل آنے لگے۔ ٹائیگر فوراً اس سے دور ہٹا کہ اس کی نیند خراب نہ ہو۔ لیکن نمل اٹھ چکی تھی ٹائیگر کو اپنے سامنے بیٹھا دیکھ کر ڈر کر پیچھے ہوئی۔ اتنی تیزی سے پیچھے ہوئی کہ بیڈ کراؤن سے اس کا سر ٹکرا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آرام سے پرنسس چوٹ لگ جائے گی تمہیں۔"

ٹائیگر نے چیئر پہ سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے جانے دیں پلیز۔ مجھے گھر جانا ہے بھائی کے پاس جانا ہے۔ میں کسی کو نہیں بتاؤں گی آپ کے بارے میں۔ پلیز۔ پلیز مجھے۔ مجھے جانے دیں۔"

نمل رونے لگی اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہنے لگی۔اسی پل کمرے میں شازینہ داخل ہوئی اور نمل کے پاس آئی۔

"شش چپ ہو جاؤ بچے۔ٹائیگر تم جاؤ یہاں سے۔اپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو کچھ نہیں کرے گا یہ۔ٹائیگر جاؤ یہاں سے ابھی اسی وقت۔"

شازینہ نے نمل کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔ٹائیگر شازینہ کے کہنے پہ نمل پہ ایک نظر ڈالتا کمرے سے چلا گیا۔تو شازینہ نمل کو چپ کرانے لگی۔جو خود میں سمٹ کر بیٹھی رو رہی تھی۔

"آپ پلیز آپ مجھے یہاں سے لے جائیں۔مجھے بھائی کے پاس جانا ہے۔ہادی بھائی مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے۔مجھے ماما بابا کے پاس جانا ہے۔پلیز مجھے گھر جانے دیں۔"

نمل نے شازینہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ تو شازینہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔ اور اس کی پیٹھ تھپکنے لگی۔ اسے ٹائیگر پہ شدید غصہ آرہا تھا۔

"نمل مجھے معاف کر دو بچے میں تمہارے لئیے کچھ نہ کر سکی۔ میرا بھائی دل کا برا نہیں ہے۔ وہ بہت اچھا ہے نمل حالات نے اسے ایسا بنا دیا ہے۔ نمل وہ بلکل اکیلا ہو گیا ہے اسے اس وقت کسی کے سہارے کی ضرورت ہے۔ تمہیں پتہ ہے جب سے اس نے تمہیں دیکھا ہے وہ بہت خوش رہنے لگا ہے۔ اس کی آنکھوں کی چمک واپس آگئی ہے وہ تم سے واقعی محبت کرتا ہے نمل۔ تم سے پہلے وہ بلکل نہیں ہنستا تھا بلکل کم مسکراتا تھا جب مسکراتا تھا تو اس کی مسکراہٹ کھوکھلی لگتی تھی ہر وقت غصے میں رہتا تھا۔ اس کے انداز سے کئی بار میں سوچ میں پڑ جاتی تھی کہ میرا بھائی کب ٹھیک ہو گا۔ میں نے بہت بار کہا اس سے شادی کر لو وہ کہتا تھا اس سے کون کرے گا شادی۔ لیکن ایک دن وہ خود آیا جب اس نے تمہیں دیکھا تھا۔ کہنے لگا آپی کیا کوئی اتنا خوبصورت اور معصوم ایک ہی وقت میں کیسے ہو سکتا ہے۔ میں سمجھ گئی اس نے آج کسی بہت خوبصورت لڑکی کو دیکھا ہو گا۔ میرا بھائی کبھی دل پھینک نہیں تھا۔ وہ لڑکیوں سے دور بھاگنے والا گرلز ایلرجک

مرد تھا۔اس دن میں نے اس سے کہا شادی کر لو تو وہ ہنسا ورنہ ہر بار غصہ کر جاتا تھا۔ میں نے کہا مجھے نام اور ایڈریس بتاؤ میں رشتہ لے خر جاؤں گی۔ تو کہنے لگا آپی مجھ جیسے گنڈے کے لیئے وہ لڑکی نہیں بنی۔اپی وہ بہت معصوم ہے میں اس کے قابل نہیں۔ جس دن تمہیں گولیاں لگی تھی نمل اس رات ٹائیگر کو ایک پل کے لیئے بھی سکون نہیں آیا تھا۔وہ ہسپتال آیا تھا مگر وہاں تمہارا بھائی موجود تھا۔یاد ہیں وہ لوگ جن لوگوں نے تمہیں بچایا تھا وہ ٹائیگر کے گارڈز تھے۔اس نے تمہاری سکیورٹی کے لیئے رکھوائے تھے۔وہ تمہیں گرم ہوا تک نہیں لگنے دینا چاہتا تھا۔بلکہ وہ تو کبھی کسی لڑکی کے ساتھ کچھ برا نہ کرتا تھا۔تم جانتی ہو ٹائیگر جیسا ہے بہت سی لڑکیوں نے اس سے تعلق بنانے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر ہمیشہ ان سے دور بھاگتا تھا۔وہ گرلز ایلرجک تھا۔ماما کے بعد میں نے اسے پالا ہے میں نے اسے سب سے پہلے ایک بات سکھائی تھی۔ٹائیگر کچھ بھی ہو جائے ہمیشہ عورتوں کی عزت کرنا اور وہ کرتا بھی تھا۔چاہے وہ جتنا بھی برا کیوں نہ ہو دنیا اسے گنڈہ سمجھتی ہے۔پر تم جس سے بھی پوچھو وہ تمہیں اس بات کی گارنٹی دے گا کہ ٹائیگر نے کبھی کسی عورت کو بری نظر سے نہیں دیکھا۔پھر پتہ نہیں اسے کیا ہوا اس نے تمہیں کڈنیپ کروایا۔شاید میں ہی اس کی تربیت کرنے میں ناکام رہی جو وہ اس طرح بن گیا ہے۔مجھے معاف کر دو نمل میرا بھائی ایسا نہیں تھا۔میں اس کی تربیت

ٹھیک سے نہ کر پائی۔اسے وقت دو نمل اسے اس وقت صرف اور صرف تم ہی سنبھال سکتی ہو۔میرے بھائی کو ایک موقع دو تم ہی اسے اس عذاب سے نکال سکتی ہو۔چاہے تم مجھے خود غرض سمجھو یا کچھ۔لیکن نمل یہ ایک مجبور بہن کی التجا سمجھو۔میں صرف اس کی بہن نہیں ہوں ماں بھی ہوں۔ایک ماں کی التجا ہے نمل اسے ایک موقع دو وہ تمہیں ویسے بھی جانے نہیں دے گا اسے میں جانتی ہوں۔تم خود ہی سمجھوتہ کر لو۔ ٹائیگر کے لئیے نہ صحیح میرے لئیے پلیز۔"

NEW ERA MAGAZINE .com

شازینہ نمل کا چہرا دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کہہ رہی تھی۔نمل حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ کن حالات کی بات کر رہی تھیں اور نمل وہ اسے کیسے بدل سکتی تھی۔ جب شازینہ اسے بدلنے میں ناکام رہی۔

"کون سے حالات؟کیوں ہوئے ٹائیگر ایسے؟آپی میں، میں کیسے ان کو بدل سکتی؟ جب، جب آپ کچھ نہ کر سکی؟"

نمل نے شازینہ کو الجھ کر دیکھا۔

"ابھی نہیں نمل۔ابھی میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی ٹائیگر تمہیں خود بتائے گا وقت آنے پہ۔اس کے دل میں جو ہے اسے صرف تم نکال سکتی ہو۔پانچ سال نمل میرا بھائی پانچ سال سے اس عذاب میں ہے۔وہ کسی سے کچھ نہیں کہتا نہ مجھ سے نہ ارحم سے ہر بات اپنے دل میں دفن کر دی ہے اس نے۔جو اسے اندر ہی اندر دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔لیکن میں جانتی ہوں تم اسے اس عذاب سے نکال سکتی ہو۔وہ اپنے دل کا غبار تمہارے سامنے ضرور نکالے گا۔نمل تم میری مدد کرو گی؟اسے بدلنے میں،اسے سنبھالو نمل۔پھر تم بے شک اسے چھوڑ کر چلی جانا۔میں تمہارا ساتھ دوں گی تمہارا جو فیصلہ ہو گا اس میں۔لیکن ابھی کے لئیے اس کے ساتھ رہو پلیز۔میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔ایسا سمجھو بیٹے کی محبت کے آگے مجبور ماں تم سے سوال کر رہی ہے۔مجھے تم پہ یقین ہے جو کام میں ارحم واجی چھوٹی نہ کر سکے تم ضرور کرو گی۔کیونکہ وہ تمہارے لئیے خود کو ضرور بدلے گا۔بولو نمل دو گی ساتھ میرا؟"

شازینہ نے نمل سے پھر التجا کی۔اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے۔ نمل کو کچھ سمجھ نہیں آیا کیا کہے لیکن پھر اس نے شازینہ کے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھا اس کے چہرے سے لگ رہا تھا واقعی وہ ایک بے بس ماں ہے جو اپنے بیٹے کی محبت کے آگے مجبور ہے۔

"ٹھیک ہے آپی میں کوشش کروں گی۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتہ نہیں کیسے نمل نے شازینہ کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔جب کہ اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ تو شازینہ نے اسے گلے لگایا۔

"شکریہ بچے۔تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی میں۔"

نمل مسکرائی اور اس سے دور ہوئی۔

****

"بس دعا کرو آج اس کا کوئی خاص آدمی ہاتھ لگ جائے۔ قسم خدا کی اس تک پہنچنا آسان ہو جائے گا پھر۔"

شہیر فصیح اور جہانزیب اس وقت اس جگہ موجود تھے جہاں سے وہ ٹرک گزرنا تھا۔ ارمان نے بہت کہا اسے آنے دیں لیکن اس کی حالت کو دیکھ کر شہیر نے اسے نہیں آنے دیا۔ جہاں تک انہیں افارمیشن ملی تھی اس ٹرک میں الیگل اصلحہ اور ڈرگز وغیرہ موجود ہوں گی اور شک تھا کہ کچھ لڑکیوں کو بھی بھیجا جارہا ہے۔ وہاں سے پھر ان لڑکیوں کو سری لنکا بھیجا جائے گا۔ انسانی سمگلنگ یہاں صرف ایک ہی شخص کرتا تھا۔ بلیک سٹار اور ان لوگوں کو شک تھا یہ ٹرک بھی بلیک سٹار کا ہی ہے۔ اور اس شہر میں اس کا ایک اہم بندہ ہاشم ہے۔ جس کی مدد سے آج یہ ٹرک اس راستے سے جارہا تھا۔

"انشااللہ ہم کامیاب ہوں گے۔"

"انشااللہ۔"

فصیح اور جہانزیب ایک ساتھ بولے۔ اسی وقت ایک وین دور سے آتا دکھائی دیا۔ تو وہ لوگ الرٹ ہوئے تینوں نے اپنے منہ ڈھانپ لیئے۔ جیسے ہی وہ ٹرک قریب آیا تو شہیر نے جہانزیب کو اشارہ کیا۔ جہانزیب نے اشارہ پاتے ہی فائر کیا اور دوسری طرف سے فصیح نے فائیر کیا۔ وین کے ٹائیرز پہ فائیر کیئے گئے تھے جس وجہ سے وین جھٹکے سے رک گیا۔ شہیر ڈرائیور کی سیٹ کی طرف آیا اور اس پہ گن تان کر اسے نیچے اترنے کا اشارہ کیا۔ ڈرائیور جھک کر کچھ اٹھا رہا تھا جب شہیر نے اس کے ہاتھ پہ شوٹ کیا۔ دوسری طرف سے گاڑی رکنے پہ دو لوگ باہر آئے جنہیں فصیح اور جہانزیب اپنے قابو میں کر چکے تھے۔ شہیر نے ڈرائیور کو بھی ان کے حوالے کیا۔ اور گاڑی کا دروازہ

کھولا جہاں کچھ کم سن لڑکیاں اور کچھ کی عمر بیس بائیس سال کے لگ بھگ تھی موجود تھیں۔دروازہ کھلنے پہ ڈر کر ایک دوسرے کے قریب ہوئی۔ڈر گزاور گنزاور دیگر اصلحہ شہیر نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو وہ سب آگے بڑھے ایک گاڑی ان لوگوں کے سامنے رکی جوان لوگوں کی ہی تھی۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔آپ لوگ محفوظ ہیں پلیز گاڑی سے اتریں اور ہمارے ساتھ آئیں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر نے ان لڑکیوں سے کہا۔جن کے چہرے پہ خوف پھیل گیا۔شہیر سمجھ گیا یہ ان پہ بھی بھروسہ نہیں کر رہی۔

"دیکھیں ہم آپ لوگوں کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ہم لوگ پاک آرمی سے ہیں یہ دیکھ لیں۔پلیز جلدی سے گاڑی میں بیٹھیں۔"

شہیر گہری سانس بھرتا ہوا بولا۔تو لڑکیوں کے چہروں پہ سکون آیا۔یہ عزتوں کے لٹیرے نہیں تھے۔یہ تو ان کے محافظ ہیں اس ملک کے محافظ۔ہیں۔

اسی وقت گاڑی کا دروازہ کھلا جہاں سے ارمان نکلا۔ایک بازو بینڈ یج میں قید تھا۔اور ایک ٹانگ پہ بھی بینڈ یج تھا۔اس کو دیکھ کر جہانزیب فصیح اور شہیر صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گئے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمہیں منع کیا تھا ہم نے۔"

فصیح نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تو اس نے بس شانے اچکائے۔

"چلیں آپ لوگ اس طرف آئیں۔"

ارمان نے گاڑی کے دونوں دروازے کھول دیئے۔سب لڑکیاں آہستہ آہستہ گاڑی میں بیٹھتی گئیں۔ایک آخری لڑکی جب گاڑی سے نکلی جو بیس سال کی لگتی تھی تو ارمان چونکا۔

"چھوٹی۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان کے منہ سے بے اختیار نکلا۔اس لڑکی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔شہیر نے بھی اسے دیکھا فصیح اور جہانزیب ڈر گزاور اصلحہ دوسری گاڑی میں ڈال رہے تھے تو ان کا دھیان نہ تھا۔شہیر نے لڑکی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔شہیر نے ارمان کے کاندھے پہ ہاتھ رکھا تو اس نے شہیر کو دیکھا۔

"بھائی وہ چھوٹی۔میری چھوٹی ہے مجھے لگ رہا ہے وہ میری گڑیا ہے۔"

ارمان نے شہیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اس کی آواز بھیگی ہوئی تھی۔

"ہم صبح دیکھ لیں گے ابھی چلتے ہیں۔"

شہیر نے اس سے کہا ابھی وہ لوگ بیٹھ رہے تھے کے فضا میں گولیوں کی آواز گونجی۔ وی دونوں جلدی سے گاڑی میں بیٹھے اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔جہانزیب اور فصیح باقی لوگوں کے ساتھ جا چکے تھے۔وہ لوگ بھی نکل آئے شہیر ان لوگوں کی فائیرنگ کا جواب دے رہا تھا جب کہ ارمان ڈرائیو کر رہا تھا۔

آج ان کا نکاح تھا ٹائیگر کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا۔اس کے بس میں ہوتا تو وہ پوری دنیا کو چیخ چیخ کر بتاتا۔اسے اس بات سے فرق نہیں پڑ رہا تھا کہ نمل خوش نہیں ہے۔کیونکہ

اسے یقین تھا خود پہ وہ نمل کو خود سے محبت کرنے پہ مجبور کر دے گا وہ اسے اتنا خوش رکھے گا کہ نمل کو اس سے محبت ہو جائے گی۔

دوسری طرف نمل کا دل چاہ رہا تھا ہر چیز کو آگ لگا دے۔ صبح جب اس کے کمرے میں ملازمہ اس کے نکاح کا جوڑا رکھ گئی تھی تب سے نمل کا رو رو کر برا حال تھا۔ رات اس نے شازینہ سے کہا تو تھا لیکن اب اسے پھر سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔ اس کو اس کا بھائی اس کے ماما بابا یاد آ رہے تھے۔ نمل سوچ چکی تھی وہ ٹائیگر سے بدلہ لے گی اسے تکلیف دے گی جتنی اسنے اسے دی ہے اس سے زیادہ۔ یہ سب وہ کیسے کرے گی اسے پتہ نہیں تھا لیکن اسے اتنا پتہ تھا وہ یہ ضرور کرے گی۔ وہ اٹھی اور کمرے سے باہر آئی جہاں دو گارڈز کھڑے تھے۔ وہ ان دونوں کو نظر انداز کرتی کمرے سے باہر نکلی۔ اس سے پہلے وہ لوگ اسے روکتے ٹائیگر جو اپنے کمرے سے نکل رہا تھا اس نے ہاتھ سے انہیں جانے کا کہا تو وہ دونوں چلے گئے۔ پھر وہ نمل کی طرف بڑھا جو اس کی موجودگی سے بے خبر تھی۔

"آجاؤ جانم لنچ کرتے ہیں۔"

ٹائیگر کی آواز پہ نمل جو سیڑھیاں اتر رہی تھی ڈر کے مارے اچھلی۔اس سے پہلے وہ گرتی ٹائیگر نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے گرنے سے بچایا۔نمل نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آرام سے آرام سے پرنسس گر جاؤ گی۔"

ٹائیگر نے پھر سے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو نمل نے پیچھے کر دیا۔ٹائیگر نے اس کی طرف دیکھا۔جو اس وقت کل والے ہی لباس میں ہی تھی۔بلیک سلک کی لانگ فراک جس پہ بلیک ہی سٹونز کا کام تھا اور بلیک ہی دوپٹہ گلے میں ڈالا ہوا تھا۔اس نے اس کے پاؤں کی طرف دیکھا سفید پاؤں بلیک ہلیز میں مقید تھے۔ٹائیگر کو افسوس ہوا اسے یہ خیال کیوں نہیں آیا نمل کا سامان لینے کا۔نمل جو سیڑھیاں اتر چکی وہ اس کی طرف بڑھا۔

"تم یہیں بیٹھو۔ میں ابھی تمہارے لئیے تمہاری ضرورت کا سامان منگواتا ہوں۔ مجھے خیال کیوں نہیں آیا یہ۔ سوری جانم میں بس ابھی منگواتا ہوں سب کچھ۔ شہنواز شہنواز۔"

نمل کو لاؤنج میں رکھے صوفے پہ بٹھاتا ہوا کہا۔ اور شہنواز کو بلانے لگا۔ جو اس کے بلانے پہ بھاگا بھاگا آ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شہنوازا بھی جاؤ اور نمل کے لئیے اس کی ضرورت کے سامان لاؤ۔ نہیں بلکہ یوں کرو اس کے ڈریسز کے لئیے ڈزائینر کو بلاؤ اور اسے کہو اس کے پاس جو بھی سٹاک ہے سارا لے آئے پرنسس خود پسند کرے گی۔ اور فوٹ ویئرز کا بھی کہہ دینا۔ میک اپ کا سارا سامان بھی کہو اسے جس سے نور لیتی ہے مجھے یہ سب آدھے گھنٹے کے اندر اپنے سامنے چاہئیے ہیں۔"

ٹائیگر شہنواز کو ہدایت دے رہا تھا۔ نمل اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ جو اس وقت ڈینم کی ہڈی پہنے ہوئے تھا۔ ٹھنڈ بہت زیادہ تھی نمل جو اس وقت صرف سلک کے فراک میں موجود تھی کانپ رہی تھی۔ ٹائیگر نے اس کی طرف دیکھا۔ اپنے ہڈی اتار کر اس کی طرف بڑھائی۔ نمل نے اس کا ہاتھ دور کیا۔ یہ تو طے تھا وہ اس سے تو لے گی نہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شہنواز ہیٹر آن کرو۔ اور نور کس وقت گئی؟ اس کے ساتھ کون گیا ہے؟"

شہنواز نے ہیٹر آن کیا۔

"صبح دس بجے گئیں تھیں بھا صفدر گیا ہے نور بی بی کے ساتھ۔ "

شہنواز نور کا بتا کر چلا گیا۔ ٹائیگر نے ہڈی نمل کے سامنے رکھی۔

"پہن لو یہ ٹھنڈ لگ جائے گی جانم۔ "

ٹائیگر اس سے فاصلے پہ بیٹھتے ہوئے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

"لگ جانے دیں۔"

نمل نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا۔ ٹائیگر مسکرایا اس کا یہ انداز دیکھ کر۔ وہ اس وقت اسے روٹھی بچی کی طرح لگ رہی تھی۔

"پہن لو میری جان تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا میں۔"

ٹائیگر کی بات سن کر نمل نے اس کی طرف دیکھا۔

"اچھا! جیسے ابھی تو میں بڑے سکون میں ہوں نہ۔ "

نمل نے تلخی سے کہا۔ٹائیگر اب پورا اس کی طرف ہو کر بیٹھ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نکاح کا جوڑا دیکھا تم نے جانم؟"

ٹائیگر نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"خدا کا واسطہ ہے ٹائیگر اس طرح بات مت کریں۔اور رہی بات نکاح کی میں یہ نکاح

نہیں کروں گی سنا آپ نے مر کر بھی نہیں کروں گی آپ سے نکاح۔"

نمل نے غصے سے کہا۔ٹائیگر مسکرایا جیسے اس نے کوئی مزاق کیا ہو۔

"نکاح تو ہو گا جانم بہتر ہے خوشی خوشی ہاں کر دو۔ورنہ۔ویسے میں نے سنا ہے تمہارے بابا ہارٹ پیشنٹ ہیں سوچو ان کی ایک بیٹی گھر سے لاپتہ اور اب ان کے اکلوتے بیٹے کو بھی کچھ ہو گیا تو؟ بیچارے انکل سہہ نہیں پائیں گے نہ۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے بڑے ہی سکون سے کہا تھا۔اس کی بات سن کر نمل کو اس سے خوف محسوس ہونے لگا اگر وہ ہادی بھائی کو۔اس سے آگے کچھ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی وہ۔

"اگر میرے بھائی کو ہاتھ بھی لگایا۔"

"ارے نہیں یار میں تو بس ایک بات کہہ رہا تھا۔ تمہارے بھائی کی زندگی تو اب تمہارے ہاتھ میں ہے۔ نکاح سے انکار کر دیا تو کسی نامعلوم افراد کی گن کا نشانہ بن سکتا ہے تمہارا بھائی۔ "

نمل کی بات کاٹ کر ٹائیگر بولا۔ اس بار اس نے کھلی دھمکی دی تھی اسے۔ نمل کی آنکھوں سے آنسوں رواں ہوئے۔

"ارے جانم رونا بند کرو۔ اور نکاح کی تیاری کرو۔"

ٹائیگر اس کے آنسوں صاف کرنے کے لئیے آگے بڑھتے ہوئے بولا۔ نمل جھٹکے سے اٹھی اور واپس کمرے میں چلی گئی۔

****

"ہادی کہاں جا رہے ہو بیٹا۔؟ "

شازیہ بیگم نے ہادی سے پوچھا۔ جو ابھی تھوری دیر پہلے ہی آیا تھا۔ اب پھر سے جانے کے لئیے تیار کھڑا تھا۔

"مما کام ہے ایک ہو سکتا ہے رات کو لیٹ آؤں تو آپ چھوٹی سے کہنا میرا انتظار۔"

ہادی روانی سے کہتا رکا۔ بات بات پہ تو وہ نمل کا ذکر کرتا تھا۔

"مما میرا انتظار مت کرنا آپ بابا کا خیال رکھیں ان کو میڈیسن دے دیجئیے گا۔ اللہ حافظ۔"

ہادی نے بات بدلتے ہوئے کہا۔ ان کا ماتھا چوم کر چلا گیا۔ شازیہ بیگم نے دکھ سے اسے دیکھا۔

"نمل میری جان کہاں چلی گئی ہو تم؟ بھائی کا بھی احساس نہیں آیا تمہیں۔"

شازیہ بیگم نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

****

نمل اپنے کمرے میں تھی جب ٹائیگر دروازہ کھول کر اندر آیا۔ اس کے پیچھے ہی ملازم کپڑوں کے ریکس لا رہے تھے۔ نمل نے حیرت سے اسے دیکھا۔ یہ نہیں تھا کہ اس نے یہ سب نہیں دیکھا تھا۔ لیکن اس طرح گھر بیٹھے اتنے سارے مختلف قسم کے برانڈز کے کپڑے شوز کلچ جیکٹس وغیرہ۔

"ان میں سے پسند کر لو جو جو تمہیں پسند آئے لے لو۔"

جب سب ملازم چلے گئے تو ٹائیگر نے اس کی طرف آتے ہوئے کہا۔وہ جو ابھی تک ریکس کو دیکھ رہی تھی اس کی آواز پہ چونکی۔

"اٹھو جانم دیکھو۔"

ٹائیگر نے ایک بار پھر کہا۔

"مجھے نہیں دیکھنا کچھ۔چلے جائیں آپ یہاں سے۔اور یہ سب بھی لے جائیں۔"

نمل نے اس کہ طرف دیکھے بغیر کہا۔ٹائیگر اٹھا اور اس کے سامنے نیچے گھٹنوں پہ بیٹھا۔

"دیکھو نمل مجھے اپنے ساتھ سختی کرنے پہ مجبور نہ کرو۔میں بلکل نہیں چاہتا تم میرا ڈیول موڈ دیکھو۔مجھے نہ سننے کی عادت نہیں ہے۔سخت نفرت ہے مجھے منفی جوابات سے۔اس لئیے کہہ رہا ہوں اٹھو اور دیکھ لو جو پسند آئے رکھ لو۔اگر پسند نہیں آرہا کچھ تو بتادو میں ابھی دوسرا اسٹاک منگواتا ہوں۔اگر تم چاہو تو میں مدد کر سکتا ہوں تمہاری۔"

ٹائیگر نے سنجیدگی سے کہا۔ لیکن اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا جس سے نمل ڈر گئی۔

نمل نے ایک نظر کمرے پہ دوڑائی جہاں جگہ جگہ کپڑوں کے ریکس تھے۔ نیچے شوز پڑے تھے بیڈ پہ ایک طرف کلچ وغیرہ اور ایک طرف سویٹر جیکٹز ہڈی وغیرہ پڑی تھیں۔

"مجھے سمجھ نہیں آتا یہ سب۔ میری شاپنگ ہمیشہ ماما بھائی یا پھر فجر ہی کرتے تھے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمل نے ارد گرد کا جائیزہ لیتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر اب اٹھ کر بیڈ پہ بیٹھ چکا تھا۔

"اگر نور کو تمہارا پتہ ہوتا تو میں اس کی ہیلپ لے لیتا۔ آپی بھی اس وقت اپنے گھر ہیں ارحم کو کورٹ جانا تھا اس لئیے وہ چلی گئی۔ چلو ایک کام کرتے ہیں میں کرتا ہوں ہیلپ تمہاری۔"

ٹائیگر نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے اٹھا اور ایک ریک کی طرف

گیا۔

"یہ ٹھیک لگے گا میرے خیال سے۔یا یہ ٹھیک ہے۔یہ بھی ویسے برا نہیں۔"

ٹائیگر کپڑوں کو ادھر ادھر کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔اس سے ایک بھی ڈریس سلیکٹ نہیں کیا جا رہا تھا۔

"یار ایسا کرتے ہیں سب رکھ لیتے ہیں۔جو تمہیں اچھا لگا وہ پہن لینا۔"

ٹائیگر نے ہار مانتے ہوئے کہا۔نمل نے پہلے اسے دیکھا پھر اپنے کمرے کو جو کمرا کم کسی برانڈ کا آؤٹ لیٹ زیادہ لگ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اتنا سب؟"

نمل نے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں سب کچھ۔"

ٹائیگر نے بڑے نارمل انداز میں کہا۔نمل نے اس کی طرف ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔

"یہ سب نہیں رکھ سکتی میں۔"

نمل نے اس بار اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟"

ٹائیگر نے ایک آئیبرو اٹھا کر پوچھا۔

"اتنا سب میں کیا کروں گی؟"

نمل نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو چٹخاتے ہوئے کہا۔ٹائیگر نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اس کے ہاتھوں کو۔ایک ہاتھ بڑھا کر اس نے اس کے ہاتھ الگ کیئے۔

"پہنو گی اور کیا کرو گی۔اور یہ مت کیا کرو یار مجھے نہیں پسند یہ۔"

اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔اس کا اشارہ انگلی چٹخانے کی طرف تھا۔نمل نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنا چاہا لیکن مقابل کی گرفت مظبوظ تھی۔

"ہاتھ چھوڑیں ٹائیگر۔"

نمل کے کہنے پہ ٹایگر مسکرایا اور اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔مسکرانے سے اس کے گال کے ڈمپل واضع ہوئے۔نمل نے بے اختیار اس کے ڈمپل کو انگلی سے چھوا۔ٹائیگر اس کی

اس حرکت پہ دل کھول کر ہنسا جب کہ نمل نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔

"چھولو یار کچھ نہیں کہوں گا۔"

ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔اس سے پہلے نمل جواب دیتی دروازہ ناک ہوا۔ٹائیگر سیدھا ہوا اور اندر آنے کا کہا۔فاخرہ مائی کے ساتھ ایک بیوٹیشن موجود تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جانم تم تیار ہو جاؤ کچھ ہی دیر میں نکاح ہونے والا ہے۔آپی بھی بس آتی ہوں گی کسی چیز کی ضرورت ہو تو فاخرہ مائی سے کہنا۔ہمم"

ٹائیگر نے جاتے ہوئے کہا۔نمل پیچھے کشمکش میں گھری کھڑی تھی۔

****

"بھائی ان لڑکیوں کا کیا کرنا ہے؟"

اس وقت شہیر اور ارمان اسٹڈی میں موجود تھے۔جب ارمان نے شہیر سے پوچھا۔

"ان لڑکیوں سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔اپنے پیرینٹس کا نام پتہ وغیرہ بتائیں تو ان کو بھیج دیں گے ان کے پیرینٹس کے پاس۔ "

شہیر نے موبائیل سے سر اٹھا کر اسے جواب دیا۔

"بھائی ایک بات کہوں۔؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔شہیر نے فون دوسری طرف رکھ دیا۔اسے پتہ تھا ارمان کچھ نہ کچھ ضروری بات ہی کرے گا۔

"بولو۔"

"بھائی وہ لڑکی۔مجھے لگ رہا ہے وہ میری چھوٹی ہے میری فلق ہے وہ بھائی۔آپ کی اجازت ہو تو میں اس سے بات کروں۔"

ارمان نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔وہ شہیر کو بھائی کہتا تھا اس دن کے بعد سے جب شہیر نے اس کی کہانی سنی تھی۔شہیر نے ارمان کے تعاثرات جانچنے کی کوشش کی۔ لہجہ ایسا تھا کہ وہ اسے منع نہ کر سکا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ٹھیک ہے لیکن آرام سے ارمان وہ لڑکی فلحال ڈری ہوئی ہے۔"

شہیر کی بات سن کر وہ اٹھا اور اسٹڈی سے باہر چلا گیا۔اس کا رخ اب ان کمروں کی طرف تھا جہاں وہ لڑکیاں موجود تھی۔ایک دروازے پہ رک کر اس نے ناک کیا۔

"آجائیں۔"

ایک لڑکی کی آواز آئی۔ارمان اندر چلا گیا جہاں لڑکیاں اپنے اپنے بیڈز پہ موجود تھی۔ ارمان نے ایک لڑکی کی طرف دیکھا جو اسے اس کی بہن فلق لگ رہی تھی۔

"آپ باہر آجائیں بات کرنی ہے آپ سے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان نے سنجیدگی سے کہا۔لڑکی نے الجھ کر اس کی طرف دیکھا پھر باقی لڑکیوں کو جیسے یقین کرنا چاہتی تھی کہ وہ اسی سے مخاطب ہے۔

"میں؟"

اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"جی آپ باہر آجائیں آپ سے بات کرنی ہے کچھ۔"

ارمان کہتا ہوا کمرے سے چلا گیا۔ تو وہ لڑکی بھی اس کے پیچھے آئی۔ ارمان اسے لاؤنج سے گزارتا ہوا ایک کمرے میں لے گیا۔ لڑکی دروازے پہ ہی رک گئی ڈر کر ارمان کی طرف دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اندر آجائیں چھوٹی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

ارمان نے نرمی سے کہا تو وہ اندر بڑھی۔ ایک نظر کمرے پہ دوڑائی کمرے کی وسط میں بیڈ پڑا تھا ایک طرف کاؤچ پڑا ایک طرف سٹڈی ٹیبل اور ایک طرف وارڈروب تھا۔ ایک دروازہ بند تھا شاید واشروم ہوگا اور سامنے ہی ایک کھڑکی تھی۔ بیڈ سائیڈ ٹیبل پہ

ارمان کی چیزیں پڑی تھی اور ساتھ ہی ایک فریم تھا جس میں ایک عورت کی گود میں بچی تھی اور ساتھ ایک لڑکا بیٹھا تھا۔ یہ اس نے صرف اس لڑکی کے لئیے ہی رکھا تھا۔

"بیٹھو۔"

ارمان نے کاؤچ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ اپنا دوپٹہ سنبھالتی بیٹھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دیکھیں آپ یہاں بلکل محفوظ ہیں۔ بس کچھ سوالات کرنے ہیں آپ سے۔ آپ کے گھر والوں کے متعلق۔"

ارمان اس کے چہرے پہ پھیلا خوف دیکھتے ہوئے بولا۔

"نام کیا ہے آپ کا؟"

ارمان نے جواب نہ پا کر پوچھا۔

"فف۔فلق۔"

لڑکی نے جھجھکتے ہوئے کہا۔ارمان کو لگا جیسے اسے کسی نے نئی زندگی دی۔لیکن نہیں اتنی جلدی خوشی نہیں مل سکتی تھی اس کو۔

"پورا نام بتائیں پلیز۔"

ارمان نے ایک بار پھر سے کہا۔

"فلق۔ فلق خانزادہ۔"

اس کا جواب سن کر ارمان مسکرایا۔اٹھ کر کاؤچ سے نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھا۔فلق نے حیرت سے اسے دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چھوٹی۔مجھے۔مجھے پتہ تھا آپ میری چھوٹی ہیں۔"

ارمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔فلق اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا یہ آفیسر کیا کہہ رہا ہے۔اسے ارمان کو دیکھ کر محسوس ہوا تھا جیسے وہ جانا پہچانا ہے۔لیکن اس نے توجب سے حوش سنبھالا تھا اس کا کوئی اپنا اس کے آس پاس نہیں تھا۔ہاں جن لوگوں کے پاس وہ رہتی تھی ان لوگوں نے بتایا تھا اس کا ایک بھائی ہے جو کہیں چلا گیا تھا۔اس کے بعد اس نے اسے ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی پر وہ لڑکی تھی

کتناڈھونڈ سکتی تھی۔

"میں۔میں ارمان خانزادہ تمہارا بھائی۔"

ارمان نے اپنا پورا نام بتاتے ہوئے کہا۔وہ اٹھا اور فریم اٹھا کر اسی جگہ پہ بیٹھ گیا۔

"یہ۔یہ تم ہو۔یہ ماما ہیں اور یہ میں۔چھوٹی تم ہو یہ تمہیں ماما یاد ہیں؟ "

ارمان نے اسے فریم دیتے ہوئے کہا۔فلق نے اس تصویر کو دیکھا اس عورت کو وہ جانتی تھی یہی تو تھی جو اسے کسی دوسری عورت کے پاس چھوڑ گئی تھی۔تو کیا سامنے بیٹھا شخص اس کا بھائی تھا؟کیا جس کی اسے تلاش تھی یہ وہی تھا۔اگر وہی تھا تو کہاں تھا اتنے سالوں میں۔کیا ایک بار بھی اسے اپنی بہن کا خیال نہیں آیا؟اس نے پلٹ کر ایک بار بھی نہیں دیکھا اسے ڈھونڈنے کی کوشش بھی نہیں کی۔

"چھوٹی کچھ بولو نہ۔"

ارمان نے اسے خاموش پا کر کہا۔ فلق نے فریم سائیڈ پر رکھ دیا۔

"یہ عورت۔ یہ میری ماما نہیں ہیں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس بار فلق بولی تو اس کی آواز مظبوط تھی۔ ارمان نے اسے الجھ کر دیکھا۔

"کک کیا مطلب؟"

ارمان نے نا سمجھی سے کہا۔

"یہ عورت میری ماما نہیں۔یہ کیسے ہو سکتی ہیں میری ماما آفیسر۔کیا کوئی اپنی پانچ سال کی بیٹی کو اتنی چھوٹی بچی کو کسی اور کے حوالے کر سکتا ہے۔اگر یہ میری ماما تھیں تو انہوں نے مجھے کسی اور کو کیوں دیا؟"

فلق کی آنکھ سے ایک آنسوں نکلا جسے اس نے بے دردی سے صاف کیا۔ارمان کے پاس الفاظ نہیں تھے۔اسے لگا اسے جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا ہے۔کیا اس کی چھوٹی کے ساتھ بھی؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا مطلب آپ کا گڑیا؟"

ارمان نے اپنا لہجہ مظبوط کرتے ہوئے کہا۔

"گڑیا؟بھائی نہیں ہیں آپ میرے۔سناآپ نے۔بھائی ایسے نہیں ہوتے مجھے کبھی ڈھونڈنے کی کوشش کی؟ کبھی یہ سوچامیں کس حال میں ہوں؟بابا کوتومیں نے کبھی دیکھاتک نہیں۔کہتے ہیں بھائی بہنوں کے محافظ ہوتے ہیں ایسے ہوتے ہیں محافظ ؟اگر آپ بھائی ہیں میرے سچ میں تو۔ایک بات بتائیں بھائی مجھے (سسکی) مجھے اپنے ساتھ کیوں نہیں کے کر گئے ؟آپ تو بڑے تھے نہ جانتے تھے نہ بھائی ہمارا گھر محفوظ نہیں میرے لئیے۔آپ خود کو محفوظ کرنے کے لئیے چلے گئے۔بھائی ہیں نہ آپ میرے گڑیا کہہ رہے مجھے۔ کبھی سوچاآپ نے آپ کی گڑیا کولوگ سچ میں کھلونا سمجھ بیٹھے تھے۔ بھائی(ہچکی)آپ کی گڑیانے یہ بارہ تیراسال کس عزاب میں گزارے ہیں آپ کو نہیں پتہ۔آپ کولگ رہاہے آپ نے کل رات مجھے جس عزاب سے بچایاہے وہ میرے لئیے نیاتھا؟(ہچکی) نہیں بھائی اس عذاب میں میں پچھلے دس سالوں سے ہوں۔لوگ کہتے تھے مجھے عادت ہو جائے گی اس سب کی بھائی پر مجھے نہیں ہوئی۔ہر بار ہر بار مجھے خود سے نفرت محسوس ہونے لگتی تھی۔(ہچکی)بھائی جب کوئی میرے پاس۔"

فلق روتے ہوئے بتانے لگی۔روتے روتے اس کی ہچکی بند ھگئی۔ارمان سے اگے نہیں

سنا گیا۔اس نے فلق کے منہ پہ انگلی رکھ دی۔دروازے پہ کھڑا جہانزیب ارمان اور اس لڑکی کی بات سن حیرت سے وہیں کھڑا تھا۔وہ کسی کام کے لئیے ارمان کے پاس آیا تھا۔ جہانزیب وہیں سے پلٹ گیا۔

"گڑیا۔مجھے۔مجھے معاف کر دو میں تمہیں چھوڑ گیا۔لیکن مجھے لگا تھا میرے بچے ماما آپ کی حفاظت کریں گی۔جہاں میں تھا وہاں میں آپ کو نہیں لانا چاہتا تھا۔بچے میں اپنی مرضی سے نہیں گیا تھا وہاں اگر اگر مجھے پتہ ہوتا چندا آپ کے ساتھ یہ سب۔میں آپ کو لے جاتا میں نہیں ڈھونڈ سکا آپ کو۔بچے میری جان اپنے بھائی کو معاف کر دو۔ میں خود ڈیڑھ سال پہلے یہاں آیا ہوں۔میں پاکستان میں نہیں تھا۔مجھے مجھے معاف کر دو چندا۔مجھے بتاؤ کون تھے وہ لوگ؟بچے میں وعدہ کرتا ہوں ان کو سزا دوں گا۔آپ کے ساتھ جس نے غلط کیا اسے سزا ملے گی۔بس مجھے معاف کر دو چندا آپ کا بھائی اب آپ کی حفاظت کرے گا۔وعدہ ہے میرا بچے۔"

ارمان نے اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔رو تو وہ خود بھی رہا تھا۔یہ کیسا

عذاب تھا یہ کیسی آزمائیش تھی جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔اس نے ان سالوں میں بس ایک ہی دعا مانگی تھی رب سے کہ جو اس کے ساتھ ہوا ہے۔اس کی چھوٹی اس سب سے محفوظ ہو لیکن یہ سب کیوں آخر اسی کے ساتھ کیوں۔فلق نے اس کے آنسوں صاف کرنے کے لئیے ہاتھ بڑھایا تو ارمان نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"میرے بچے۔میری فلق۔میں نے ہر سانس کے ساتھ یہ دعا کی تھی بچے کہ آپ محفوظ ہوں۔ان درندوں سے جو کھا گئے ہمارے گھر کو۔یہ نہ سمجھنا میں آپ سے غافل تھا بچے۔آپ میری سامنے نہیں تھی ورنہ اس دنیا سے آپ کو چھپا لیتا۔آپ کو گرم ہوا تک نہ لگنے دیتا۔آپ کا بھائی آپ کا مجرم ہے میری گڑیا ہو سکے تو معاف کر دو اپنے بھائی کو۔"

وہ پاگلوں کی طرح اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئیے رو رہا تھا۔فلق نے حیرت سے ارمان کو دیکھا۔اتنا مظبوط مرد کس طرح اس کے سامنے بکھرا ہوا ہے۔

"شش بھائی۔آپ تو مظبوط ہیں اتنے۔اس طرح تو نہ کریں۔ادھر دیکھیں اپنی گڑیا کو۔آپ اس طرح کریں گے تو کیسے چلے گا بھائی۔میں نے آپ کو اس طرح دیکھنے کی خواہش نہیں کی تھی۔رونا بند کریں آپ روتے ہوئے اچھے نہیں لگ رہے۔"

فلق نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتے ہوئے اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔ارمان آنسوؤں کے درمیان مسکرایا۔وہ بلکل ماما کی طرح تھی اس کی آواز اس کے نین نقش بلکل ماما کی طرح۔اسی وجہ سے کل ارمان اس کو پہچان گیا تھا۔

"میرے بچے نے معاف کیا نہ اپنے بھائی کو؟"

ارمان نے پھر اس کا ہاتھ اپنی آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں بھائی۔آپ بس میرے پاس رہنا اب ہمیشہ۔"

فلق نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔

"ہمیشہ تمہارے پاس رہوں گا چھوٹی۔"

ارمان نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔فلق نم آنکھوں سے مسکرائی۔یہی تو اس کی زندگی میں نہیں تھا۔ارمان کے آنے سے اسے تحافظ کا احساس ہو رہا تھا۔وہی تحافظ جو بھائیوں کے ہونے سے بہنوں کو محسوس ہوتا ہے۔اسی وجہ سے تو کہتے ہیں بھائی بہنوں کے محافظ ہوتے ہیں۔

"پر امس؟"

فلق نے وعدہ لینا چاہا۔

"پکا پرامس۔"

ارمان نے عہد کیا۔ تو دونوں بہن بھائی مسکرا دیئے۔ اس مسکراہٹ میں کیا کچھ نہ تھا۔ خوشی تشکر سکون سب کچھ ہی تو تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

"ماشااللہ بہت خوبصورت۔"

نمل دلہن بنی بیٹھی تھی جب شازینہ کمرے میں داخل ہوئی۔ بے اختیار اس کے منہ

سے ماشااللہ نکلا۔ وہ لگ بھی تو بہت پیاری رہی تھی۔ معصوم سی گڑیا کی طرح دلہن بنی۔ نمل بے تعاثر چہرہ لئیے بیٹھی تھی۔ شازینہ آگے بڑھی اور اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"نمل بچے آپ ٹھیک ہیں؟"

شازینہ نے اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ یخ بستہ تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کو کیا لگتا ہے؟"

نمل نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"بچے میں سمجھ سکتی۔"

"آپ نہیں سمجھیں گی آپی۔اس لئیے پلیز یہ نہ بولیں۔"

نمل ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہوئی۔اس سے پہلے شازینہ کچھ کہتی دروازے پہ دستک ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اجائیں۔"

شازینہ نے کہا۔

"بی بی جی بھابلا رہے ہیں دلہن بی بی کو۔نکاح خواں انتظار کر رہے ہیں۔"

فاخرہ مائی اندر داخل ہوتے ہوئے بولی۔ نمل کا دل بے اختیار دھڑکا۔اس کی انکھ سے آنسوں نکلا شازینہ نے اس کا ہاتھ دبایا۔اس کی انکھوں کے سامنے ایک منظر لہرایا۔

فلیش بیک اسٹارٹ

"بھائی مجھے دلہن بننا ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پندرہ سالہ نمل اپنی کزن کی شادی سے لوٹتے ہوئے بول رہی تھی۔ہادی ہنسا تھا ساتھ ہی ایک چپٹ اس کے سر پہ لگائی۔

"انسان بن جاؤ چھوٹی۔ابھی بچی ہو آپ۔"

ہادی نے اس کو ڈپٹتے ہوئے کہا۔ نمل نے رونی شکل بنائی۔

"ماما دیکھیں نہ بھائی کو۔ مجھے دلہن بننا ہے بس میں نے کہہ دیا۔"

وہ ضدی لہجے میں بولی۔ ہادی منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

"دلہن بن کے ہمیں چھوڑ کر چلی جاؤ گی؟"

ہادی نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"نہیں آپ کے پاس ہی رہوں گی۔ "

نمل نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔ تو سب ہنس دیئے۔

"لیکن دلہن بننے کے بعد تو فائیزہ باجی کی طرح چلی جاؤ گی تم اپنے دلہے کے ساتھ۔"

ہادی نے اسے ابھی کچھ دیر پہلے اپنی کزن کی رخصتی کا منظر یاد دلایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"اگر ایسا ہے تو بھائی میں اپنے دلہے سے کہوں گی ہمارے ساتھ رہے۔"

نمل نے اپنی طرف سے حل پیش کیا۔

"اگر اس نے انکار کر دیا تو؟"

اس بار افتخار صاحب نے کہا۔

"تو میں کہوں گی مجھے بھی نہیں چلنا تمہارے ساتھ۔ بھلا میں کیوں اپنے بھائی کو چھوڑ کر جاؤں۔"

نمل نے ہادی کی گود میں رکھتے ہوئے کہا۔ وہ جو ڈرو ئیو نگ کر رہا تھا اسے روک بھی نہ سکا۔ نہ ہی وہ روکتا نمل کو کسی بات سے وہ منع نہیں کرتا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بیٹا ڈرائیو کرنے دو بھائی کو۔"

شازیہ بیگم نے نمل کو اٹھاتے ہوئے کہا۔ تھی تو وہ پندرہ سال کی لیکن حرکتیں ابھی تک دس سال کی بچی کی طرح تھی اس کی۔

"نہیں نہ بھائی دیکھیں ماما کو۔"

نمل نے ہادی سے کہا۔

"مامار ہنے دیں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsar

ہادی نے اس کی طرف داری کرتے ہوئے کہا۔

فلیش بیک آف

وہ نیچے آئی جہاں ٹائیگر کے ساتھ ارحم اور واجد موجود تھے۔ٹائیگر کی نظر اس پہ پڑی وہ بے اختیار کھڑا ہو گیا۔

"حسین۔"

اس کے منہ سے نکلا۔ جو ڈیپ ریڈ لہنگے میں موجود تھی۔ نفیس سا میک اپ کیئے بھاری جیولری پہنے وہ کوئی شہزادی لگ رہی تھی۔ اس نے شازینہ کا ہاتھ سختی سے پکڑ رکھا تھا۔ شازینہ نے اسے ٹائیگر کے ساتھ بٹھایا۔ نمل نے پہلی بار سر اٹھایا سامنے ارحم کے ساتھ بیٹھے واجد پہ نظر پڑی۔ اسے تو وہ جانتی تھی ہادی بھائی کے دوست ہیں یہ۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتی ٹائیگر نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ عجیب بے بسی سی بے بسی تھی۔ اس نے پھر واجد کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ واجد نے اس سے نظریں چرائی۔ اب نکاح خواں کچھ کہہ رہا تھا نمل کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

نکاح خواں اب اس سے پوچھ رہا تھا۔ نمل خاموش رہی۔

)سنا ہے تمہارے بابا ہرٹ پیشنٹ ہیں۔(

اسے ٹائیگر کی بات یاد آئی۔ٹائیگر نے اس کا ہاتھ دبایا وہ حوش کی دنیا میں واپس آئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

"قب۔قبول ہے۔"

نمل نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ٹائیگر مسکرایا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

پھر پوچھا گیا۔

)دلہن بننے کے بعد تم مجھے چھوڑ جاؤ گی؟ (

اسے ہادی کی آواز آئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com

)تمہارا بھائی کسی نامعلوم افراد کی گن کا نشانہ بن گیا تو؟ (

ٹائیگر کی آواز آئی اس نے آنکھیں زور سے میچی۔

"قبول ہے۔"

)مجھے قسم ہے میرے بھائی کی آپ کی زندگی عذاب بنادوں گی۔(

نمل نے خود سے عہد کیا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

ایک بار پھر پوچھا گیا۔

)اپنے بھائی کی زندگی تمہارے ہاتھ میں ہے جانم(

)میں تمہیں خود سے دور نہیں کر سکتا گڑیا۔(

)بابا میں اس کے دلہے کو گھر جمائی بناؤں گا (

نمل کو لگ رہا تھا ہادی اس کے سامنے بیٹھا ہے۔آنکھوں میں شکوہ لئیے اس سے ناراض ہے۔ اس کا دل کیا وہ انکار کر دے۔اس نے انکار کرنے کے لئیے زبان کھولی جب اسے ٹائیگر کی بات یاد ائی۔

)اپنے بھائی کی زندگی تمہارے ہاتھ میں ہے۔(

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ق۔قبول ہے۔"

اسے اپنی آواز کہیں دور سے آتی سنائی دی۔اس نے اپنا آپ ناچاہتے ہوئے بھی ٹائیگر کے نام کر دیا۔ٹائیگر کھلے دل سے مسکرایا۔اب نکاح خواں اس سے پوچھ رہا تھا۔اس نے خوشی خوشی تینوں بار قبول ہے کہا۔اس طرح اس نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئیے نمل کو

اپنا بنالیا۔ نمل کی آنکھوں سے انسوں نکلے۔

ٹائیگر سب سے مبارک باد وصول کر رہا تھا۔اس کے چہرے پہ الگ ہی چمک تھی۔ اپنے جیت جانے کی اپنی محبت کو حاصل کرنے کی۔ شازینہ نے اپنے بھائی کے دمکتے چہرے کو دیکھا۔اس کے دل سے اس کی دائیمی خوشی کی دعا نکلی۔ واجد نے نمل کو دیکھا جو آنکھوں میں شکوہ لیئے اسے دیکھ رہی تھی۔ واجد اٹھ کر چلا گیا اسے لگ رہا تھا جیسے اس نے ہادی کو دھوکہ دیا ہے۔ لیکن وہ کیا کرتا اگر ہادی اس کا دوست تھا تو ٹائیگر میں اس کی جان بستی تھی۔

"مبارک ہو چندا۔"

شازینہ نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔ نمل نے اسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کس بات کی مبارک۔

"مبارک ہو گڑیا۔"

ارحم نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔اسے لگا ہادی نے کہا ہے یہ۔لیکن ہادی تو کہیں تھا ہی نہیں۔وہ اٹھی اور بھاگتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔ٹائیگر اس کے پیچھے جا رہا تھا لیکن شازینہ نے اسے روک دیا۔کمرے میں جا کر اس نے دروازہ بند کیا اور وہیں بیٹھتی چلی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھائی۔(سسکی)بھائی کہاں ہیں آپ؟بھائی مجھے لے جائیں یہاں سے۔بھائی آپ کی گڑیا۔آپ کی چھوٹی کو ضرورت ہے آپ کی۔بھائی پلیز کہیں سے آجائیں۔بھائی پلیز۔ آجائیں مجھے لے جائیں اپنے ساتھ۔"

نمل روتے ہوئے کہنے لگی۔روتے روتے اس کی ہچکی بندھ گئی۔

****

ہادی اس وقت کیبن میں بیٹھا تھا جب اسے لگا اسے نمل پکار رہی ہو۔

"گڑیا۔"

بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔

"کہاں چلی گئی ہو بھائی کی جان؟"

ہادی نے سختی سے آنکھیں میچتے ہوئے کہا۔

****

"نمل دروازہ کھولو جانم۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر پچھلے دس منٹ سے دروازے پہ دستک دے رہا تھا۔ نکاح کے بعد سے نمل کمرے میں بند تھی۔ نہ کھانا کھایا تھا نہ ہی کسی سے کوئی بات کی تھی۔ اب ٹائیگر کے دستک دینے پہ بھی وہ دروازہ نہیں کھول رہی تھی۔

"شہنواز اس کمرے کی چابی لاؤ فوراً۔"

ٹائیگر کو کچھ غلط ہونے کا شدد سے احساس ہو رہا تھا۔ شہنواز چابی لے کر آیا تو اس نے دروازہ کھولا۔ سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ نمل نیچے زمین پہ بے حوش پڑی تھی۔ اور اس کی کلائی سے خون بہہ رہا تھا پاس ہی ٹائیگر کا چاقو پڑا تھا۔ جو پتہ نہیں کیسے نمل کے ہاتھ لگا تھا۔

"نمل! جانم یہ کیا کر دیا تم نے۔ آنکھیں کھولو پلیز میری جان۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر اس کا چہرہ تھپکتے ہوئے کہنے لگا۔ اس کی آواز سن کر واجد اور ارحم بھی وہیں آ گئے۔ شازینہ بھی ان کے پیچھے آ گئی نمل کی حالت دیکھ کر اس نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی کلائیوں کو بے دردی سے کاٹا تھا۔

"وجی۔ وجی دیکھ نہ اسے۔ اس کو بول آنکھیں کھولے۔ ارحم کال کر وڈاکٹر کو پلیز۔"

ان لوگوں کو دیکھ کر ٹائیگر زور سے چیخا تھا۔ نمل کی کلائی پکڑ کر خون روکنے کی کوشش میں اس کا اپنا ہاتھ خون آلود ہو گیا تھا۔ واجد آگے بڑھا اس کی نبز ٹٹولنے لگا۔ جو بیت مدھم چل رہی تھی۔ خون کافی زیادہ بہہ گیا تھا واجد لب بھینچے ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا۔ جس کی آنکھوں میں خوف وہ صاف دیکھ سکتا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لے منا لے جشن اپنی جیت کا۔"

واجد نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے طنز کیا۔ ٹائیگر نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا یہ سب اسی کی وجہ سے تو ہوا تھا۔

"میں نے کال کی ہے ڈاکٹر آتا ہو گا۔ اس کا خون روکنے کی کوشش کرو۔ واجد فلحال ان باتوں کا وقت نہیں ہے۔"

ارحم کمرے میں آتا ہوا بولا۔ شازینہ نے نمل کی کلائی پکڑ کر خون روکنے کی سعی کی۔ ایک کلائی ٹائیگر کے ہاتھ میں تھی۔

"میری جان یہ کیوں کیا تم نے؟ پلیز آنکھیں کھولو جانم ابھی تو میں نے تمہیں حاصل کیا ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر اس کے سرہانے بیٹھا کہہ رہا تھا۔ لیکن وہ سن کہاں رہی تھی۔ ٹائیگر کی آنکھیں نم تھی شازینہ مسلسل رو رہی تھی۔ تھوڑے سے وقت میں ہی نمل اسے عزیز ہو گئی تھی۔ واجد اور ارحم اپنی جگہ خاموش تھے۔

****

"ہادی تم ٹھیک ہو۔؟"

حدید نے ڈرو ئیو کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔وہ لوگ واپس ہادی کے گھر جا رہے تھے۔جب حدید کی نظر اس پہ پڑی جو گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔

"حدید مجھے۔مجھے لگ رہا ہے چھوٹی ٹھیک نہیں ہے۔کچھ غلط ہے حدید۔میرا دم گھٹ رہا ہے۔سانس نہیں آ رہا مجھے۔کہیں سے وہ آ جائے نہ حدید وہ کیوں چلی گئی ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی نے اپنا سینا مسلتے ہوئے کہا۔حدید نے گاڑی سائیڈ پہ روکی۔حدید وہ واحد شخص تھا جس کے سامنے وہ ٹوٹتا تھا۔کل سے جیسے اس کے دل میں پھانس تھی۔حدید ڈرائیونگ سیٹ سے نکل کر اس کی طرف آیا۔ہادی گاڑی سے نکلا اور وہیں زمین پہ بیٹھتا چلا گیا۔سڑک اس وقت بلکل سنسان تھی کوئی ذی روح بھی موجود نہیں تھا۔

"حدید میرا۔ میرا دل بند ہو رہا ہے۔ چھوٹی وہ ٹھیک نہیں ہے حدید وہ تکلیف میں ہے۔"

ہادی کی آنکھوں سے آنسوں نکل کر اس کی شرٹ میں جزب ہو رہے تھے۔

) کون کہتا ہے مرد نہیں روتا۔؟ یا اس کوئی بات تکلیف نہیں دیتی۔ کیوں؟ کیا وہ انسان نہیں ہوتا؟ مرد ہے تو کیا اس کے پاس دل نہیں ہے۔؟ جو لوگ مرد کو روتا دیکھ کر اسے کمزور سمجھتے ہیں۔ وہ غلط ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے بہت سے مرد اس ڈر سے اپنا دکھ اندر ہی اندر دبائے رکھتے ہیں کہ اسے کوئی کمزور نہ سمجھے۔ نتیجہ ہم سب کے سامنے ہے۔ مردوں کی موت کی وجہ ہارٹ اٹیک ہوتی ہے۔ سب زیادہ اموات بھی مردوں کی ہی ہوتی۔ کوئی جوانی میں سٹریس کا شکار ہوتے ہیں جس وجہ سے اٹیک اور مختلف قسم کی بیماریاں لگ جاتی۔ یہ اسی وجہ سے ہی ہے کہ مرد اپنا دل کسی کے سامنے کھول کر نہیں رکھ سکتا۔ کسی سے اپنا دکھ بانٹتے ہوئے ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اسے کمزور نہ سمجھیں۔ کبھی ہم نے اپنے مردوں سے ان کا حال پوچھا؟ یا کبھی کوشش کی ہم نے ان کا دکھ سمجھنے کی؟

کبھی ہم نے ان سے ان کی خاموشی کی وجہ پوچھی؟ کہ کیا چیز ہے جو اندر اندر کھا رہی ہے؟ ہمارا کیا ہے۔ ہم رو دھو کر اپنا دل ہلکا کر لیتے ہیں۔ کسی نے کچھ کہہ دیا تو گھنٹوں بیٹھ کر رونے کا شغل مناتے ہیں۔ کبھی کسی بات پہ رونا آجاتا تو کبھی کسی بات کو سر پہ سوار کر کے پورا گھر سر پہ اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن کبھی دیکھا ہے کسی مرد کو؟ باتیں تو وہ بھی سنتے ہیں۔ جو غم ہم رو رو کر سب کو بتاتے ہیں اسی غم کا شکار تو ہمارے گھر کا مرد بھی ہوتا ہے۔ اس لئیے خدا کا واسطہ کسی مرد کو روتا دیکھ اسے کمزور نہ سمجھیں۔ ہو سکے تو اپنے گھر کے مردوں سے ان کے دل کا حال پوچھیں۔ ان کے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش کریں۔ ان پہ ہنسنے کے بجائے انہیں کمزور سمجھنے کے بجائے ان کا سہارا بنیں۔ جیسے وہ ہمارا سہارا بنتے ہیں ہمارے مشکل وقت میں۔(

حدید نے اسے رونے دیا۔ اسے پتہ تھا جب تک وہ اس سے بات شئیر نہ کر لیتا اس نے ایسے ہی رہنا تھا۔

"حدید۔ اسے تو۔ اسے تو میرے بغیر نیند نہیں آتی تھا۔ وہ تو میرے بغیر کھانا تک نہیں

کھاتی تھی۔ پھر کیوں؟ ایسا کیوں کیا اس نے؟"

اس نے اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔ حدید کی بھی آنکھیں نم تھی۔

"تمہیں یاد ہے۔ جب میری ٹرانسفر دوسرے شہر میں ہوئی تھی۔ کتنا روئی تھی وہ۔ جب تک میں اس سے وڈیو کال نہ کرتا تھا وہ سوتی نہیں تھی۔ نہ کھانا کھاتی تھی۔ ماما بابا کہتے تھے اسے مجھے ڈسٹرب نہ کرے تو وہ کہتی تھی صرف اس کا تو حق ہے مجھ پہ۔ پھر یہ اب اسے نیند آتی ہو گی؟ حق تو وہ اپنا ابھی بھی جتا رہی ہے۔ ڈسٹرب تو اس نے مجھے ابھی بھی کیا ہوا ہے۔"

ہادی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہادی سنبھال خود کو۔ آنکل انٹی کے لئیے پلیز۔ اگر تو کہے تو میں گڑیا سے پوچھ لوں؟

اسے شاید پتہ ہو چھوٹی کا۔"

حدید نے اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"پوچھ لو اس سے۔اسے تو ہر بات بتاتی تھی وہ۔"

NEW ERA MAGAZINE .com

ہادی نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔اس کا بس چلتا تو شہر کے ہر ایک بندے کو پکڑ کر نمل کے بارے میں پوچھتا۔

****

"چھوٹی یہ ہیں ہمارے سنئیر۔میجر شہیر۔"

ارمان نے فلق کو شہیر سے ملواتے ہوئے کہا۔

"اسلام و علیکم گڑیا۔"

شہیر نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"والیکم اسلام بھائی۔"

فلق نے سعادتمندی سے جواب دیا۔

"اور یہ ہے میرا جگر۔ میرا ٹیم پارٹنر کیپٹن جہانزیب آفندی۔"

ارمان نے جہانزیب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔فلق نے ایک نظر اسے دیکھا۔ جو اس وقت وائیٹ ٹی شرٹ میں ملبوس فوجی کٹ بال چہرے پہ ہلکی داڑھی اس کے پیچھے چھپی ہلکی سی مسکراہٹ لئیے اسے دیکھ رہا تھا۔وہ خوب صورت مردوں میں شمار کیا جاتا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسلام وعلیکم۔"

جہانزیب نے سر کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے کہا۔لیمن کلر کے سمپل سے ڈریس میں سر پہ ہم رنگ دوپٹہ ٹکائے اسے یہ چھوٹی لڑکی اچھی لگی تھی۔ایک الگ احساس دل میں جاگا تھا اسے دیکھ کر۔اس کی لمبی پلکوں کی جھالر جو اس وقت اس کی انکھون کو چھپا کر اس کے رخساروں پہ بچھی تھی۔اس کے سلام پہ اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔اس کی بھوری آنکھیں اس کے دل میں ہلچل مچا گئی تھی۔

"والیکم اسلام بھائی۔"

اس نے دھیمی آواز میں کہا۔اس سے پہلے وہ اس کی آواز میں کھوتا۔اس کے بھائی کہنے سے اس کا ہلک تک کڑوا ہو گیا۔بے اختیار دل میں لاحول پڑھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور یہ ہیں فصیح بھائی۔یہ بھی میجر ہیں۔"

ارمان نے فصیح سے اس کا تعارف کروایا۔جب سے اسے پتہ چلا تھا فلق اس کی چھوٹی ہے۔اس کے چہرے سے مسکراہٹ ہی نہیں جا رہی تھی۔اس نے پورے گھر کو سر پہ اٹھا رکھا۔آخر اس کی چھوٹی مل گئی تھی اسے۔ارمان خانزادہ کی چھوٹی فلق خانزادہ اس کے پاس واپس آ گئی تھی۔ فصیح نے بھی شہیر کی طرح اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے سلام کیا۔وہ نم آنکھوں سے مسکرائی۔جہانزیب کے علاوہ اسے یہ دونوں اچھے لگے

تھے۔اس نے پہلی بار ایک مرد کا یہ روپ دیکھا تھا۔عزت اور مان والا روپ۔
جہانزیب کی نظر اسے کوفت میں مبتلا کر رہی تھی۔

"ویلکم ٹو دی فیملی گڑیا۔"

شہیر نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا۔توفلق اور ارمان مسکرا دیئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

"شی از فائین ناؤ۔لیکن میری بات مانیں تو اسے ہسپتال ضرور لے جائیں۔ "

ڈاکٹر نمل کو دیکھ رہا تھا۔ٹائیگر اس کے سرہانے بیٹھا تھا۔اسے ہسپتال نہیں لے کر

جارہے تھے۔کہ ہادی یا کسی اور کو دکھ جانے ڈر تھا۔گھر میں ہی ساری سہولت ڈاکٹر کو مہیا کر دی تھی۔خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ ہے وہ بے حوش ہوئی تھی۔ایک ڈرپ بلڈ کی لگا چکا تھا۔اس کی کلائیوں پہ بینڈ تیج بھی کر چکا تھا۔

"اگر کوئی مصئلہ ہوا تو ہم لے جائیں گے۔"

اس سے پہلے ٹائیگر کچھ کہتا ارحم بیچ میں بول اٹھا۔اس سے پہلے بھی ٹائیگر ڈاکٹر کا گریبان پکڑ چکا تھا۔جب ڈاکٹر نے کہا تھا یہ سوسائیڈ کیس ہے پولیس کو انوالو کیئے کے بغیر وہ علاج نہیں کر سکتا۔پتہ نہیں ارحم کس کو پکڑ کر لایا تھا۔اب بھی ٹائیگر بسس اسے گھورتا رہ گیا۔فلحال اسے بس نمل کی فکر تھی۔اس کی جانم جس نے خود کو تکلیف پہنچائی تھی وجہ وہی تھا۔۔

"اوکے یہ کچھ میڈیسن دی ہے میں نے ٹائیم پہ دے دیجئے گا۔"

ڈاکٹر نے جاتے ہوئے ایک پرسکرپشن ارحم کو پکڑائی۔ارحم نے شہنواز کو بلا کر اسے واپس بھیجا۔

****

"ماما۔ماما؟ماما یار کہاں ہیں آپ؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نمل کے پاس بیٹھا تھا جب نور کی آواز آئی۔ڈاکٹر کچھ دیر پہلی ہی گیا تھا۔نمل ابھی تک بے حوش تھی۔ٹائیگر ایک نظر اس پہ ڈال کر اٹھا اور کمرے سے باہر آیا۔

"جی میری جان؟کیا ہو گیا بچے؟"

نور کے پاس آتے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔نور اس وقت سٹائیلش سی شرٹ پہنے بالوں کی اونچی پونی بنائے اس کی منتظر تھی۔اسے آتا دیکھ اس کے گلے لگ گئی۔

"ماما میں نے آپ کو نہ بہت زیادہ مس کیا۔"

ٹائیگر سے دور ہٹتے ہوئے اس کے گال کھینچتے ہوئی بولی۔(لو شروع ہو گیا اس کا ڈراما)

ٹائیگر نے ایسا صرف سوچا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا جی؟ ابھی رات ہی تو میرا سر کھا رہی تھی۔اتنی سی دیر مجھ سے دور ہوئی ہو نور۔"

ٹائیگر نے اس کی ناک کو دباتے ہوئے کہا۔اسے پتہ تھا یہ نور بی بی کا پڑھائی سے بھاگنے کا آخری ہربہ۔

"ہاں نہ ماما۔ تھوری دیر کہاں یار ماما۔ پورے چار گھنٹے دور تھی۔ اور اب تو ایڈمیشن ہو گئی میری پتہ نہیں کتنا دور رہنا پڑیگا۔ یار ماما مجھے نہیں جانا نہ کہیں بھی۔ پلیز نہ ماما میں نے نہیں پڑھنا وڑھنا کچھ۔"

توقع کے عین مطابق نور کا جواب آیا تھا۔ انٹری ٹیسٹ کلئیر کر چکی تو وہ۔ اب وہ آنکھیں ٹمٹماتی ہوئی کہہ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نو کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔ نور بی بی جتنا بھی دور رہنا پڑے آپ نے رہنا ہو گا۔ آخر تو واپسی میرے پاس ہی آؤ گی نہ میں کہیں بھاگا نہیں جا رہا۔"

ٹائیگر نے اس کے سر پہ چپٹ لگاتے ہوئے کہا۔ تو اس نے اسے زبان چڑائی۔ اتنا تو وہ جان گئی تھی کچھ بھی کہہ لے ٹائیگر نہیں ماننے والا۔ اس لئیے وہ بھی اپنے ماما کی خوشی کے لئیے مان گئی۔

****

"بھائی۔۔۔"

نمل کو جب ہوش آیا تو اس کے منہ سے بھائی نکلا۔ٹائیگر جو دروزاہ کھول کر اندر آرہا تھا اس کو ہوش میں آتا دیکھ کر اس کی طرف بڑھا۔

"نمل میری جان؟شکر ہے خدا کا تمہیں ہوش آگیا۔"

ٹائیگر اس کے پاس آ کے بیٹھتے ہوئے بولا۔ نمل اس سے دور ہونے کے لئیے پیچھے ہوئی لیکن ہاتھ میں لگی ڈرپ کی وجہ سے وہ ناکام رہی۔

"یہ نکالیں۔مجھے جانا ہے۔ماما کے پاس بابا بھائی کے پاس جانا ہے۔"

نمل اپنے ہاتھ پہ لگی ڈرپ اتارتے ہوئے کہنے لگی۔اس کا انداز ایسا تھا کہ ٹائیگر کو آگے بڑھ کر اس کو گلے لگانا پڑا۔

"شش جانم ریلیکس۔لگ جائے گی تمہیں۔دیکھو کیا حال بنایا ہے تم نے اپنا۔ریلیکس ہو جاؤ تمہیں درد ہو رہا ہو گا۔"

ٹائیگر نے اس کا سر تھپکتے ہوئے کہا۔نمل پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔اس کے آنسوں ٹائیگر کو اپنے دل پہ گرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔اس کی شرٹ اس کے آنسوؤں سے گیلی ہو چکی تھی۔کچھ دیر گزری جب نمل کو اپنی حالت کا احساس ہوا۔جھٹکے سے اس سے دور ہوئی اور بے درد سے اپنے آنسوں صاف کرنے لگی۔ٹائیگر نے

ایک ہاتھ سے اس کے ہاتھ پکڑے دوسرے سے اس کے آنسوں صاف کرنے لگا۔
نمل نے اپنے ہاتھ نکالنے چاہے لیکن ناکام رہی۔اس نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا۔

"دور رہیں مجھ سے۔ہاتھ مت لگایا کریں مجھے۔مجھے نفرت ہے آپ سے۔سنا آپ نے نفرت ہے مجھے آپ سے۔آپ کی شکل سے آپ کے وجود سے آپ کے لمس سے مجھے گھن آتی ہے۔کیا لگتا ہے آپ کو نکاح کر لیا تو جیت گئے آپ؟کسی خوش فہمی میں نہ رہنا ٹائیگر نکاح تو کر لیا ہے آپ نے مجھ سے مجھے حاصل نہیں کر سکیں گے آپ۔میں آپ کی کبھی نہیں ہو سکتی۔مر کر بھی نہیں اس عذاب سے جلدی نکلوں گی میں۔ٹائیگر نمل آپ کی کبھی نہیں ہو گی کبھی نہیں۔"

نمل نے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا۔ٹائیگر نے ایک نظر اس کے معصوم چہرے کو دیکھا۔پھر اس کے ہاتھوں کو جو سختی سے اس کے گریبان پہ تھے۔ٹائیگر کی نظر اس کی دونوں کلائیوں پہ پڑی جہاں پٹی بندھی تھی۔ٹائیگر نے نرمی سے اپنا گریبان اس کی گرفت سے نکالا اور اس کی دونوں کلائیاں پکڑ لی۔

"یہ۔یہ جو حرکت تم نے آج کی ہے نمل آئیندہ ایسا کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا۔خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

نمل کی کلائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔نمل ہونٹ دباتی دوسری طرف دیکھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ نہ کیا کرو یار۔ہر وہ کام کرتی جو مجھے نہیں پسند۔"

اس کے ہونٹ دبانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔نمل نے اٹھنا چاہا لیکن ہاتھ میں لگی ڈرپ نے اسے اٹھنے نہ دیا۔

"یہ نکالیں پلیز۔"

نمل نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نکال لوں گا پوری ہو جانے دو۔"

ٹائیگر نے ڈرپ کی طرف دیکھ کر کہا جو ابھی آدھی بھی نہیں ہوئی تھی۔(خون کی ڈرپ کی سپیڈ آہستہ رکھتے ہیں)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نکالیں پلیز مجھے درد ہو رہا ہے۔"

نمل نے دھیمی آواز میں کہا۔ٹائیگر نے ایک نظر اس کی کلائیوں کو دیکھا۔ابھی صبح ہی وہ حشر برا کر چکی تھی جن کا تب اسے درد نہ ہوا اب اسے اس ڈرپ سے درد ہو رہا تھا۔

"اچھا! اور یہ جو تم اپنے ہاتھوں سے خود کا حشر کر چکی ہو۔اس سے درد نہیں ہوا؟اب اس ڈرپ سے درد ہو رہا۔"

ٹائیگر نے اس پہ طنز کرتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ۔آپ جائیں یہاں سے۔"

نمل کو جب کچھ سمجھ نہ آیا تو اسے جانے کا کہا۔ٹائیگر ہنسا تھا ہنستے ہوئے اس کے ڈمپل نمایا ہوئے۔نمل اس کے دمپل میں کھونے والی تھی۔لیکن اس نے نظریں ہٹالی پتہ نہیں کیوں وہ اس کے ڈمپل میں اپنا دل ڈوبتا محسوس کرتی تھی۔

"اچھا چلا جاتا ہوں۔میرا تو ارادہ تھا تمہیں اب اپنے کمرے میں کے جاؤں لیکن خیر آج

چھوڑ دیتا ہوں۔ نمل خبر دار جو اس سے چھیڑ چھاڑ کی تم نے۔"

ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے اسکا گال کھینچتے ہوئے ڈرپ سے دور رہنے کا کہا۔ نمل نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔اس کے لمس سے اسے لگتا تھا جیسے کسی آگ نے اسے اپنی لپیٹ میں رکھ لیا ہو۔ٹائیگر ایک نظر اس پہ ڈالتا چلا گیا۔ نمل پیچھے سوچوں میں الجھی رہ گئی۔

"مجھے یہاں سے نکلنا ہو گا۔بھائی کے پاس جانا ہو گا۔اللہ جی میری مدد کریں پلیز کوئی وسیلہ پیدا کر دیں اللہ پاک پلیز۔"

نمل اپنے آپ سے بات کر رہی تھی۔اسے یہاں سے نکلنا تھا کیسے بھی بس یہاں وہ نہیں رہ سکتی تھی۔اسے اپنے ماں باپ بھائی کے پاس جانا تھا۔وہ نمل جو ہادی بھائی کے بغیر سوتی نہ تھی جس کے ہاتھ کے علاوہ وہ کھانا نہیں کھاتی تھی۔اسے دیکھے بغیر نمل کی صبح نامکمل تھی۔ جس کے بغیر نمل خود کو ادھورا محسوس کرتی تھی۔آج بھی وہ خود کو

ادھورا محسوس کر رہی تھی۔اسے اس قید سے نکلنا تھا اتنا تو وہ جانتی تھی۔کہ اسے یہاں سے خود نکلنا تھا کوئی اس کی مدد نہیں کر سکتا تھا جب تک وہ خود اپنی مدد نہ کرتی۔اس نے سوچ لیا تھا وہ اپنے بھائی کے پاس ضرور جائے گی۔بس اب اسے موقع چاہیئے تھا یہاں سے نکلنے کا۔

"اللہ جی مجھے یہاں سے نکلنے میں مدد کریں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

"بی بی بس کر دیں اور نہ کھائیں۔بھا کو پتہ چل گیا نہ میں نے آپ کو گول گپے کھانے دیئے ہیں وہ مجھے کھا جائیں گے۔"

صفدر نے بیچارگی سے نور کو کہا۔نور آج شاپنگ پہ نکلی تھی ویسے تو شازینہ ساتھ ہوتی

تھی لیکن آج پتہ نہیں کیوں پھوپھو منع کر دیا(نمل کی وجہ سے شازینہ نے انکار کیا تھا) اب نور صفدر کے ساتھ تھی۔یہ تو صفدر اور اس کا خدا جانتا تھا نور اسے کتنا تنگ کرتی تھی۔اب بھی وہ واپس جا رہے تھے جب اس نے گول گپے کا اسٹال دیکھا اور رک کر گول گپے ایسے کھا رہی تھی جیسے کئی دنوں سے کچھ نہ کھایا ہو۔اب یہ اس کی تیسری پلیٹ تھی جب صفدر بول اٹھا۔

"صفدر چاچا ما کو بتائے گا کون کہ۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ صفدر کو جواب دینے کے لیئے پلٹی تھی کہ اس کی بات ادھوری رہ گئی۔کیونکہ سامنے آتے ہوئے شخص سے ٹکرا گئی۔جس کی سفید شرٹ کو وہ حشر بگاڑ چکی تھی۔نور نے زبان دانتوں تلے دبائی۔

****

ارمان فلق کے ساتھ شاپنگ پہ آیا تھا۔اب اس کی فرمائیش پہ گول گپے لینے اپنی کار سے اترا کہ ایک لڑکی سے زبردست ٹکر ہو گئی۔ جس کے نتیجے میں اس لڑکی کے ہاتھ میں موجود پلیٹ ارمان کے اوپر گری اور اس کی سفید ڈریس شرٹ کا حشر بگاڑ گئی۔

"اندھی ہو؟ نظر نہیں آتا؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان نے ماتھے پہ بل ڈالے اسے دیکھا۔نور جو معافی مانگنے کے لئیے اپنا منہ کھول رہی تھی۔ارمان کا یہ انداز دیکھ کر اس کو بھی آگ لگ گئی۔

"اوئے مسٹر اندھے خود ہو۔میری تو پیٹھ تھی آپ کو دیکھنا چاہئیے تھا۔لیکن نہیں خوبصورت لڑکی دیکھی نہیں آجاتے ہیں گھٹیا حرکت کرنے۔اور اب مجھے کہہ رہے ہیں اللہ جی نے آپ کو بھی یہ دو دو آنکھیں دی ہیں ان کا استعمال بھی کیا کریں۔اب

ہٹیں آگے سے کیا دیوار کی طرح بیچ میں کھڑے ہو گئے ہیں۔ "

نور نے ارمان سے ھھی تیز لہجے میں کہا۔ نور بی بی شروع ہوئی پھر اسے روکنے کی ہمت تو اس کے ماما کی نہ تھی تو یہ کیا تھا۔

"کیا کہا خوبصورت ؟بی بی آئینہ نہیں دیکھتی کیا آپ ؟کسی چڑیل کا گماں دے رہی ہیں مجھے تو۔ زبان دیکھو اللہ معاف کرے جیسے کتے باندھ دیئے ہیں کسی نے آپ کی زبان سے۔ ماں باپ نے کچھ سکھایا نہیں بڑوں سے کیسے بات کرتے ہیں۔"

ارمان کہاں باز آنے والوں میں سے تھا۔ اس نے بھی حساب برابر کیا۔ فلق بھی کار سے نکل کر ارمان کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

"چڑیل ہو گی آپ کی بیوی۔ آپ کا پورا خاندان آپ کے خاندان کا بھی خاندان اس کے

آگے فلاں فلاں سب۔اگر میری زبان لمبی ہے تو آپ کا اپنی زبان کہ بارے میں کیا خیال ہے؟لڑکی سے کیسے بات کرتے ہیں کسی نے نہیں سکھایا۔"

نور تو جیسے اپنے لئیے چڑیل لفظ سن کر پاگل ہو گئی۔

"دیکھو لڑکی۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھائی بسس۔"

اس سے پہلے ارمان کچھ کہتا فلق نے اسے روکا۔

"دیکھو پیاری بھائی سے غلطی ہو گئی ان کی طرف سے میں معافی مانگتی۔"

فلق نے نور سے کہا۔اسے یہ چھوٹی لڑکی بڑی پیاری لگی اسی کی عمر کی تھی۔خوبصورتی کی چلتی پھرتی مثال۔بڑی بڑی گرے آنکھیں لمبی خم دار پلکیں۔اٹھی ہوئی ناک سراہی گردن جس پہ اس نے خوبصورت سا پینڈنٹ پہنا ہوا تھا۔اسٹائیلش سی وائیٹ کلر کی شرٹ پہ ڈینم کا شارٹ کوٹ پہنے۔دوپٹے سے بے نیاز بالوں کو کھلا چھوڑے ہوئے تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کوئی بات نہیں پیاری۔صرف آپ کے لئیے جانے دے رہی یہ بات۔"

نور نے بھی بڑے پیار سے اس سے کہا۔ارمان نے حیرت سے اسے دیکھا ابھی تک جو اس سے اتنے برے لہجے میں بات کر رہی تھی اچانک کیا ہو گیا اسے۔نور فلق سے بات کر کے کار میں بیٹھ کر جا چکی تھی۔ارمان بھی آگے بڑھ گیا۔

****

"فجر گڑیا اگر آپ کو کچھ بھی پتہ ہے تو پلیز بتا دیں مجھے۔"

ہادی اس وقت حدید کی طرف تھا اور اب وہ لوگ فجر سے نمل کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔آج نمل کو کھوئے پانچ دن ہو چکے تھے۔ہادی کو ایک دن بھی سکون نہ آیا تھا۔دوسری طرف نمل کا بھی یہی حال تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہادی بھائی یقین کریں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔آپ کو تو پتہ ہے نمل کے لئیے آپ کیا ہیں۔ایسا وہ بلکل نہیں کر سکتی بھائی۔بات کچھ اور ہو گی آپ نے ایسا کیسے سوچ لیا نمل آپ کو چھوڑ کر جا سکتی کہیں۔"

فجر نے ہادی سے کہا۔بات تو اس کی ٹھیک تھی لیکن وہ خط۔

"بیٹا اگر ایسی کوئی بات نہیں تو یہ خط؟ کیا چھوٹی کا کہیں۔"

اس سے آگے اس سے نہیں بولا گیا۔ فجر نے خط لیا اور پڑھنے لگی۔ لیکن یہ لکھائی یہ تو نمل کی لکھائی نہیں تھی۔

"بھائی یہ نمل کی لکھائی نہیں ہے۔اس کی طرح لکھا گیا ہے لیکن یہ اس کی لکھائی نہیں ہے۔آپ نے نوٹ نہیں کیا ایک منٹ۔"

فجر نے ہادی سے کہا اور اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔ ہادی نا سمجھی سے خط کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ دیکھیں ہادی بھائی۔ میں اور فجر جب بھی لکھتے ہیں شروع کا ہر لفظ کیپیٹل لیٹر میں لکھتے ہیں۔ جیسے یہاں لکھا ہوا ہے ہادی بھائی۔اس میں ہادی کا ایچ کیپیٹل ہے اور بھائی

کابی بھی کیپیٹل۔ یہاں دیکھیں اب ہادی بھائی کا ایک بھی لیٹر کیپیٹل نہیں۔ بھائی وہ مشکل میں ہے۔ اور آپ لوگوں نے کیسے یقین کر لیا بھائی کہ نمل ایسا بھی کر سکتی کچھ۔"

فجر نے نمل کی لکھائی ان کے سامنے رکھ کے فرق واضع کیا۔ ہادی نے سوچا واقعی یہ بات اس نے کیوں نہیں سوچی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ بھائی آپ لوگوں نے ڈرائیور چچا سے پوچھا؟"

فجر نے ان کا دھیان ڈرائیور کی طرف کروایا۔ جس کو وہ کوگ نمل کی پریشانی میں بھول چکے تھے۔ اسی وقت کمرے میں واجد داخل ہوا۔ اس کی نظر سامنے بیٹھی فجر پہ پڑی جو نمل کی عمر کی ہی تھی اس وقت ریڈ کلر کے فراک میں دوپٹہ سر پہ ڈالے ہادی سے بات کر رہی تھی۔ واجد نے اسے پہلے بھی دیکھا تھا ہر بار فجر کو دیکھ کر اس کا دل عجیب انداز

میں دھڑکتا تھا۔ فجر کو خود پہ کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی اس نے چہرہ اوپر اٹھایا تو واجد نے اپنی نظروں کا رخ بدل دیا۔

"اسلام و علیکم۔"

واجد نے مشترکہ سلام کیا۔ اور ہادی کے ساتھ بیٹھ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"والیکم اسلام۔ چھوٹی واجد کو چائے بنا دو۔"

حدید نے واجد کو سلام کا جواب دے کر فجر سے کہا۔

"خیریت ہادی؟"

واجد نے ہادی کو سوچ میں بیٹھے کر پوچھا۔

"چھوٹی مصیبت میں ہے۔اسے ضرورت ہے میری اس کے ساتھ کچھ برا ہوا ہے۔"

ہادی نے خالی خالی نظروں سے ان تینوں کو دیکھ کر کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

آج نمل کافی دنوں بعد کمرے سے نکلی تھی۔لاؤنج سے گزر رہی تھی جب اس کی نظر ٹیبل پہ رکھے فون پہ پڑی۔ نمل نے سوچا اگر وہ اس فون سے ہادی کو کال کرے۔اس نے پھر نہ ادھر دیکھا نہ ادھر فون اٹھایا اور کمرے میں چلی گئی۔کمرے کا دروازہ بند کیا اور دھڑکتے دل کے ساتھ فون کا لاک کھولنے ڈر بھی تھا کہ کہیں فون پہ کوڈ یا پاسورڈ نہ

لگا ہو۔ لیکن فون سوائیپ کرنے سے کھل گیا۔ وال پہ ٹائیگر کے ساتھ ایک ستر اہ اٹھارہ سال کی لڑکی تھی جس کی ناک ٹائیگر نے پکڑی ہوئی تھی اور وہ لڑکی ٹائیگر کو زبان چڑھا رہی تھی۔ نمل نے دھیان نہ دیا فوراً ڈائیل پیڈ کھولا۔ اور ہادی کا نمبر ڈائیل کرنے لگی کال جا رہی تھی۔ نمل کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔ باہر سے ٹائیگر کی آواز آ رہی تھی

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ ٹھیک ہو گی ہادی تم فکر نہ کرو۔"

واجد نے ہادی سے کہا۔ اس سے پہلے ہادی جواب دیتا ہادی کے فون پہ کال آنے لگی۔ انجانا نمبر تھا ہادی نے کال پک کی۔

"ہیلو؟"

ہادی کی آواز سن کر نمل کی آنکھوں سے آنسوں نکلے۔

"ہیلو؟ کون؟"

ہادی نے جواب نہ پا کر کہا۔ نمل نے آنکھیں میچی ٹائیگر اس کا دروازہ ناک کر رہا تھا۔

"بھائی۔"

نمل نے آہستگی سے کہا۔ لیکن ہادی پہچان گیا۔ کچھ لمحے تو اسے یقین کرنے میں لگے۔

باہر سے ٹائیگر اسے بلا رہا تھا۔

"چھ چھوٹی؟ کہاں ہو آپ؟ گڑیا؟"

ہادی کی بات سن کر تینوں نے اس کی طرف دیکھا۔ واجد حیران تھا نمل نے اسے کیسے کال کی کہاں سے کی۔ اس سے پہلے نمل کچھ کہتی ٹائیگر نے دروازہ کھولا اور جلدی سے اس کے ہاتھ سے فون لے کر کال بند کر دی۔ نمل ڈر کر پیچھے ہٹی۔

****

"ہیلو؟ چھوٹی؟ آواز آ رہی ہے گڑیا؟ کہاں ہو آپ؟"

ہادی مسلسل فون پہ بول رہا تھا۔ حدید اور واجد اسے دیکھ رہے تھے۔ فجر بھی اس کی

طرف دیکھ رہی تھی۔جب ہادی کو محسوس ہوا کال کٹ چکی تھی اس نے فون نیچے کیا۔

"ہادی کیا ہوا؟ چھوٹی تھی؟"

"ہادی بھائی نمل کی کال تھی؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہادی سب ٹھیک ہے نہ؟"

حدید فجر واجد ایک ساتھ پوچھ اٹھے۔ہادی نے فون میز پہ پٹخا۔

"چھوٹی تھی۔میری چھوٹی تھی حدید۔اسے ضرورت ہے میری۔"

ہادی نے ان تینوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کیا کہا اس نے کہاں ہے وہ؟"

حدید نے اس سے پوچھا۔ واجد بھی اس کے جواب کا منتظر تھا۔ اگر ہادی کو پتہ چل گیا ٹائیگر کے پاس ہے نمل تو؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں یار نہیں بتایا۔ شاید کوئی آ گیا تھا کال کٹ گئی۔ مجھے مجھے ڈھونڈنا ہے اسے۔ واجد اس نمبر کو ٹریس کرواؤ مجھے اس کی تمام ڈیٹیلز چاہیئے۔ لوکیشن بھی ٹریس کرو اس کی۔ مجھے نمل کو ڈھونڈنا ہے۔ ہر حال میں اس تک پہنچنا ہے۔ حدید تم ڈرائیور چچا کا پتہ کرواو میں جب تک ماما بابا کو بتا کر آؤں۔"

ہادی نے ان دونوں سے کہا۔ واجد نے سکھ کا سانس لیا کہ نمبر ٹریس کرنے کے لئیے اسے کہا گیا ہے وہ کم از کم فلحال ٹائیگر کا نام سامنے نہیں لائے گا۔

"ٹھیک ہے تم بے فکر ہو جاؤ اللہ نے چاہا تو چھوٹی جلدی مل جائے گی۔"

واجد نے اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آمین۔"

فجر کی اواز پہ واجد نے اسے دیکھا۔ جو اس وقت حدید کی طرف متوجہ تھی۔

"بھائی۔ میں جاؤں ہادی بھائی کی طرف؟ آنٹی سے ملنا ہے مجھے پتہ نہیں وہ کس حال

میں ہوں گی۔"

فجر نے حدید سے کہا۔ تو حدید نے اسے اجازت دے دی فجر اٹھ کر تیار ہونے چلی گئی۔ واجد کی نظروں نے اس کا تب تک تعاقب کیا جب تک وہ اس کی نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی۔ واجد نے سر جھٹکا یہ وہ کیا سوچ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

دروازہ کھولنے والا ٹائیگر ہی تھا۔ نمل ڈر کر پیچھے ہوئی۔ ٹائیگر نے فون زور سے دیوار پہ مارا۔

"منع کیا تھا نہ میں نے مجھے سختی پہ مجبور نہ کرنا؟"

ٹائیگر اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔ نمل پیچھے ہونے لگی۔

"کیوں تم اپنی دشمن بن رہی ہو۔"

ٹائیگر کا لہجہ سرد تھا۔ نمل نے تھوک نگلا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

"مجھ۔ مجھے نہیں۔ رہنا یہاں۔"

نمل نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر نے ایک اور قدم بڑھایا۔ نمل پیچھے ہوئی اس کی پیٹھ دیوار سے ٹکرائی۔

"جب تک میں زندہ ہوں تم یہاں سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکال سکتی۔"

ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔ نمل نکلنے جب ٹائیگر نے ایک ہاتھ دیوار پہ رکھ کر اس کی راہ فرار بند کی۔ نمل نے دوسری طرف سے نکلنا چاہا لیکن ٹائیگر نے دوسرا ہاتھ بھی دیوار سے ٹکا دیا۔ نمل کا دل خوف سے پھڑ پھڑا رہا تھا۔

"تمہیں کیا لگا؟ اپنے بھائی کو کال کر کے اسے بتاؤ گی تم میرے پاس ہو۔ اور وہ تمہیں یہاں آ کر مجھ سے دور لے جائے گا؟ غلطی پہ ہو نمل بی بی اگر بھائی کی جان پیاری نہیں تو اسے ابھی کال کرو اور بتاؤ تم یہاں ہو۔ قسم خدا کی میں اس کا وہ حال کروں گا کہ تم بھی نہ پہچان پاؤ گی اسے۔ اینڈ ٹرسٹ می بیوٹیفل میں یہ واقعی کروں گا۔"

ٹائیگر نے اس کی ایک لٹ کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا۔ نمل نے اس کا ہاتھ جھٹکا۔ اور دوسرا ہاتھ ٹائیگر کے گال پہ نشان چھوڑ گیا۔

"خبردار جو میرے بھائی کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی تو۔آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو؟میرے بھائی کے بارے میں بولنے سے سوچا کریں۔ورنہ قسم خدا کی ٹائیگر میں آپ کا وہ حال کروں گی کہ آپ اپنے آپ کو بھی نہیں پہچان پائیں گے۔سنا آپ نے آئیندہ میرے بھائی کے بارے میں بولنے سے پہلے سوچنا ورنہ آج تو تھپڑ مارا ہے صرف اگلی بار۔ "

نمل نے اسے وارن کیا۔ٹائیگر جو ابھی تک اس کے تھپڑ مارنے پہ حیران تھا۔آگے بڑھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر لایا اور کسی کی بھی طرف دیکھے بغیر اپنے کمرے میں لا کر اسے زمین پہ پھینکا۔

"یہ پہلی اور آخری بار کیا ہے تم نے۔آئیندہ مجھ پہ ہاتھ اٹھانے سے پہلے نتیجا سوچ لینا۔"

ٹائیگر نے اس کے بالوں کو سختی سے پکڑتے ہوئے کہا۔

"آہ۔ چھوڑیں۔"

نمل نے اس کا ہاتھ ہٹانا چاہا۔ ٹائیگر نے اور سختی سے پکڑا۔ نمل کی آنکھوں سے آنسوں نکلنے لگے۔ ٹائیگر نے فون نکالا اور ایک نمبر ڈائیل کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایک آدمی کو مروانا ہے۔ نام پتہ بھیجتا ہوں مجھے آدھے گھنٹے تک اس کی موت کی خبر مل جانی چاہیئے۔"

نمل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ نمل پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اسے لگتا تھا بس وہ اسے دھمکانے کے لیئے کرتا ہے۔

"انسپیکٹر عبدلہادی افتخار۔"

سامنے والے نے شاید نام پوچھا تھا۔نام سے کر نمل نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہاں وہی ایس پی۔اچھا سنو مجھے ہر چیز لائیو دکھانا۔ہر چیز لائیو چاہیئے مجھے۔"

ٹائیگر نے نمل کے بال چھوڑتے ہوئے کہا۔اس سے پہلے وہ کمرے سے بھاگتی وہ اب اس کی کلائی پکڑ چکا تھا۔کال بند کر کے وہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"ہاں تو کیا کہہ رہی تھی تم؟"

ٹائیگر نے اس کے بال سنوارتے ہوئے کہا۔

"پلیز روکیں انہیں پلیز بھائی کو کچھ نہ کریں۔میں نہیں کروں گی آئیندہ ایسا آپ پلیز انہیں روکیں بھائی کو کچھ نہ کریں وہ لوگ۔سوری پلیز سوری۔"

نمل نے روتے ہوئے کہا۔ٹائیگر نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور پھر سے فون کان سے لگایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں سنو۔مارنا نہیں ہے بسس اسے زخمی کرنا ہے۔کسی کو سبق سکھانا ہے۔جلدی میں انتظار کر رہا ہوں لائیو وڈیو بھیجنا مجھے۔"

ٹائیگر نے فون پہ کہا۔اور کال بند کر کے اس کا ہاتھ چھوڑا۔

"میں نے معافی مانگی نہ۔آپ منع کریں نہ انہیں پلیز ٹائیگر۔آپ جو کہیں گے ویسا

کروں گی۔ میں ہاتھ جوڑتی ہوں بھائی کو کچھ نہ کریں پلیز۔"

نمل نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ٹائیگر سنے بغیر بیڈ پہ جا کر بیٹھ گیا۔

"تمہیں سبق سکھانا ضروری ہے جانم۔"

NEW ERA MAGAZINE .com

ٹائیگر نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ نمل اس کے پاس آئی اور بیڈ سے نیچے بیٹھ گئی۔

"پلیز ایسا مت کریں۔ میں ہاتھ جوڑتی ہوں پیر پڑتی ہوں آپ کے پلیز ایسا مت کریں۔"

نمل نے اس کے پیروں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔اس سے پہلے ٹائیگر کچھ کہتا نور کمرے

میں داخل ہوئی۔نور نے حیرت سے ٹائیگر کو دیکھا پھر نمل کو۔

"ماما؟یہ سب کیا؟یہ توپری ہیں نہ؟مامایہ یہاں ایسے۔"

نور نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔جو نور کو دیکھ کر گھبرایا تھاوہ نہیں چاہتا تھانور نمل سے اس طرح ملے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نور بچے آپ جاؤ یہاں سے ماما آتے ہیں باہر۔"

ٹائیگر نے سنبھلتے ہوئے کہا۔نور نے نفی میں سر ہلایااور نمل کی طرف بڑھی۔

"مامایہ کیوں رو رہی ہیں؟اور آپ نیچے کیوں بیٹھی ہیں اٹھیں یہاں بیٹھیں۔"

نور نے نمل کو زمین سے اٹھا کر بیڈ پہ بٹھایا۔

"بچے جاؤ یہاں سے آپ۔"

ٹائیگر نے نور کو بھیجنا چاہا۔ لیکن نمل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ جو پہلے ہی نہیں جانا چاہتی خود بھی نمل کے ساتھ بیٹھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ماما بتائیں مجھے یہ کیوں رو رہی ہیں؟ بلکہ چھوڑیں آپ۔ آپ بتائیں کیا ہوا ہے ماما نے کچھ کہا ہے؟"

نور نے پہلے ٹائیگر سے پوچھا پھر نمل سے۔

"نور بچے۔ میری جان میں بتادوں گا سب۔ فلحال اتنا سمجھ لیں انہیں اپنے پیرینٹس یاد آرہے ہیں۔"

ٹائیگر نے نور کو ٹالا۔ نمل تو اس لڑکی کو حیرت سے دیکھ رہی تھی جس نے ٹائیگر کو بوکھلا دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہیں؟ ان کے پیرینٹس کہاں ہیں پھر؟ آپ جائیں مل لیں ان سے۔"

وہ نور ہی کیا جو سیدھی بات سمجھ جائے۔ ابھی بھی اس نے وہی کہا۔

"وہ اصل میں بچے۔ نمل کے بابا اسے مجھ سے شادی نہیں کرنے دے رہے تھے تو یہ گھر سے بھاگ آئی ہے۔"

اس سے پہلے نمل شروع ہوتی ٹائیگر نے نور سے جھوٹ کہا۔ نمل نے حیرت سے ٹائیگر کو دیکھا جو اس کی طرف دیکھ ہی نہیں رہا تھا۔

"ہاایسا کیوں کیا آپ کے بابا نے؟ ماما میں کیا برائی ہے؟ اتنے اچھے تو ہیں کیرنگ ہیں اتنے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے نمل کی طرف دیکھ کر حیرت سے کہا۔ نمل کو یہ چھوٹی سی نور بڑی پیاری لگی تھی۔ اگر جو اس کو اپنے ماما کی حقیقت پتہ ہوتی۔ نمل نے ایسا سوچا صرف کہا نہیں۔

"اچھا گڑیا اب جاؤ یہاں سے آپ۔ نمل کو آرام کرنا ہے۔"

ٹائیگر نے نور کو بھگایا۔ جو برے منہ بناتی اٹھ گئی۔

"تم کہاں جارہی ہو؟"

تائیگر نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ نمل جونور کے پیچھے جارہی تھی۔ نمل نے ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن ٹائیگر نے گرفت مظبوط کردی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چھوڑیں۔"

نمل نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا۔

"چھوڑنے کے لئیے تھوری نہ پکڑا ہے۔"

ٹائیگر نے اسے بیڈ پہ بٹھاتے ہوئے کہا۔خود بھی اس سے فاصلے پہ بیٹھ گیا۔اور موبائیل نکال کر اسے چند بار ٹچ کیا تو ایک ویڈیو کھلی۔جہاں ہادی حدید کے گھر سے نکل رہا تھا۔ ویڈیو میں ہادی کی پیٹھ تھی۔لیکن نمل اپنے بھائی کو پہچان گئی تھی۔

"بھائی۔"

نمل نے ٹائیگر کے ہاتھ سے موبائیل لینا چاہا۔لیکن ٹائیگر نے دور کر دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پلیز پلیز مت کریں ایسا۔آپ جو کہیں گے میں وہی کروں گی۔پلیز بھائی کو جانے دیں منع کریں ان کو۔آپ۔آپ پلیز روکیں یہ سب۔پلیز ٹائیگر۔"

نمل روتے ہوئے کہنے لگی۔ٹائیگر نے موبائیل لاک کر دیا اور اس کی طرف دیکھا۔

"ٹھیک ہے منع کر دوں گا۔ مگر ایک شرط ہے۔"

ٹائیگر نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کک۔ کیا شرط۔ مجھے منظور ہے سب۔ پلیز آپ روکیں ان لوگوں کو۔"

نمل نے روتے ہوئے کہا۔

"بولو تم صرف میری ہو۔"

ٹائیگر نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر کہا۔ نمل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"بولو نہ۔"

ٹائیگر نے اس کے سامنے چٹکی بجائی۔

"میں۔میں صرف آپ کی ہوں۔(میں مر کر بھی آپ کی نہیں ہوں گی۔)

نمل نے اس اپنے دونوں ہاتھ آپس میں رگڑتے ہوئے کہا۔ٹائیگر مسکرایا نمل نے اسے دیکھا اسے وہ اس وقت زہر لگ رہا تھا۔

"ہمم گڈ۔تم نہ بھی کہتی تو تمہیں میرا ہی رہنا تھا۔اگر میری نہیں تو میں تمہیں کسی اور کا ہونے بھی نہیں دوں گا۔"

ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب تو منع کریں ان لوگوں۔"

نمل کے آنسوں پھر سے بہنے لگے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

"اچھا کر دیتا ہوں۔"

ٹائیگر نے موبائیل اٹھایا اور ایک نمبر ڈائیل کر کے موبائیل کان سے لگایا۔

"کام ہو گیا؟"

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا۔

"اچھا ایک کام کرو زیادہ نقصان نہ ہو بس ایک آدھ ہڈی ٹوٹنی چاہیئے۔اور ہاں دھیان سے اگر کسی کو مجھ پہ شک ہوا تو تمہاری ساری ہڈیاں میں خود توڑوں گا۔"

سامنے والے کی بات سن کر ٹائیگر نے کہا۔ نمل نے حیرت سے اسے دیکھا۔ لیکن وہ اس کی طرف دیکھے بغیر وہاں سے چلا گیا اور اپنے پیچھے دروازہ بند کیا۔ نمل رونے لگی یہ زندگی اسے کہاں لے آئی تھی۔ کیوں ہو رہا تھا اس کے ساتھ یہ سب اس نے تو کبھی کسی کا برا نہیں چاہا تھا۔

****

"میں ٹھیک ہوں یار واجد۔"

حدید کے گھر سے نکل کر وہ اپنے گھر جا رہا تھا جب ایک گاڑی نے اس کی بائیک کو ٹکر ماری اور چلے گئے۔اب وہ ہسپتال میں تھا لاکھ منع کرنے کے باوجود واجد اسے ہسپتال لے آیا تھا۔

"ہادی کس نے کہا تھا بائیک پہ آؤ؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واجد نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

"یار مجھے کیا پتہ تھا یہ ہو جائے گا۔"

ہادی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔اس کی ایک ٹانگ پہ پلاسٹر بندھا تھا اور ایک بازو پہ بھی پلاسٹر تھا۔

"میں ڈاکٹر سے بات کرلوں پھر چلتے ہیں۔"

واجد نے کہااور چلا گیا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھاوہ ٹائیگر کا حشر کر دے۔اسے پتہ تھا یہ سب اس نے کیا ہے نمل کو ڈرانے کے لئیے۔ڈاکٹر سے بات کر کے وہ ہادی کو گھر چھوڑ کر ٹائیگر کی طرف جانا تھا اسے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

"ہادی بھائی یہ کیا؟"

وہ دونوں جیسے اندر داخل ہوئے کچن سے نکلتی فجر نے پوچھا۔واجد نے اس کی طرف دیکھا۔ایک ہی وقت میں کوئی اتنا خوبصورت اور اتنا معصوم کیسے لگ سکتا تھا۔

"کچھ نہیں بچے۔بس چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔"

ہادی نے فجر سے کہا اور لاؤنج میں رکھے تھری سیٹر پہ لیٹ گیا۔

"اللہ خیر ؟کیا ہو گیا بیٹا؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازیہ بیگم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آنٹی فکر نہ کریں۔ چھوٹا سا ایکسیڈنٹ تھا۔اب یہ ٹھیک ہے۔"

واجد نے شازیہ بیگم سے کہا۔

"کتنی بار کہا ہے دھیان رکھا کرو۔ لیکن نہیں میری سنتا کون ہے۔"

شازیہ بیگم نے ہادی کی پٹی کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹا فجر بچے کے لئیے چائے بنالاؤ جب تک۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازیہ بیگم نے فجر سے واجد کے لئیے چائے بنانے کا کہا۔

"ارے نہیں آنٹی چائے نہیں پیوں گا۔ بس ایک گلاس پانی پلادیں۔"

واجد نے فجر کو اٹھتے دیکھ کر چائے سے منع کیا۔ فجر پانی لینے چلی گئی۔

"یہ لیں بھائی۔"

واجد جو موبائیل میں مصروف تھا۔اس کی آواز سن کر سر اٹھایا۔اس کے بھائی کہنے سے واجد کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔اس سے پانی لیتے ہوئے ایک ہی سانس میں پی گیا۔

"ہادی میں چلتا ہوں خیال رکھنا اپنا۔آنٹی اس کو یہاں سے ہلنے نہ دینا آپ۔"

واجد نے جاتے ہوئے کہا ایک نظر فجر پہ ڈالی اور باہر چلا گیا۔

****

"نور سمجھنے کی کوشش کرو بچے۔ نکاح کرنا ضروری تھا اس وقت۔ پرامس ریسپشن دھوم دھام سے ہو گا۔ جو چاہو گی وہی ہو گا گڑیا۔"

ٹائیگر نور کو منا رہا تھا۔ جو اس کے نکاح کا سن کر منہ پھلا کے بیٹھی تھی۔

"نور بچے آپ دو منٹ جائیں یہاں سے آپ کے ماما کی کلاس لینی ہے میں نے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واجد نے نور کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"نمل کہاں ہے؟"

واجد نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کمرے میں ہے۔اور یہ نمل کیا ہے بھابھی بول اسے۔"

ٹائیگر نے سکون سے کہا۔

"بھابھی سے پہلے میں اسے بہن سمجھتا آیا ہوں۔اس لئیے یہ بکواس آئیندہ نہ کرنا۔اور اس حساب سے میں تیرا سالا ہوا۔اب بتاوہ ٹھیک ہے نہ؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واجد نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

"ہاں سالے صاحب وہ ٹھیک ہے۔بس عقل سے پیدل ہے تیری بہن۔مجھ سے مقابلہ کرنے چلی تھی۔"

تائیگر نے اپنی گردن دائیں بائیں ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس نے کال کی تھی ہادی کو؟"

واجد نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔اس کی نظر ٹائیگر کے گال پہ پڑی جہاں نمل کی انگلیوں کے نشان موجود تھے۔(تھپڑ زور سے مارا تھا نمل نے اس لئے نشان پڑ گیا۔)

"یہ؟ یہ گال پہ کیا ہوا ہے؟"

واجد نے اس کا چہرا پکڑ کر پوچھا۔

"یہ تیری بہن کے کام ہیں۔"

ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔واجد کی ہنسی چھوٹی اور وہ ہنستا چلا گیا۔ٹائیگر نے اسے گھورا تو اس نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا۔

"سوری سوری۔پر یار سیریئسلی؟یہ چھوٹی نے؟دیکھ لے پھر کہا تھا نہ ہادی کی بہن ہے آخر۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واجد نے اپنی ہنسی پہ قابو پاتے ہوئے کہا۔

"پوری شیرنی ہے وہ یار۔بات بات پہ دھمکیوں پہ اتر آتی ہے۔کبھی گریبان پکڑ لیتی ہے آج تو تھپڑ مار دیا۔ہے وہ اتنی سی پر تھپڑ بہت زور کا مارا ہے اس نے۔"

ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔واجد پھر ہنسا پھر اسے کچھ یاد آیا وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"ہادی کے ساتھ تم نے کیا یہ سب؟"

واجد نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"میرا تو ارادہ کچھ اور تھا بس نمل کی خاطر اتنا سا کر دیا۔نمل کو ڈرانے کے لئیے کیا تھا۔سنا ہے تو اس کے ساتھ تھا زیادہ نقصان نہیں ہونے دیا اس کا۔"

ٹائیگر نے بڑے سکون سے کہا تھا۔اس سے پہلے واجد کچھ کہتا نمل واجد کو دیکھ کر اس تک آئی۔

"واجد بھائی۔ہادی بھائی ٹھیک ہیں؟ کیسے ہیں وہ انہیں کچھ ہوا تو نہیں؟"

واجد کے سامنے آتے ہوئے نمل بولی۔

"چھوٹی وہ ٹھیک ہے بلکل۔گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔میں ہوں ہادی کے ساتھ اسے کچھ نہیں ہو گا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واجد نے نمل سے کہا۔اسے نمل پہ ترس اور ٹائیگر پہ غصہ بیک وقت آیا۔

"ماما؟ وہ کیسی ہیں؟ بابا وہ ٹھیک ہیں؟"

نمل نے اس سے گھر والوں کا پوچھا۔

"سب ٹھیک ہیں بچے۔ میں وہیں سے آرہا ہوں۔ آنٹی کے ساتھ آپ کی فرینڈ ہوتی ہیں حدید کی بہن۔"

واجد نے اس کی تسلی کے لئیے فجر کا بھی ذکر کر دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھائی مجھے یاد کرتے ہیں؟"

اس کے سوال پہ واجد کے سامنے ہادی کا چہرا گھوما۔ جو مرجھا گیا تھا نمل کے جانے سے۔

"بہت زیادہ۔ آپ کو ہادی کیسے بھول سکتا ہے۔ اس کی بیٹی ہو نا آپ۔ پتہ ہے نمل بچے وہ کہتا ہے میری نمل بہت بہادر ہے۔ آپ واقعی بہادر ہیں بہت۔ میں آپ سے وعدہ

کرتا ہوں بچے میں آپ کو آپ کے بھائی سے ضرور ملواؤں گا۔"

واجد نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ یہ بات اگر ٹائیگر کی موجودگی میں کہتا تو واجد زندہ نہ ہوتا۔

"سچ؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمل نے آنکھوں میں امید لئیے اس سے پوچھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتا ٹائیگر جو فون سننے باہر گیا تھا اندر آ گیا۔ نمل خاموش ہو گئی واجد بھی خاموش ہو گیا۔

"شہنواز؟ گاڑی نالو فاری ٹھیک نہیں ہے اس کے پاس جانا ہے۔"

ٹائیگر نے شہنواز سے کہا۔

"کیا ہوا فاری کو؟"

واجد بھی پریشان ہو گیا۔اسے فاری بلکل بہنوں کی طرح عزیز تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"بس وہی جو ہمیشہ ہوتا ہے۔بس ایک بار وہ بلیک بئیر ہاتھ لگے دیکھنا اس دن فاری بلکل ٹھیک ہو جائے گی۔"

ٹائیگر نمل کی موجودگی فراموش کر چکا تھا۔نمل ان دونوں کو نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی۔

"انشاءاللہ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔"

واجد نے دل سے دعا دی۔شہنواز نے اسے گاڑی کا بتایا تو ٹائیگر چلا گیا واجد بھی اس کے ساتھ چلا گیا۔نمل پیچھے سے حیران بیٹھی رہی۔

"کون ہے فاری؟اور بلیک بئیر کون ہے؟کیا راز ہے آخر یہ؟"

"فاری کہاں ہے؟"

ٹائیگر نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔فارینہ کی نرس نے اوپر کمرے کی طرف اشارہ کیا۔

"اوپر ہیں سر۔انہوں نے خود کو بند کر دیا ہے کمرے میں۔ان کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔"

نرس نے اسے مزید تفصیل بتائی۔ٹائیگر اوپر چلا گیا۔

"چھوٹی دروازہ کھولو پلیز۔دیکھو بھائی آ گئے ہیں فاری۔"

ٹائیگر نے دروازہ ناک کرتے ہوئے کہا۔لیکن اسے معلوم تھا وہ دروازہ نہیں کھولے گی۔اس نے جیب سے چابی نکال کر دروازہ کھولا۔جہاں فارینہ گھٹڑی بنی بیٹھی کانپ تھی۔نظریں غیر مرئی نقطے پہ ٹکائے بکھرے بالوں سے آنکھوں سے آنسوں تواتر بہہ

رہے تھے۔ٹائیگر کو دیکھ کر وہ خود میں مزید سمٹ گئی۔اس کی یہ حالت دیکھ کر ٹائیگر کا دل کٹ رہا تھا۔اس کا بس چلتا وہ اسے اس دنیا سے یہاں کے لوگوں سے چھپا لیتا۔

"ریلیکس گڑیا۔میں ہوں تمہارا بھائی۔ادھر دیکھو فاری میری طرف۔"

ٹائیگر اس کے پاس بیٹھتا ہوا بولا۔فارینہ نے اس کی طرف دیکھا اس کے چہرے پہ ہاتھ پھیرنے لگی۔جیسے تصدیق کر رہی ہو یہ واقعی اس کا بھائی ہے۔

"بھائی۔بھائی مجھ بچا لیں۔(ہچکی)وہ آ رہا ہے میرے پاس۔پلیز مجھے بچا لیں۔بھائی مجھے بہت گندا(ہچکی)لگ رہا ہے اپنا وجود۔بھائی بابا۔(ہچکی)انہوں نے یقین نہیں کیا مجھ پہ۔بھائی میں بری نہیں ہوں میں نہیں بدکردار۔"

فارینہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔روتے ہوئے اس کی ہچکی بندھ گئی تھی۔

"ریلیکس گڑیا۔میں ہوں نہ آپ کے ساتھ۔دیکھو یہاں کوئی نہیں ہے۔مجھے یقین ہے تم بری نہیں ہو۔تم بری ہو ہی نہیں سکتی میری فاری تو بہت معصوم ہے۔بھائی ہے یہاں کہیں نہیں جا رہا میں۔تمہارے پاس ہوں۔"

ٹائیگر نے اسے خود میں بھینچتے ہوئے کہا۔اس کی اپنی آنکھیں بھی نم تھیں۔یہ حال وہ

پچھلے پانچ سال سے دیکھتا آرہا تھا اس کا۔ دنیا کے لئیے فارینہ مر گئی تھی اس لئیے وہ اسے اپنے پرانے گھر جہاں ان کا بچپن گزرا تھا وہاں رکھا ہوا تھا۔ لیکن اب وہ اسے یہاں نہیں رکھ سکتا تھا۔ دنیا گئی بھاڑ میں وہ اسے لے جائے گا اپنے ساتھ۔ اپنے گھر جہاں وہ ہر وقت اس کی نظروں کے سامنے ہو گی۔

"میری جان بس اب آپ نے نہیں رونا۔ میرے ساتھ چلو گی؟ میرے گھر؟ بجو کے پاس؟"

ٹائیگر نے اس کے انسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔ اس کے بال سنوارے اس سے پوچھ رہا تھا۔ بس اب بہت دور رکھلیا اسے خود سے۔

"وہاں وہ نہیں آئیں گے؟"

وہی خوف اس کی انکھوں میں بلکورے لینے لگا۔

"نہیں میری جان کوئی بھی میری پرنسس کے پاس نہیں آئے گا۔"

ٹائیگر نے اس کو اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور نیچے لے آیا جہاں واجد ان کا منتظر تھا۔ واجد کو دیکھ کر فارینہ ٹائیگر کے پیچھے ہونے لگی۔

"ریلیکس پرنسس۔ یہ میرا دوست ہے واجد اور یہ پولیس والا ہے۔ ہم دونوں مل کر اپنی پرنسس کی حفاظت کریں گے۔ ہے نہ واجد؟"

ٹائیگر نے فارینہ کو آگے کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں بلکل گڑیا۔ میں آپ کا بڑا بھائی ہوں۔ آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں کسی سے۔"

واجد نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"آج سے تمہاری چھٹی۔ تمہارا حساب شہنواز کلئیر کر دے گا۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے نرس سے کہا۔ اور فارینہ کو لے کر چلا گیا۔ شازینہ کو اس نے میسج کر دیا تھا۔

****

"پھوپھو کون آرہا ہے؟"

نور نے گھر میں ہلچل دیکھتے ہوئے کہا۔ نمل بھی آوازیں سن کر کمرے سے باہر آگئی تھی۔

"نور بچے آپ کی چھوٹی پھوپھو آرہی ہیں۔"

شازینہ نے مسکراتے ہوئے کہااور ملازموں کو ہدایت دینے لگی۔

"چھوٹی پھوپھو؟مطلب فاری پھوپھو؟"

نور نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں بچے وہی۔آپ کو یاد ہیں وہ؟"

شازینہ نے نور سے پوچھا۔

"لیں کیوں یاد نہیں ہوں گی۔میرے ساتھ اتنا کھیلتی تھیں وہجب بھی آپ کے گھر آتی تھی۔پھر تو وہ چلی گئی باہر ملک اب آرہی ہیں پانچ سال بعد۔اب کھیلوں گی ان کے ساتھ میں بہت سارا۔"

نور نے اپنا بچپن یاد کرواتے ہوئے کہا۔جب وہ شازینہ اور ارحم کے پاس رہتی تھی۔

(ٹائیگر جب اسے اٹھالایا تھا شازینہ اور ارحم کی شادی کو چند سال ہو چکے تھے۔)جب فارینہ کے ساتھ واقع پیش آیا نور اس وقت تیرہ سال کی تھی اس لئیے اسے کہا گیا تھا فارینہ ملک سے باہر گئی ہے۔

'بی بی جی چھوٹی بی بی آگئی۔"

فاخرہ مائی نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔سب نے داخلی دروازے کی طرف دیکھا۔جہاں واجد اور ٹائیگر کے ساتھ ایک اکیس بائیس سالا دری سہمی سی لڑکی اندر آرہی تھی۔جس نے ٹائیگر کا ہاتھ سختی سے پکڑ رکھ تھا۔

"چھوٹی۔"

شازینہ اس سے ملنے کے لئیے آگے بڑھی۔فارینہ ڈر کر دور ہوئی۔

"دور۔مجھے ہاتھ مت لگائیں پلیز میں بری نہیں ہوں۔بھائی یہ لوگ ان سے بچائیں مجھے بھائی۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فارینہ چلانے لگی۔شازینہ وہیں رک گئی تھی۔نور اور نمل حیرت سے یہ سب دیکھ رہی تھیں۔یہ کیا ہو رہا تھا ان دونوں کو سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"ششش گڑیا۔یہ بجو ہیں۔ہماری بجو۔اور یہ زر نور ہے نہ تمہاری بھتیجی۔میری بیٹی۔اور یہ نمل ہے گڑیا میری بیوی۔اچھا آؤ تمہیں تمہارا کمرہ دکھاؤں۔"

ٹائیگر نے اس کا چہرا تھامتے ہوئے کہا۔اور اسے اوپر کمرے میں لے گیا۔نمل نے حیرت سے نور کو دیکھا۔ٹائیگر نے کہا اس کی بیٹی ہے۔تو کیا ٹائیگر شادی شدہ ہے؟

"پھو پھو فاری پھو پھو کو کیا ہوا ہے؟"

نور نے ٹائیگر اور فارینہ کے جاتے ہی پوچھا۔شازینہ نے اسے دیکھا اور پھیکا سا مسکرائی۔

"بیٹا آپ کو یاد ہے نہ وہ علاج کے لئیے گئی تھی باہر۔تو ان کی یاداشت کا مصئلہ ہے چندا اور کچھ نہیں ہوا۔"

شازینہ نے نور سے جھوٹ بولا۔اور اٹھ کر چلی گئی۔

"ارے نمل آپ۔چلیں ہم لوگ میرے کمرے میں چلتے ہیں۔"

نور نے نمل کو دیکھ کر کہا۔اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے میں لے گئی۔

****

"ایک بات پوچھوں؟"

نمل نے نور کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"پوچھیں۔"

نور نے اپنا سر لیپ ٹاپ سے اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آپ ٹائیگر کی بیٹی ہیں؟"

نمل کی بات پہ نور نے اسے دیکھا اور پھیکا مسکرائی۔

"ہوں بھی۔اور نہیں بھی ہوں۔"

نور نے لیپ ٹاپ بند کیا اور دوسری طرف رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟میں سمجھی نہیں۔"

نمل نے نہ سمجھی سے کہا۔

"میں سمجھاتی ہوں۔اصل میں ماما کو یہ لگتا ہے میں نہیں جانتی میں ان کی بیٹی نہیں ہوں۔پر میں جانتی ہوں انہوں نے مجھے ایک جنگل سے اٹھایا تھا۔"

نور نے پھیکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔نمل نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"پلیز نمل یہ بات انہیں مت بتایئے گا۔ایک دن میں نے شازینہ پھوپھو ارحم چاچو اور ماما کو بات کرتے سنا تھا۔وہ لوگ ماما سے کہہ رہے تھے کہ مجھے سچ بتادیں۔ماما نے منع کر دیا ان کو ڈر تھا وہ مجھے کھو دیں گے۔مجھے بہت دکھ ہوا تھا یہ سن کر کہ میں ان کی بیٹی نہیں ہوں۔نمل لیکن ان کی اتنی بے لوث محبت دیکھ کر میں خاموش ہو گئی۔میں

انہیں ماما اسی لئیے کہتی ہوں کیونکہ انہوں نے مجھے ماں باپ دونوں کا پیار دیا ہے۔لوگ کہتے ہیں نمل ماما اچھے آدمی نہیں ہیں۔پر میں نہیں مانتی ماما اتنے اچھے ہیں اتنا خیال رکھتے میرا۔نمل میں نے انہیں بہت تنگ کیا ہے لیکن وہ کبھی مجھ سے تنگ نہیں آئے۔نہ ہی مجھے کبھی بے جا ڈانٹا ہے پر جب غصہ کرتے ہیں تو یہ بھی نہیں دیکھتے کہ سامنے میں ہوں شازی پھوپھو ہیں ارحم چاچو یا واجد چاچو بس وہ غصہ نکال دیتے ہیں۔سوائے فاری پھوپھو کے۔مجھے کبھی یہ فیل نہیں ہونے دیا ان لوگوں نے کہ میں ان کا خون نہیں۔ میں شکر کرتی ہوں کہ ان لوگوں نے جن کی میں اولاد تھی مجھے پھینک دیا کیونکہ میری قدر وہ نہ کرتے جن لوگوں نے بوجھ سمجھ کر پھینک دیا۔اتنا پیار کبھی نہ ملتا مجھے اپنے اصل ماں باپ کے گھر بھی جتنا یہاں ملا۔"

نور ہنستے ہنستے رو دی۔نمل نے اس کو گلے لگایا۔

"ششش روتے نہیں ہیں نور۔آپ تو بہت بریو ہیں نہ۔جو ہوا اس میں اللہ پاک کی کوئی مصلحت ہو گی۔وہ اپنی اتنی پیاری بندی کی ناقدری نہیں ہونے دے سکتے تھے۔اسی لئیے انہوں نے آپ کو آپ کے ماما سے ملوایا۔اب نہیں رونا آپ نے مسکراتی ہوئی اچھی لگتی ہیں آپ۔چلیں مسکرا کر دکھائیں۔"

نمل نے اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔تو نور مسکرادی نمل نے اس کو اپنی گود میں لٹادیا۔اور سوچنے لگی اس کا غم کتنا بڑا تھا۔ نمل نے ایک عمر گزاری ہے اپنے ماں باپ کی چھاؤں میں۔ لیکن پھر بھی وہ شکوہ کر رہی تھی اور نور وہ اس سے چھوٹی تھی لیکن اس کے منہ سے آج اس نے شکر سنا۔

(دنیا میں کتنا غم ہے میرا غم کتنا کم ہے۔)

****

"تم یہاں؟"

ٹائیگر نور کے کمرے میں داخل ہوا تو نمل دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔

"جی وہ نور لے کر آئی تھی۔"

نمل نے نور کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا ہوا تم اس کے ساتھ تھی۔فاری کو دیکھ کر پریشان ہو گئی ہو گی میں اسی لئیے اسے دیکھنے آیا تھا۔تھینک یو نمل نور کے ساتھ ہونے کے لئیے۔"

ٹائیگر نے نور کا سر اس کی گود سے نکال کر تکیئے پہ ڈالتے ہوئے کہا۔

"میرا فرض تھا۔"

توقع کے برعکس جواب آیا۔

"ہمم تمہیں پتہ ہے ہمیشہ نور کو خود سنبھالا میں نے جب بھی یہ پریشان ہوتی تھی۔ لیکن آج تم نے اسے سنبھال کر احساس دلایا مجھے کہ اب صرف میں نہیں تم بھی ہو جو اس کا خیال رکھ سکتی ہے۔ یہ میرے لئیے میری پوری زندگی ہے نمل۔"

ٹائیگر نے نور کے اوپر کمفرٹر ڈالتے ہوئے کہا۔ نمل نے اسے دیکھا اسے ہمیشہ لگتا تھا جس طرح ہادی اس کا خیال رکھتا ہے اس طرح کوئی نہیں رکھ سکتا تھا۔ لیکن آج ٹائیگر کو دیکھ کر احساس ہوا صرف ہادی نہیں اور بھی ایسے بہت سے لوگ ہیں جو اپنی بہن بیٹیوں کا خیال اسی طرح رکھتے ہیں۔

"چلو کمرے میں چلتے ہیں رات بہت ہو گئی ہے۔"

ٹائیگر نے نمل سے کہا۔ نمل نے اس کی آنکھیں دیکھی جو لال انگارہ ہو رہی تھی۔ کچھ کہے بغیر وہ اٹھی اور اس کے پیچھے چل دی۔ ٹائیگر اپنے کمرے میں آیا نمل بھی اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی۔

"میں کہاں سوؤں گی؟"

نمل نے آنکھوں میں الجھن لئیے پوچھا۔ٹائیگر نے اس کا ہاتھ پکڑا اور بیڈ پہ بٹھایا۔

"یہاں پہ۔"

"لیکن۔"

"پلیز نمل میں آج کوئی بحث سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔میرے سر میں شدید درد ہے چپ کر کے سو جاؤ کھا نہیں جاؤں گا۔"

نمل کے کچھ بولنے سے پہلے ٹائیگر نے کہا اور خود بھی بیڈ کی دوسری طرف چلا گیا۔بیڈ پہ بیٹھ کر اس نے سر نمل کی گود میں رکھلیا۔اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے بالوں میں چلانے لگا۔

"نمل آپی کہتی تھی شادی کر لو تمہاری بے سکونی ختم ہو جائے گی۔میں ہنستا تھا بھلا شادی کے بعد بھی سکون آتا ہے کیا۔لیکن آج احساس ہوا ہے وہ ٹھیک کہتی تھی۔آج میں بہت بے سکون تھا فاری کی حالت دیکھ کر پھر نور کا ڈر الگ تھا۔لیکن یہاں تمہاری گود میں سر رکھ کر لیٹنے سے ساری بے چینی بے سکونی ختم ہو گئی۔میرے بس میں ہوتا

تو اس لمحے کو کہیں قید کر لیتا ساری زندگی اسی طرح گزار لیتا۔"

اس نے نمل کا ہاتھ آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

"نمل میں بہت تکلیف میں ہوں۔فاری کی وجہ سے دعا کرنا میں اس کا بدلہ لے کر پھر مروں۔مجھے نیند نہیں آتی رات کو وہ خوفناک رات مجھے سونے نہیں دیتی۔میں کمزور نہیں تھا میرے باپ نے مجھے بے بس کر دیا تھا۔نمل وہ رات مجھے جینے نہیں دیتی۔ فاری کو دیکھ کر تم نے سوچا ہو گا یہ کون ہے اور اس کی یہ حالت۔نمل فاری میری معصوم بہن ہے ہمارے گھر کا لاڈلا بچہ۔میری اور شازی آپی کی جان بستی ہے اس میں۔ میرے باپ کی ایک غلطی نے اس کو اس حال تک پہنچایا ہے۔پچھلے پانچ سالوں سے وہ اس حال میں وجہ ہمارا اپنا باپ ہے۔نہ وہ اس عورت دے شادی کرتا نہ اس عورت کے خبیث شیطان صفت بھائی میری پھول سی بہن کو نوچ کھاتے۔"

نمل کو اپنی گود پہ ٹائیگر کے آنسون گرتے ہوئے محسوس ہوئے۔اس نے اس کی طرف دیکھا جس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

"کک؟ کیا ہوا تھا فاری کے ساتھ؟"

نمل نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے پوچھا۔وہ کمزور ہر گز نہیں تھا بس اس کے دل کا بوجھ بڑھ چکا تھا جسے وہ کسی کے ساتھ بانٹنا چاہتا تھا۔نمل کے پوچھنے پہ وہ اٹھا اور اس کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا۔آنسوں اس کا چہرا بھگو رہے تھے۔

"میں نور کو لے کر شازی اور ارحم کے ساتھ گیا تھا گھومنے۔nothern areas فاری کے ان دنوں ایگزامز تھے وہ ہمارے ساتھ نہیں آسکی۔ان دنوں بابا نے اسے اپنے پاس بلا لیا بابا نے ماما کی ڈیتھ کے بعد دوسری شادی کر لی تھی۔ماما کی ڈیتھ فاری کی پیدائیش کے وقت ہوئی تھی۔تب سے شازی آپی نے ہمیں ماں بن پالا ہے۔بابا کی دوسری شادی کے بعد ہم ان سے الگ رہتے تھے کیونکہ اس عورت کی ہم سے بنتی نہیں تھی۔گھر پہ کوئی نہیں تھا اس لئیے بابا نے کہا فاری کو اس کی طرف چھوڑ دیں نہ چاہتے ہوئے بھی ہم اسے چھوڑ کر چلے گئے۔فاری نے بہت ضد کی اسے نہیں جانا وہاں۔پندرہ سولہ سال کی تھی وہ جب بابا کی بیوی کے بھائیوں نے چھوٹی کے ساتھ زیادتی کی۔نمل میری چھوٹی بہت معصوم ہے۔بہت زیادہ میں نے اسے زمانے کی گرم ہوا تک نہیں لگنے دی تھی۔اس کے ساتھ ان حیوانوں نے نمل پندرہ سال کی معصوم بچی۔"

ٹائیگر نے اسے بتانا شروع کیا۔وہ بات جس کو وہ کئی سالوں سے دبا کر بیٹھا تھا۔آج نمل کے سامنے اسے دہرا رہا تھا۔

ماضی

"بھائی آپ لوگ واپس آجائیں پلیز۔"

فاری نے پچھلے کچھ دنوں سے بس ایک ہی رٹ لگائے رکھی تھی۔بھائی آجائیں آپ لوگ جلدی آئیں کئی بار کال پہ رونے لگ جاتی تھی۔ٹائیگر اور شازی نے دھیان نہیں دیا تھا ان کو لگا ان دونوں کو مس کر رہی بس اور کچھ نہیں۔

"فاری کل آجائیں گے پرامس۔"

ٹائیگر نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔کیونکہ وہ لوگ بس پہنچنے والے تھے۔

"ٹھیک ہے مت آئیں۔ میں نہیں کروں گی بات آپ سے اور بجو سے۔"

غصے سے کہتے ہوئے اس نے کال بند کر دی۔ کمرے کا دروازی ناک ہوا۔ فارینہ نے خوف سے دروازے کو دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"فارینہ دروازہ کھولو۔"

اس کی سوتیلی ماں کی آواز آئی۔ وہ ڈرتی ہوئی دروازے تک پہنچی اور دروازہ کھول دیا۔ اس عورت کے پیچھے اس کا باپ بھی کھڑا غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"بتا اپنے باپ کو کیا گل کھلا رہی ہے تو میرے بھائیوں کے ساتھ۔"

اس عورت نے فاری کو تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔

"بابا ایسا کچھ۔"

فارینہ نے کچھ بولنے کے لئیے لب کھولے لیکن اس کے باپ نے اسے تھپڑ مارا تھپڑ اتنا زوردار تھا وہ نیچے زمین پہ گر گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا کہہ رہی ہے تمہاری ماں؟اس لئیے تمہیں یہاں بلایا میں نے ارے وہ تو مرد ہیں کر سکتے ہیں کچھ بھی۔ تمہیں شرم نہ آئی اپنی عمر دیکھی ہے تم نے؟"

اس کا باپ اسے مارتے ہوئے کہہ رہا تھا۔اس نے اس عورت کے ہاتھ سے بیلٹ لیا اور فارینہ کو مارنے لگا۔

"بابا نہیں۔ بابا درد ہو رہا ہے۔"

فارینہ درد سے بلبلا اٹھی وہ چلانے لگی۔ نیچے ٹائیگر اور شازینہ جو اسے لینے آئے تھے اس کی آواز سن کر اوپر بھاگے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چھوٹی؟"

ٹائیگر دروازے پہ پہنچ کر چیخا۔ اس سے پہلے وہ آگے بڑھتا اس کی ماں کے بھائیوں نے اسے پکڑ لیا۔

"بابا یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔"

شازینہ نے اگے بڑھ کر کہا۔شازینہ کو اس عورت نے پکڑ لیا۔

"بھائی۔بجو۔میں بری نہیں ہوں۔بابا کو منع۔"

فارینہ نے ان دونوں کو دیکھ کر روتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چپ ہو جا بد کردار لڑکی۔ارے یہ کیا بچائیں گے تمہیں۔تم لوگوں کو پتہ ہے یہ تم لوگوں کی لاڈلی میرے معصوم بھائیوں کو پھنسا رہی تھی۔یہ تو میں نے دیکھ لیا ورنہ تو توبہ توبہ۔عمر دیکھ اپنی بے حیا اور کام دیکھ۔"

وہ عورت زہر خند لہجے میں بولی۔ان کے باپ نے ایک زوردار بیلٹ کھینچ کر اسے مارا۔

"یہ تربیت کی ہے تم لوگوں نے اس کی۔"

ایک اور بیلٹ اسے مار کر ان دونوں سے پوچھا۔ٹائیگر خود کو ان دونوں سے چھڑوانے میں لگا ہوا تھا۔شازینہ بھی اس عورت کی گرفت سے آزاد ہونے کے لئیے ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بابا بس کر دیں خدا کا واسطہ ہے۔چھوٹی بچی ہے وہ کیا کہہ رہے ہیں آپ یہ۔چھوڑو مجھے۔"

ٹائیگر نے اپنے آپ کو چھڑواتے ہوئے کہا۔لیکن وہ اکیلا کیا کر سکتا تھا۔

"چھوٹی بچی نے کیسے ہماری راتیں رنگین کی ہیں تمہیں نہیں پتہ۔"

اس عورت کے بڑے بھائی نے کہا۔ٹائیگر اور شازینہ نے ان لوگوں کو دیکھا۔فارینہ کا رونا اس کا ان لوگوں کو جلدی آنے کا کہنا۔اس کا ڈر جانا وہ سب اس وجہ سے تھا۔خدا جانے کیا ہوا تھا ان کی چھوٹی کے ساتھ۔

"بکواس بند کرو۔چھوٹی تم بتاؤ کیا ہوا ہے گڑیا؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے فارینہ سے پوچھا۔جو یک ٹک اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی۔

"بھائی میں۔(ہچکی) بری نہیں ہوں۔یہ سب جب آپ لوگ گئے تھے (ہچکی) نہ اس رات یہ سب میرے کمرے میں آئے بھائی (ہچکی) ان لوگوں کا ٹچ بیڈ تھا۔میں نے منع کیا بھائی۔میرے منہ پہ (ہچکی) ٹیپ لگا دی ان لوگوں نے۔اور"

فاری کی بات سن کر ٹائیگر کا دل کیا وہاں موجود سب لوگوں کو آگ لگا دے۔ خود کو بھی وہ کیوں گیا اسے چھوڑ کر کیوں اس عورت کے حوالے کر گیا۔

"اے لڑکی جھوٹ کیوں بول رہی ہے۔ باجی آپ جانتی ہیں نہ یہ راضی تھی خود۔"

اس عورت کے بڑے بھائی نے فارینہ کو بالوں سے پکڑ کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اس کا کیا کرنا ہے اب؟"

اسی آدمی نے ان کے باپ سے پوچھا۔

"جو دل میں آتا ہے کرو۔ میری طرف سے یہ مر گئی۔"

اس کے باپ نے ایک تنفر بھری نظر اس پہ ڈالی اور چلا گیا۔اس عورت کے بھائی ہنسے خباثت بھری ہنسی۔

"بھائی پلیز۔بچالیں مجھے بجو بابا پلیز میں بری نہیں ہوں۔بھائی مجھے گندا لگتا ہے۔"

فارینہ کو وہ کمرے سے باہر لے جانے لگا وہ روتے ہوئے ایک ہی بات کہہ رہی تھی۔

"چھوڑو میری بہن کو۔"

"چھوڑ دو مجھے۔"

"بجو بھائی۔اللہ جی بچالیں اللہ جی پلیز۔"

وہ تینوں رو رہے تھے۔ٹائیگر خود کو چھڑوانے کی سر توڑ کوشش کر رہا تھا۔اس کے مقابلے وہ دونوں کافی مظبوط تھے۔فارینہ کی چیخیں نیچے سے آنے لگی۔وہ دونوں آدمی ٹائیگر کو کھینچتے ہوئے نیچے لے آئے۔شازینہ کو اس عورت نے بالوں سے گھسیٹا۔نیچے کا منظر دیکھ کر ٹائیگر کا دل کیا زمین پھٹ جائے وہ اس میں سما جائے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(قیامت کیوں نہیں آتی اس وقت جب یہ انسانی کھال اوڑھے بھیڑئے معصوم سی کلیوں کو نوچتے ہیں۔ہمارے معاشرے میں غلط و کٹم کو ہی سمجھا جاتا ہے آخر کیوں؟ کیوں جب کہیں کسی کی عزت کا یہ حوس پجاری جنازہ نکالتے تب زمین کیوں نہیں پھٹتی؟آسمان کیوں نہیں گرتا؟آخر کب تک ہوا کی بیٹی حوس کے ہجاریوں سے ہارتی رہیں گی؟)

ٹائیگر سے اپنی گڑیا کی چیخیں برداشت نہیں ہوئی۔اس بار وی خود کو چھڑانے میں کامیاب رہااوران میں سے ایک آدمی سے گن چھین کراس آدمی کو شوٹ کیاجواس کی چھوٹی کونوچ رہاتھا۔شازینہ نے بھی خود خواس عورت سے چھڑوایااوردیوار پہ لٹکی گن اٹھاکراپنی طرف آنے والے آدمی کو شوٹ کیا۔ٹائیگر فارینہ کی طرف بڑھا۔لیکن اس عورت کادوسرابھائی اس کے راستے میں آیا۔فضاء میں ایک اور گولی کی آواز گونجی شازینہ نے اس آدمی کو شوٹ کیا۔شازینہ کی طرف بڑھنے والے کوٹائیگر نے شوٹ کیا۔یہ وہ آخری مرد تھاجس نے فارینہ کے ساتھ غلط کیا۔اب بچ گئی تھی وہ عورت شازینہ نے اس عورت کو بھی شوٹ کیا۔اور بھاگتی ہوئی فارینہ کے پاس آئی جو حواس کھوچکی تھی۔اس کی نبز بھی دھیمی چل رہی تھی۔شازینہ نے اپنی چادراس پہ ڈالی۔

"ٹائیگراس کی سانس۔"

شازینہ نے روتے ہوئے کہا۔ٹائیگر نے فون نکالااورارحم اور واجد کو بلایا۔ان دونوں کے علاوہ وہ کسی پہ بھروسہ نہیں کرسکتا تھا۔وہ دونوں بھی بجلی کی رفتار سے وہاں پہنچے

تھے۔

"کیا ہو گیا ٹائیگر تم نے کال کی۔؟"

ان دونوں نے آتے ہی سوال کیا۔ لیکن ارد گرد کا ماحول دیکھ کر وہ دونوں پریشان ہو گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ سب؟ فاری کو کیا ہوا۔ ٹائیگر بتاتا کیوں نہیں؟"

ارحم نے اس کی طرف دیکھا جو بس فارینہ کو دیکھے جا رہا تھا۔

"اس کی سانسیں رک رہی ہیں۔ ارحم اس کو ہسپتال لے جائیں۔"

شازینہ نے روتے ہوئے کہا۔ارحم اس کی طرف بڑھااور اس کی نبز ٹٹولی۔

"ٹائیگر اٹھو ہوش کرو۔بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے؟"

واجد ٹائیگر کے سامنے زمین پہ بیٹھتا ہوا بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سب برباد ہو گیا۔ان حیوانوں نے میری گڑیا کو نوچ ڈالا۔اور میں کچھ نہ کر سکا دیکھ اس کو کیا حال کر دیا ہے میری گڑیا کا۔"

ٹائیگر نے اتنا کہا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔روتوا رحم اور واجد بھی رہے تھے۔یہ سب کچھ کیسے ہو گیا وہ تینوں تو ایک خوشحال خاندان تھے۔ایک دوسرے میں جان بستی تھی ان سب کی۔

"ارحم اسے ہسپتال لے جاؤ خدا کا واسطہ ہے۔"

شازینہ کی آواز پہ وہ تینوں اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"یہ سب صاف کرنا ہے واجد۔ پلیز ہیلپ می۔ مجھے تم دونوں کے علاوہ کسی بھی بھروسہ نہیں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے بے بسی سے کہا۔

"تو بے فکر ہو جا۔ چھوٹی کو لے جا ہسپتال میں کرتا ہوں یہاں کا بندوبست۔ ارحم یہ گنز لے جا اپنے ساتھ۔"

واجد نے ٹائیگر کو اٹھاتے ہوئے کہا۔ تو وہ اٹھا اور فارینہ کو ہسپتال لے گیا۔ اسے نہیں تھا پتہ ارحم اور واجد نے کیسے سب کلئیر کیا کیسے ان لاشوں کو دفن کیا بس وہ اس وقت صرف فارینہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسے نہیں تھا پتہ وہ لوٹے گا تو ایک قیامت اس کے انتظار میں ہو گی۔ اس رات ٹائیگر بھا کا جنم ہوا۔ شازینہ کا کیا اس نے اپنے سر لے لیا چونکہ واجد اور ارحم نے سارے ثبوت ختم کر دیئے تھے جس وجہ سے کسی کو پتہ نہیں چلا تھا اس رات کیا ہوا۔ اس کا باپ ایک دن ان کے گھر آیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں ایک ہی بار پوچھوں گا۔ کیا کیا تم نے اپنے ماں اور اس نے بھائیوں کے ساتھ۔"

ٹائیگر گھر میں داخل ہوا جب سامنے اسے اپنا باپ بیٹھا نظر آیا۔ اسے دیکھ کے اس کے باپ نے اس سے پوچھا۔

"ماں نہیں ہے وہ عورت میری۔ جاننا چاہو گے کیا کیا ان کے ساتھ؟ مار دیا میں نے ان چاروں کو۔ اپنے ہاتھوں سے مارا ہے ان چاروں کو۔ کاش تم بھی اس وقت میرے سامنے ہوتے پانچواں قتل تمہارا کرتا میں۔"

ٹائیگر نے نفرت سے کہا۔

"تم نے ان چاروں کو مار ڈالا۔ تمہیں کیا لگتا ہے تم بچ جاؤ گے۔ میں ابھی پولیس کو بلاتا ہوں میری بیوی کو مار ڈالا تم نے۔"

اس کے باپ نے موبائیل نکالتے ہوئے کہا۔

"بلائیں ضرور بلائیں۔ آخر انہیں بھی تو پتہ چلے کے جس بلیک بئیر کے پیچھے وہ لوگ ہیں۔ وہ میرے سامنے کھڑا مجھے دھمکا رہا ہے۔ کرو فون کرو نہ رک کیوں گئے۔ کیا لگا

آپ کو بابا؟ مجھے نہیں پتہ آپ کیا کرتے ہیں۔آپ کیا کرتے پھر رہے ہیں۔وہ ڈائیمنڈز جو اس وقت آپ کے گھر میں پڑے ہیں کیا لگتا آپ کو میں نہیں جانتا ان کے بارے میں۔کیسے آئے ہیں یہ کون لایا ہے۔کیا لگتا آپ کو میں پولیس سے ڈرتا ہوں۔بلکل نہیں ڈرتے آپ جیسے لوگ ہیں میں دنیا کے سامنے سینہ تان کے کہوں گا۔میں نے اپنی چھوٹی کے مجرموں کو مارا ہے۔مجھے موقع ملا تو پھر سے وہی کروں گا۔آج سے میرے ہوتے ہوئے کسی لڑکی ہی عزت پہ ہاتھ ڈالنے والوں کا حال یہی ہو گا جو ان کا ہوا ہے اور جواب تمہارا ہو گا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔

"تم۔تمہیں کیسے پتہ میں بلیک۔"

"مجھے بہت کچھ پتہ ہے۔یہ بھی کہ آپ کا ایک اور بیٹا ہے جس کو آپ ٹھکرا چکے ہیں۔

شہیر نام ہے نہ اس کا؟ پتہ ہے وہ بھوکے شیر کی طرح آپ کی تاک میں بیٹھا ہے۔اسے یہ موقع میں دوں گا لیکن ابھی نہیں۔آج میں اپنی چھوٹی کو دفنا کر آیا ہوں اس لئیے آج میرے منہ مت لگو تم۔جس دن تم میرے سامنے آئے سمجھ جانا وہ دن آخری ہو گا تمہارا۔"

ٹائیگر کا لہجہ سرد تھا۔بلیک بئیر کے چہرے کا رنگ بدلا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کک؟ کیا ہوا؟ فاری کو وہ کہاں ہے؟"

بلیک بئیر نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"مر گئی وہ۔زخموں کا تاب نہ لا سکی۔پتہ ہے جو زخم ان حیوانوں نے دیئے اسے شاید وہ سہہ لیتی بابا۔لیکن جو زخم آپ نے آپ کی بے اعتباری نے آپ کے لفظوں نے دیئے

اس سے مری ہے وہ۔ان ہاتھوں سے اسے دفنا آیا ہوں جن ہاتھوں سے اسے چلنا سکھایا میں نے بابا۔ساری زندگی وہ آپ کی پیار بھری نظر کی منتظر تھی آپ نے کیا کیا؟اسے مار ڈالا؟اپنے بیٹی کو مار ڈالا بلکل اسی طرح جب طرح ماما کو مارا تھا۔آج سے آپ کا ہم دونوں سے کوئی تعلق نہیں۔آپ مر گئے ہمارے لئیے ایک قبر آپ کی بھی کھود آیا ہوں قبرستان میں۔جہاں آپ سے جڑا ہر تلق دفن کر آیا ہوں۔"

ٹائیگر کی آنکھ سے آنسوں نکلا جسے اس نے بے دردی سے صاف کیا۔اپنے باپ کی طرف دیکھے بغیر الٹے قدموں پلٹ گیا۔

****

آزان کی آواز سے ٹائیگر ماضی کے تلخ سفر سے واپس آیا۔نمل کا چہرا آنسوؤں سے تر تھا۔

"شہیر کون ہے؟"

نمل نے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر کہا۔ جو ایسے لگ رہا تھا صدیوں کی مسافت طے کر آیا ہے۔

"میرا سوتیلا بھائی۔ جو اس وقت میجر ہے آج کل ہاشم کے پیچھے ہے۔ ساتھ ہی بلیک بئیر کی تلاش میں ہے۔ اس کا پتہ مجھے مل چکا ہے۔ جلد ہی اسے شہیر کے حوالے کروں گا۔"

ٹائیگر نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اسے۔ اسے پتہ ہے آپ اس کے بھائی؟ آپ کا اصل نام کیا ہے؟"

نمل نے الجھ کر پوچھا۔

"ہاں اسے پتہ ہے۔ اسے میں نے ہی مدد دی یہاں تک پہنچانے میں۔ میرے انڈر کام کرتا ہے وہ۔ میں بھی اسی کی طرح ہوں بس دنیا کی نظروں میں گنڈا ہوں اور ہاں مجطبی نام ہے میرا۔ اور کوئی سوال نہیں جانم۔"

ٹائیگر نے اپنا سر اس کی گود میں رکھتے ہوئے کہا۔ نمل چپ ہو گئی اتنا سب کچھ اتنا ظلم کوئی کیسے کر سکتا۔ اس نے ٹائیگر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"نمل میری جان رونا بند کرو۔ میں نے اسی لئیے نہیں بتایا تھا کہ تم رونے لگو۔ بس ایک بات کہوں گا میری فاری کی مدد کردو۔ اسے سنبھالنے میں میری مدد کرو۔ کرو گی نہ؟"

اس کے آنسوں ٹائیگر نے اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کیئے اور اس کا ہاتھ آنکھوں سے لگا کر اپنے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے پوچھا۔

"ضرور۔"

نمل نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کہاں مر گئے تھے سب؟ کیسے جا سکتی ہے وہ یہاں سے؟"

ٹائیگر صفدر پہ برس رہا تھا۔ صفدر سر جھکائے کھڑا تھا کیونکہ غلطی اس کی تھی۔

"بھا مجھے نہیں پتہ اس دن میں گھر پہ ہی تھا۔ بی بی کیسے نکلی مجھے نہیں سمجھ آ رہا۔ چوکیدار اس وقت گیٹ پہ ہی موجود تھا بھا۔"

صفدر نے جھکے ہوئے سر کے ساتھ کہا۔

"چوکیدار کو تو دیکھ لوں گا میں۔اور سب گارڈز کو فارغ کر دو شہنواز جو ایک لڑکی کو سنبھال نہیں سکتے کل کو کسی اور کے سامنے بھی ڈھیر ہو جائیں گے۔"

ٹائیگر نے شہنواز سے کہا اور سامنے پڑی ٹیبل کو لات ماردی۔جب اسے پتہ چلا نمل چلی گئی پہلی فلائیٹ سے واپس آیا تھا۔

"آرام سے ٹائیگر کیا ہو گیا ہے۔"

آوازیں سن کر شازینہ لاؤنج میں آتی ہوئی بولی۔

"آپی آپ سے کہا تھا میں نے اس کو اکیلا مت چھوڑنا۔ دیکھا آپ نے چلی گئی وہ آپی مجھے چھوڑ کر کیسے جا سکتی وہ۔"

ٹائیگر نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اسے جانا ہی تھا کب تک تم اسے اس طرح قید کر سکتے تھے؟"

شازینہ اس کے ساتھ بیٹھتی ہوئی بولی۔

"قید کہاں تھی وہ آپی۔ کب قید کیا تھا میں نے اسے۔"

ٹائیگر نے پاس پڑا شیشے کا نازک واس سامنے دیوار پہ دے مارا۔ نازک سا واس منٹوں میں کرچیوں میں تبدیل ہو گیا۔

"یہ قید ہی تو تھی۔ تمہیں لگ رہا تھا اسے اس کے گھر والوں سے دور رکھ کر اسے اپنی محبت کا یقین دلاؤ گے تو وہ تمہارے ساتھ خوشی خوشی رہ لے گی؟ بھول ہے یہ تمہاری میری جان اسے دیکھا نہیں تھا تم نے وہ مر جھا گئی تھی۔ میری مانو اسے وقت دو اسے احساس ہو جائے گا تمہاری محبت کا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازینہ نے اس کے ہاتھ سے دوسرا واس لیتے ہوئے کہا جو وہ پھینکنے والا تھا۔

"کیسے بجو اسے کیسے احساس ہو گا؟ مجھے نہیں پتہ کچھ بجو میں اسے واپس لے آؤں گا اس کے لئیے چاہے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے۔"

ٹائیگر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ شازینہ نے اپنے بھائی کو دیکھا جس نے کئی سالوں بعد اسے بجو کہا تھا۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔ اسے کچھ وقت دو اگر تمہاری محبت میں صدق ہوئی تو اسے احساس ہو جائے گا اور وہ تمہارے پاس واپس ضرور آئے گی۔ تمہاری محبت کی طاقت اسے تمہارے پاس واپس لائے گی۔ تم نہیں جانتے میری جان محبت میں اپنا آپ منوانے کی بہت طاقت ہوتی ہے۔ اگر تمہاری محبت میں صدق ہے تو اسے تم سے کوئی دور نہیں کر سکتا اسے تمہارے سامنے گھٹنے ٹیکنے پہ مجبور کر دے گی۔ بس شرط یہ ہے کہ تمہاری محبت سچی ہو۔"

شازینہ نے اسے سمجھایا۔

"آپ جانتی ہیں بجو میں اسے واقعی سچی محبت کرتا ہوں۔ محبت نہیں بلکہ عشق آپی عشق

کرتا ہوں میں اس سے۔ میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر۔"

ٹائیگر نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ماما۔ یہ سب کیا کے؟ کچھ ہوا ہے کیا؟"

نور نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے لاؤنج کی حالت دیکھ کر پوچھا۔

"کچھ بھی نہیں بچے ادھر آؤ آپ۔"

شازینہ نے نور کو اپنے پاس بلایا۔

"ماما آپ کے ہاتھ سے خون بہہ رہا ہے۔"

نور شازینہ کے پاس جا رہی تھی جب اس کی نظر ٹائیگر کے ہاتھ سے رستے خون پہ پڑی۔

"کچھ نہیں ہوا نور چھوٹی سی چوٹ ہے بس۔"

ٹائیگر نے اپنے ہاتھ کو دیکھ کر کہا۔ نور وہیں اس کے پاس صوفے سے نیچے بیٹھ گئی جہاں جگہ جگہ کانچ پڑے تھے۔

"نور میری جان لگ جائے گی تمہیں۔"

ٹائیگر نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ماما کچھ ہوا ہے نہ؟ بتائیں مجھے؟ نمل وہ چلی گئی ہے نہ؟ آپ نے یہ اسی وجہ سے کیا ہے نہ؟"

نور نے اس کے ہاتھ سے رستے ہوئے خون کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بچے کچھ نہیں ہوا۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ نمل اپنے ماما بابا کے گھر گئی ہے آجائے گی کچھ دنوں میں۔"

ٹائیگر نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتے ہوئے کہا۔

"ماما خون بہہ رہا ہے آپ کا۔ فاخرہ مائی فاخرہ مائی فرسٹ ایڈ باکس لائیں جلدی۔"

نور نے فاخرہ مائی کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"میں ٹھیک ہوں نور دیکھو مجھے کچھ نہیں ہوا۔"

ٹائیگر نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔اسے پتہ تھا نور اب پریشان رہے گی اس کی وجہ سے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں نہ ماما آپ نہیں ٹھیک۔میں بات کروں گی نمل سے وہ آئے گی آپ پاس۔اسے آنا پڑے گا میرے ماما کے پاس آپ بلکل بھی پریشان نہ ہوں اوکے۔"

نور نے اس کے ہاتھ سے شیشہ نکالتے ہوئے کہا۔

"اور ایسا کیا کرو گی تم؟"

ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا جو اس وقت واقعی ٹائیگر بھا کی بیٹی لگ رہی تھی۔

"انہیں آپ کے پاس لے آؤں گی۔ میرے ماما کو تکلیف نہیں دے سکتی اس طرح وہ۔ نور کے ماما کو کوئی تکلیف نہیں دے سکتا کوئی بھی نہیں خود نور بھی نہیں۔"

نور نے اس کے ہاتھ پہ پٹی باندھتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر نے اس کی ناک کھینچی وہ مسکرائی تو ٹائیگر بھی مسکرا دیا۔ اس کی نور اس کی بیٹی اس کی طاقت تھی اسے نور کی خاطر خود کو مظبوط رکھنا تھا۔

"اچھا اچھا اب تم بھی بن جاؤ اپنے ماما کے طرح۔ ڈون کا خاندان ایسے ہی تو نہیں کہتا

میں۔"

اندر آتے ارحم نے نور کے سر پہ چپٹ مارتے ہوئے کہا۔

"کیا ہے بھئی چاچو کیوں چڑتے آپ ہم سے۔"

نور نے ارحم کو گھورتے ہوئے کہا۔اس کے گھورنے سے سب ہنس دیئے سچ ہی کہتا تھا ٹائیگر وہ ان کے گھر کی رونق ہے۔

****

"اٹھ گئی میری گڑیا؟"

ہادی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔ نمل اس وقت اپنے ماما بابا کے کمرے میں تھی۔

"جج۔جی بھائی۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ہادی چلتا ہوا بیڈ پہ بیٹھ گیا۔

"بھائی آپ کچھ پوچھیں گے نہیں؟"

نمل نے اپنا سر اس کی گود میں رکھتے ہوئے کہا۔آج اسے یہاں آئے تین دن ہوئے تھے تب سے ہادی یا گھر میں کسی نے اس سے کچھ نہیں پوچھا۔

"چھوٹی اگر تم بتانا چاہتی ہو تو تمہارا بھائی سننے کو تیار ہے۔ لیکن اگر تمہیں تکلیف ہو گی تو میں نہیں سننا چاہتا۔"

ہادی نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔

"بھائی مجھے تکلیف نہیں ہو گی بس آپ وعدہ کریں آپ کسی کے ساتھ کچھ نہیں کریں گے۔"

نمل کی بات پہ ہادی نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بھائی مجھے۔ مجھے ٹائیگر نے کڈنیپ کیا تھا۔"

نمل نے ڈرتے ہوئے کہا۔ہادی کے چہرے کے تعاثرات بدلے۔

"اس کی اتنی ہمت وہ میری چھوٹی۔"

"بھائی وہ ویسے نہیں ہیں جیسے دکھتے ہیں۔وہ الگ ہیں وہ دنیا کے سامنے برے ہیں لیکن وہ برے نہیں ہیں۔بھائی انہوں نے مجھے کڈنیپ کیا لیکن میرے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا۔آپ پلیز انہیں کچھ بھی نہ کہنا۔میں آگئی ہوں یہاں ٹھیک ہوں بلکل بھائی پلیز۔"

نمل نے ہادی کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔نمل کی بات سن کر ہادی خاموش ہو گیا تھا اس نے نمل کے بالوں میں انگلیاں چلانا بھی بند کر دی۔نمل اٹھی اور اس کی طرف رخ کر کے بیٹھی۔

"بھائی میرے پاس۔ میرے پاس ثبوت ہے وہ کسی مافیا سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ وہ بھائی وہ کمانڈو ہیں۔"

نمل نے بیڈ سائیڈ ٹیبل سے ایک ڈائیری اٹھا کر اسے دی۔ ہادی اس انکشاف پہ حیران رہ گیا۔ ان سب کو شک تھا اس کا ریکارڈ کہیں کیوں نہیں ہوتا تھا لیکن وہ فورسز میں تھا اس بات کا ان لوگوں کو علم بھی نہیں تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمہیں۔ تمہیں کیسے پتہ؟"

ٹائیگر نے نمل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر نمل نے اسے سارا واقع بتا دیا۔ ہر بات ٹائیگر کا شہیر سے تعلق فارینہ کی بات بلیک بئیر اور ٹائیگر کا تعلق۔ سوائے واجد اور ٹائیگر کے تعلق کے۔ وہ نہیں چاہتی تھی فلحال وہ واجد کو غلط سمجھے۔

"آپ یہ ڈائیری پڑھیں اس میں ہر بات لکھی ہوئی ہے۔"

نمل کی بات پہ ہادی نے ڈائیری کھولی۔

"Iam a snake eater"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsa

"میں ملکِ پاکستان کے ہر دشمن کی موت ہوں۔"

"میں وہ للکار ہوں جس پر دشمن لرز جاتا ہے۔"

"میں پاکستان کے دفاع کی آخری لکیر ہوں۔"

"میں سرحدوں کا محافظ ہوں۔"

"لوگ مجھے برا سمجھتے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے اپنے گھر اور اپنے ملک کی حفاظت کے لئیے کچھ بھی کروں غلط نہیں ہو گا۔ جیسے کہتے ہیں پیار اور جنگ میں سب جائیز ہے اسی طرح میرے لئیے ہر چیز جائیز ہے۔ اگر اس وجہ سے لوگ مجھے غلط سمجھیں تو مجھے فرق نہیں پڑتا۔ میرا ملک میرا عشق ہے میری فیملی میرا جنون۔ بات اگر میرے ملک اور فیملی یعنی میرے عشق اور جنون پہ آئی تو میں اس دنیا کو آگ لگانے میں ایک سیکنڈ کی دیر نہیں لگاؤں گا۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈائیری کے پہلے صفحے پہ بڑی بڑی لکھائی سے لکھا ہوا تھا۔ ڈائیری میں وہی سب تھا جو نمل اسے بتا چکی تھی ہادی نے ڈائیری بند کر دی۔

"لیکن تمہیں کڈنیپ کیوں کیا اس نے؟"

ہادی نے الجھ کر پوچھا۔

"بھائی اس نے مجھ سے۔"

نمل نے بات آدھی چھوڑ دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بولو گڑیا؟"

ہادی نے اسے آگے بولنے کا کہا۔

"مجھ سے وہ بھائی مجھ سے انہوں نے نکاح کیا ہے۔"

نمل نے جھکے سر کے ساتھ کہا۔ہادی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"بھائی میں نے بہت منع کیا۔میں نے کہاان سے بھائی مجھے نہیں کرنا کچھ۔بھائی آیئم سوری مجھے معاف کر دیں۔"

نمل نے روتے ہوئے کہا۔ہادی نے اسے گلے لگایا نمل پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"بس کر جاؤ بچے۔ایک برا خواب سمجھ کر بھلا دو۔میری جان کچھ بھی ہو جائے ایک بات یاد رکھنا تمہارا بھائی تمہارے ساتھ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔اب رونا نہیں ہے آپ نے اوکے۔"

ہادی نے اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔نمل نے اثبات میں سر ہلایا۔

****

"چاچا یہاں روکیں پانچ منٹ کے لئیے۔"

نور نے صفدر سے کہا۔ تو صفدر نے گاڑی روک دی۔ نور گاڑی سے نیچے اتری اور شاپ کے اندر جانے لگی کہ اچانک کسی نے اس کا بازو پکڑ کر دوسری طرف کیا۔ نور زور سے چیخی صفدر بھی نور کی چیخ سن کر آ گیا۔ ٹائیگر جو گاڑی میں بیٹھا تھا وہ بھی اترا۔

"کیا ہوا بچے آپ ٹھیک ہیں نہ؟"

ٹائیگر نے نور کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ لیکن نور خون خوار نظروں سے ارمان کو دیکھ رہی تھی جو ٹائیگر کو دیکھ کر فوراً سیدھا ہو گیا تھا۔

"ماما میں ٹھیک ہوں۔ لیکن لگتا ہے یہ ٹھیک نہیں ہیں۔ ہر بار مجھ سے ٹکرا جاتے ہیں۔ مصئلہ کیا ہے آپ کا۔ یہ آنکھیں اللہ جی نے آپ کو سجاوٹ کے لئیے نہیں دی ان کا استعمال بھی کر لیا کریں۔"

نور نے ٹائیگر اور ارمان دونوں کو ایک ساتھ کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نور بچے۔"

ٹائیگر نے اس کی نان سٹاپ چلتی زبان کو روکنے کے لئیے سختی سے کہا۔

"آئیم سوری سر۔ بٹ وہ سامنے سے آتی ہوئی گاڑی لگ جاتی انہیں میں نے آواز دی تھی لیکن انہوں نے نہیں سنی۔ مجھے ان کو راستے سے ہٹانا پڑا۔"

ارمان نے ٹائیگر کو تفصیل سے بتایا۔

"ارے اس میں سوری کی کوئی بات نہیں۔ شکریہ تمہارا نور کی جان بچائی تمہیں تمہارا احسان ہے مجھ پہ۔ ویسے یہ میری بیٹی ہے نور اس کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں۔ اور گڑیا یہ ارمان ہیں میرے انڈر کام کرتے ہیں معافی مانگو ان سے ابھی۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے نور اور ارمان کا تعارف کروایا اور نور کو معافی مانگنے کا کہا۔ نور نے برے برے منہ بنائے ارمان نے اپنی ہنسی روکی۔

"آئیم سوری۔"

نور نے انتہائی معصومانہ شکل بناتے ہوئے کہا۔ ارمان اس کے معصوم چہرے سے

نظریں نہ ہٹا سکا۔(کیا کر رہا ہے تو۔وہ سر کی بیٹی ہے یار۔)ارمان نے خود کو ڈپٹا۔

"ارے ارے کوئی بات نہیں سر۔بچی ہیں بچوں سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔"

ارمان نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

"بچی نہیں ہوں میں۔"

نور تو خود کو بچی کہنے پہ سیخ پا ہو گئی۔

"زر نور۔"

ٹائیگر نے نور کو گھورا۔اور یہاں لگی نور کی زبان پہ تالا جب وہ نور کا پورا نام لیتا تھا سمجھو ٹائیگر غصے میں ہے۔

"اٹس اوکے سر۔کوئی بات نہیں۔"

"Have a good evening sir. & Miss zarnoor."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان ایک بھرپور نظر نور پہ ڈالتا چلا گیا۔

****

"ایک چائے میرے لئیے بھی ارمان۔"

جہانزیب کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔ لیکن ارمان کی جگہ فلق کو دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا۔ فلق نے ایک نظر اسے دیکھا اور پین میں اس کی چائے کے لئیے بھی پانی ڈالا۔ جب تک چائے بن رہی تھی جہانزیب کی نظریں فلق کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔ فلق اس کی نظروں سے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ لیں۔"

فلق چائے کا کپ اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولی۔

"تھینک یو۔"

جہانزیب نے فلق کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بات سنیں۔"

فلق جو کچن سے جا رہی تھی اس کی آواز پہ رکی۔

"آپ مجھ سے اتنا گھبراتی کیوں ہیں؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہانزیب نے پوچھ ہی لیا۔ فلق پلٹی اور ایک نظر اسے دیکھا۔

"آپ کی یہ نظریں گھبرانے پہ مجبور کر دیتی ہیں ہمیں۔"

فلق نے اس سے کہا اور کچن سے نکل گئی۔ جہانزیب نے اس کو جاتے دیکھا اسے

شرمندگی ہوئی وہ اسے کوئی غلط تعاثر نہیں دینا چاہتا تھا لیکن وہ اسے غلط سمجھ رہی تھی۔

"مجھے اب ارمان سے بات کرنی پڑے گی۔"

جہانزیب نے خود کلامی کی۔

****

"ارے ارے آئیں آئیں آفیسر۔ کہیئے کیسے آنا ہوا؟"

ٹائیگر نے اندر آتے ہادی کو کہا۔ ہادی اس وقت ٹائیگر کے گھر پہ تھا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری چھوٹی کو کڈنیپ کرنے کی؟"

ہادی نے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے کہا۔ شہنواز جو آگے بڑھ رہا تھا ٹائیگر نے اسے ہاتھ کے اشارے سے وہیں روکا۔

"محبت کرتا ہوں اس سے۔ اور اسی محبت نے ہمت دی مجھے اسے کڈنیپ کرنے کی۔

نکاح کیا ہے میں نے اس سے کچھ غلط نہیں کیا۔"

ٹائیگر نے بڑے سکون سے کہا تھا۔جتنے سکون سے ٹائیگر نے کہا تھا اتنا ہی ہادی کو غصہ آیا۔

"چھوٹی بچی ہے وہ۔تم نے نکاح کر لیا اس سے۔میں نے اس سے کبھی زبردستی نہیں کی کسی چیز کے لئیے۔اور تم؟تم نے اس سے زبردستی نکاح کر لیا؟تم سمجھتے کیا ہو خود کو؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی نے اسے ایک گھونسا مارتے ہوئے کہا۔ٹائیگر لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے ہوا۔

"دیکھو میں آرام سے بات کر رہا ہوں۔اس لئیے کہ میں نہیں چاہتا میری نمل کو تکلیف پہنچے۔بہتر ہو گا تم بھی آرام سے بات کرو مجھ سے ورنہ۔"

ٹائیگر نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

"ورنہ کیا؟ہاں؟میں صرف اتنا کہنے آیا ہوں تم سے کہ چھوٹی تم سے خلع لے گی۔چپ چاپ ان پیپرز پہ سائین کر لینا ورنہ میں تمہیں شوٹ کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا۔"

ہادی نے اپنی گن اس پہ تانتے ہوئے کہا۔فارینہ جو آوازیں سن کر باہر آئی تھی ہادی کو ٹائیگر کے طرف گن تانتے ہوئے آگے بڑھی۔

"بھائی۔پلیز ہٹائیں اسے بھائی کو کچھ نہ کہیں۔غلطی میری ہے ان کی نہیں۔"

فارینہ نے ہادی سے کہا۔ہادی نے فارینہ کو الجھ کر دیکھا اسے سمجھ نہیں آیا وہ کس کی بات کر رہی تھی۔ہادی تو اس وقت بس اس پری پیکر کو دیکھ رہا تھا۔جس کی آنکھیں خوف زدہ تھیں۔اس وقت وہ بلیک کلر کے سوٹ میں تھی اس کے لمبے بال پیچھے کمر پہ بکھرے تھے۔کچھ لٹیں اس کے چہرے پہ پھیلی تھیں۔

"چھوٹی ہٹ جاؤ آگے سے۔کمرے میں جاؤ فاری کچھ نہیں ہوا میری جان۔"

ٹائیگر نے فارینہ کو آگے سے ہٹاتے ہوئے کہا۔ٹائیگر کی بات سن کر ہادی کو سمجھ آیا وہ تھی فارینہ ہادی نے گن نیچے کی۔

"ریلیکس کچھ نہیں کر رہا میں۔"

ہادی نے گن اپنی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"بھائی نے کچھ نہیں کیا۔سب میری وجہ سے ہوا ہے بھائی نے کچھ نہیں کیا۔"

فارینہ مسلسل سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ہادی کو اس پہ ترس آیا اس نے ٹائیگر کو دیکھا جو اس وقت فارینہ کو سنبھال رہا تھا ہادی کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

"فاری میری جان رلیکس۔میرے بچے کچھ نہیں ہوا ادھر دیکھو میری طرف یہ دوست ہیں میرے۔نمل کے بھائی ہیں گڑیا یہ دیکھو نہیں کر رہے کچھ۔ہے نہ ہادی سر آپ نمل کے بھائی ہیں دوست ہیں میرے فاری کو بتائیں آپ کچھ نہیں کریں گے۔"

ٹائیگر نے فارینہ کا چہرہ ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔

"بلکل رلیکس کچھ نہیں کر رہا میں۔جا رہا ہوں میں او کے رلیکس۔"

ہادی نے فارینہ سے کہااور وہاں سے چلا گیا۔پلٹ کر فارینہ کو دیکھااور سر جھٹک کر چلا گیا۔اسے فارینہ پہ ترس آیا بہت وہ بہت معصوم تھی۔بہت زیادہ معصوم اس کی آنکھوں میں خوف بلکورے لے رہا تھا۔ان آنکھوں میں ہادی کو اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

****

"فاری کیسی ہے اب؟"

شہیر نے ٹائیگر سے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ٹھیک ہے وہ۔"

ٹائیگر نے سگریٹ کا لمبا کش لیتے ہوئے کہا۔

"اور آپ؟آپ ٹھیک ہیں بھائی؟"

شہیر نے غور سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں تب تک ٹھیک نہیں ہو سکتا جب تک بلیک بیئر کو اس کے انجام تک نہیں پہنچاؤں گا۔"

ٹائیگر نے سگریٹ ایش ٹرے پہ پھینکتے ہوئے کہا۔

"انشاللہ اس کا انجام آپ کے ہاتھوں ہو گا۔"

شہیر نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ہمم۔ تیار رہنا کل اس کا اس دنیا میں آخری دن ہو گا۔ یا اس کا یا میرا۔"

ٹائیگر نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔ شہیر نے تاسف سے اسے دیکھا۔

Part 2

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شہیر تم تیار ہو؟ کل ہمیں جانا ہے اپنے بابا۔ میرا مطلب اس انسان سے ملنے۔"

ٹائیگر نے شہیر سے کہا۔ اس وقت وہ دونوں ویئر ہاؤس میں بیٹھے تھے۔

"میں تو ہمیشہ سے تیار تھا۔ ایک بات کہوں محبطبی؟"

شہیر نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"پوچھو۔"

ٹائیگر اب مکمل اس کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھا تھا۔ مجطبی صرف شہیر اسے تب ہی کہتا تھا جب کوئی ضروری بات ہو۔اور ٹائیگر بھی بس شہیر کو ہی اس کے نام سے بلانے کی اجازت دیتا تھا۔

"آپ مت چلیں میرے ساتھ۔میں نہیں چاہتا آپ کو کوئی نقصان پہنچے۔فاری بڑی مشکلوں سے زندگی کی طرف لوٹی ہے آپ کو اللہ نہ کرے کچھ ہوا تو وہ سہہ نہیں پائے گی۔"

شہیر کہتے ساتھ اس کے چہرے کے تعاثرات بھی جانچ رہا تھا۔ٹائیگر کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا میں تمہیں اکیلا نہیں بھیج سکتا۔ویسے بھی وہ بیمار پڑا ہے ہم سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔"

ٹائیگر نے پیچھے کی طرف ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔یہ کہتے ہوئے اس کا لہجہ اداس ہو گیا تھا۔

"میں اکیلا نہیں ہوں۔ارمان ہے میرے ساتھ اور فصیح اور جہانزیب بھی تو ہیں۔وہ بیمار ہے لیکن اس کے آدمی تو نہیں نہ۔"

شہیر نے ایک اور کوشش کی۔

"بلکل بھی نہیں شہیر۔تمہارے ساتھ وہ سب نہیں جائیں گے بس تم اور میں جائیں گے وہاں۔اس لئیے تمہیں اکیلے نہیں جانے دوں گا۔اماں سے کیا وعدہ یاد ہے مجھے تمہاری حفاظت کروں گا ہر حال میں۔اب اس بات کو ختم کر دو یہیں۔"

ٹائیگر نے حتمی انداز میں کہا تو شہیر چپ ہو گیا۔وہ جانتا تھا کچھ بھی ہو وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑے گا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"گھر آ کر چھوٹی سے مل جانا۔آپی بھی یاد کرتی ہیں تمہیں۔میں ذرا کام سے باہر جا رہا ڈنر ساتھ میں گھر پہ کریں گے۔"

ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا تو شہیر نے اثبات میں سر ہلایا۔

****

"تو تم نے اپنے بھائی کو بتا دیا سب؟"

ٹائیگر کی آواز پہ نمل چونکی۔ نمل اپنے کمرے میں کم ہی ہوتی تھی وجہ ٹائیگر ہی تھا۔ لیکن آج وہ کتنے دنوں بعد یہاں آئی تھی اور اس کا ڈر اس کے سامنے کھڑا تھا۔ آج اسے خان منزل سے آئے ہوئے ہفتہ ہونے کو آیا تھا۔ ٹائیگر دھیرے دھیرے اس کے قریب آ رہا تھا۔ اس کا ایک ایک قدم نمل کو ڈرا رہا تھا وہ خوف سے کانپ رہی تھی۔ نظریں یک ٹک اس پہ جمی تھی جو اس وقت ڈارک بلو کلر کی سوٹ میں بڑھی ہوئی شیو لال انگارہ آنکھیں اس کے بے خوابی کا ثبوت تھی۔ ٹائیگر نے پہلے اس کے کمرے کا دروازہ بند کیا۔ پھر اس کی طرف پلٹا جس کی آنکھیں خوف سے پھیلی تھیں ہونٹ ہلنے سے انکاری تھی۔ ٹائیگر فاصلہ مٹاتے ہوئے اس کے پاس پہنچا۔ وہ ڈر کر پیچھے ہوئی آنکھیں سختی سے میچ لی۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے نمل۔"

ٹائیگر نے سختی سے کہا۔ نمل کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔

"تمہیں سنائی نہیں دیتا؟ کچھ کہا ہے میں نے تم سے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے اسے بازو سے پکڑا اپنے سامنے کھڑا کیا۔ نمل تھر تھر کانپ رہی تھی آنسوں اس کا چہرہ بھگا رہے تھے۔

"چھ۔ چھوڑیں مجھے۔"

نمل نے خود کو چھڑاتے ہوئے کہا۔لیکن ٹائیگر نے گرفت مظبوط کر لی۔

"میں نے کہا تھا نہ میرے پیار کا۔میری نرمی کا غلط فائیدہ مت اٹھانا۔میں نے جتنا تم سے پیار سے نرمی سے سمجھایا تم اتنا مجھے سختی کرنے پہ مجبور کر گئی۔کیوں جانم؟کیوں تمہاری ہمت کیسے ہوئی وہاں سے آنے کی؟تمہیں کیا لگا تمہارا بھائی تمہیں مجھ سے بچا لے گا؟تمہیں پتہ ہے تم نے کتنی بڑی غلطی کی ہے؟اگر میں تمہارے لاڈلے بھائی کو ابھی تمہاری آنکھوں کے سامنے شوٹ کر دوں تو؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔اس کی گرم سانسیں نمل کو اپنے چہرے پہ محسوس ہو رہی تھیں۔وہ اس کے اتنا قریب کھڑا تھا کہ اس کے دل کی دھڑکن وہ آرام سے سن سکتی تھی۔

"چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔"

نمل نے سسکتے ہوئے کہا۔

"چھوڑنے کی بات نہ کیا کرو۔ تمہارا بھائی بھی اس دن یہ کہہ کر گیا تھا تمہیں چھوڑ دوں۔ میری جان ایک بات کان کھول کر سن لو۔ تمہیں اور مجھے کوئی جدا نہیں کر سکتا سوائے موت کے۔ تو اگر مجھ سے پیچھا چھڑوانا چاہتی ہو تو مجھے مار سکتی ہو تم۔ تم پہ مسسز خانزادہ صرف تم پہ سات خون بھی معاف کر سکتا ہوں بس شرط یہ ہے کہ مجھے تم اپنے ہاتھوں سے مارو گی۔ بولو منظور ہے؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے اپنی گرفت ڈھیلی کرتے ہوئے کہا تھا۔ لیکن اس کو چھوڑا نہیں تھا۔ اس سے پہلے نمل کچھ کہتی نمل کی کھڑکی پہ فائیر ہوا جو سامنے شیشے پہ جا لگا۔ ٹائیگر نے اسے نیچے کر لیا۔ نمل خوف سے چیخنے لگی ٹائیگر نے آس پاس دیکھا فائیر نیچے سے ہو رہے تھے۔

"ششش۔چپ میری جان میں ہوں نہ۔کچھ نہیں ہوگا ہاتھ پکڑو میرا۔ہمیں یہاں سے نکلنا ہے اوکے ڈرنا نہیں ہے نمل ادھر دیکھو رلیکس ہمم؟"

ٹائیگر نے نیچے بیٹھی نمل کے آگے ہاتھ کرتے ہوئے کہا۔اسی وقت ایک اور فائیر ہوا۔ نمل نے اس کا ہاتھ تھام لیا ٹائیگر نے اسے اپنے پیچھے کر لیا۔اور اسے دروازے کی طرف کے جانے لگا۔نمل نے سختی سے اس کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ایک اور فائیر ہوا جو ٹائیگر سے ایک انچ کے فاصلے سے گزرا تھا۔دروازے کی طرف پہنچ کر ٹائیگر نے دروازہ کھولا۔اور نمل کو کمرے سے باہر لایا۔ہادی جو اسی کی طرف آرہا تھا ٹائیگر کو وہاں دیکھ کر حیران رہ گیا۔

"بھائی۔وہ گولی مجھے ڈر لگ رہا ہے بھائی۔"

نمل نے ہادی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ہوا بچے سب ٹھیک ہے اوکے رلیکس رہیں آپ۔ میں دیکھتا۔"

ابھی ہادی کی بات آدھے میں تھی جب ان کے لاؤنج کا دروازہ کھلا۔ وہ تینوں وہاں متوجہ ہوئے جہاں سے ہاشم اندر آرہا تھا اس کے ساتھ اسلحہ سے لیس اس کے گارڈز اندر آرہے تھے۔ نمل نے ٹائیگر کا ہاتھ سختی سے پکڑا۔ ٹائیگر نے ہادی کی طرف دیکھا جو ہاشم کی طرف متوجہ تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمہاری اتنی ہمت تم میرے گھر کے اندر آئے کیسے۔ گارڈز کہاں مر گئے ہیں سارے؟"

ہادی آگے بڑھتا ہوا بولا لیکن ایک گارڈ نے اپنے گن اس پہ تان لی۔

"بھائی۔"

نمل نے ہادی کی طرف بڑھنا چاہا لیکن ٹائیگر نے اس جانے نہیں دیا۔

"تو یہ ہے تمہاری بہن۔ بڑی پیاری ہے ویسے یہ تو۔ بڑی حسین ہے۔"

ہاشم نے خباثت سے ہنستے ہوئے کہا۔ٹائیگر نے نمل کو اپنے پیچھے کر لیا۔

"دیکھو ہاشم تیری دشمنی ہادی سے تو بیچ میں لڑکی کو مت لا۔ مرد بن مردوں سے مقابلہ کرا گر اس لڑکی کا نام بھی لیا تو تجھ سے تیری مردانگی چھیننے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا۔"

ٹائیگر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا نمل کا ہاتھ ہادی کے ہاتھ میں دیا۔اس طرح نمل ہادی اور ٹائیگر کے پیچھے چھپ گئی۔

"ارے تو ٹائیگر بھا بھی یہاں موجود ہیں۔بڑی دوستی ہو گئی ہے تیری اس پولیس والے سے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاشم نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"جا تو یہاں سے ہاشم۔"

اس بار ہادی نے کہا۔ہاشم ہنسا اور اٹھ کر ان کے سامنے رک گیا۔ٹائیگر نے سامنے آتے ہوئے اسے وہیں روک دیا۔

"تجھے کیوں اتنا چبھ رہا ہے میرا آنا؟ کیا لگتا ہے تیرا یہ آفسر؟"

ہاشم نے ٹائیگر کو طرف دیکھ کر کہا۔

"دیکھو ہاشم تم جاؤ یہاں سے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|

ٹائیگر نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔

"میں نہیں گیا تو؟ چلو میں چلا جاؤں گا لیکن میرا جو نقصان اس پولیس والے کی وجہ سے ہوا ہے اس کو پورا کر دے۔ ویسے تمہاری بہن وہ نقصان پورا کر سکتی۔

ہاشم نے اس کے پیچھے چھپی نمل کو دیکھتے ہوئے کہا۔ نمل نے ٹائیگر کا ہاتھ سختی سے

پکڑا۔ہادی نے سختی سے مٹھیاں بھینچیں۔ٹائیگر کسی زخمی شیر کی طرح اس پہ جھپٹا تھا۔

"اپنی غلیظ نظریں اس سے دور رکھ۔ورنہ تیری یہ آنکھیں نکال دوں گا میں۔"

ٹائیگر نے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے کہا۔اس کے گارڈز آگے بڑھنے لگے جب ٹائیگر نے اپنی جیب سے گن نکال کر ہاشم پہ تانی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایک قدم بھی آگے نہ بڑھانا ورنہ اس کو یہیں ختم کر دوں گا۔"

ٹائیگر نے ٹریگر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔وہ سب وہیں رک گئے نمل آنکھوں میں خوف لئیے یہ سب دیکھ رہی تھی۔شکر تھا کہ اس وقت گھر پہ صرف ہادی اور نمل تھے ان کے ماما بابا کسی رشتے دار کی وفات پہ شہر سے باہر گئے ہوئے تھے۔

"پرنسس میری جیب سے میرا فون نکال کر جو سب سے پہلا نمبر ہو گا اس پہ کال ملاؤ۔ اور تم لوگ اپنا اصلحہ نیچے رکھوا بھی اسی وقت۔ہادی یہ گن لے لو۔"

ٹائیگر نے ایک ہی وقت میں سب کو ہدایت دی۔ہادی کی طرف گن بڑھائی تو ہادی نے اس سے گن لے لی۔اور دوسری گن اپنی جیب سے نکالی۔اب منظر کچھ یوں تھا کہ ہادی اور ٹائیگر دونوں ان پہ گنز تانے کھڑے تھے اور ہاشم کے گارڈز کا اصلحہ نیچے پڑا۔ ہاشم خود کو چھڑانے کی کوشش میں تھا۔

"پرنسس میں نے کچھ کہا ہے۔"

ٹائیگر نے ایک بار پھر نمل خو مخاطب کیا۔ نمل آگے بڑھی اور اس کی جیب سے فون سے نکالا کانپتے ہاتھوں سے اس نے لاک کھولا تو وال پہ اس کی اپنی تصویر تھی۔ نمل

کانٹیکٹ لسٹ میں گئی وہاں پہلا نمبر ارمان کے نام سے سیو تھا اس نے اسے کال ملائی۔ رنگ جا رہی تھی دوسری ہی بیل پہ کال اٹھا لی گئی۔

"اسلام و علیکم سر۔"

ارمان کی آواز سپیکر سے گونجی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"والیکم سلام۔ میری بات دھیان سے سنو ابھی اور اسی وقت جہاں بھی ہو یہاں پہنچو اڈریس تمہیں فصیح دے دے گا۔ اس سے کہو بھابھی کے گھر جانا ہے۔ اور واجد سے کہو کچھ پولیس والے لے کر آئے۔"

ٹائیگر نے کہا اور نمل کو اشارہ کیا کال بند کر دے۔

"تم اچھا نہیں کر رہے ٹائیگر۔ تمہارا باپ اس بات سے لاعلم ہے اسے پتہ لگا تو وہ تمہیں چھوڑے گا نہیں۔"

ہاشم نے اسے دھمکانا چاہا۔

"میرے باپ کے کتے۔ تجھے کیا لگ رہا ہے میں ڈرتا ہوں اس سے۔ میں کب سے اسی انتظار میں تھا کہ تجھے پکڑ سکوں۔ آج تو خود چل کر اپنی موت کے منہ میں آیا ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے اس کے سر پہ گن کا پچھلا حصہ مارتے ہوئے کہا۔ ہادی نے اس کے سب گارڈز کو کن پٹی پہ گن کا پچھلا حصہ مار کر بے حوش کر دیا تھا۔ اور نمل کے پاس گیا تھا جو خوف سے کانپ رہی تھی۔

"ریلیکس بچے کچھ نہیں ہوا میری جان۔"

ہادی نے اس کے گرد بازو حائیل کرتے ہوئے کہا۔

"ماننا پڑے گا ہادی صاحب تمہاری بہن ہے بہت حسین۔کاش میں نے پہلے دیکھی۔"

ہاشم کی خباثت بھری نظریں ابھی تک نمل پہ جمی تھی۔ٹائیگر نے اپنی گن زور سے اس کے سر پہ ماری تو اس کی بات آدھے میں رہ گئی اور وہ بے حوش ہو گیا۔

"پرنسس ادھر دیکھو۔کچھ نہیں ہوا اوکے دیکھو میری طرف۔تم تو بہت بہادر ہو نہ میری جان۔ریلیکس۔"

ٹائیگر اس کے پاس نیچے بیٹھتا ہوا بولا۔اس کے رونے میں شدت آگئی تھی۔

"ٹائیگر تم ٹھیک ہو نہ؟"

اندر آتے فصیح نے کہا۔دراصل فصیح ارحم کا چھوٹا بھائی تھا۔یعنی شازینہ کا دیور۔

"میں ٹھیک ہوں۔ان لوگوں کو لے جاؤ واجد اور فصیح تم ان لوگوں کا اصلحہ اٹھاؤ۔ ارمان تم نے شہیر کو تو نہیں؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے فصیح واجد اور ارمان سے کہا لیکن اس کی بات آدھے میں رہ گئی تھی۔کیونکہ ان کے پیچھے ہی شہیر بھی اندر داخل ہوا تھا۔

"ہاں تاکہ آپ پھر کچھ الٹا کر لیں۔"

اندر آتے شہیر نے کہا۔ تو ٹائیگر نے شانے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو کون سا اب نہیں کروں گا۔

"واجد ان لوگوں کو لے جاؤ۔ ہادی تم پرنسس کے پاس رکو میں ذرا ہاشم سے نمٹ لوں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے واجد سے کہا اور نمل کا ہاتھ ہادی کو دیتے ہوئے اٹھا۔ نمل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ہادی تو حیران ہوا ہی لیکن ٹائیگر بھی حیران رہ گیا۔ اس نے نمل کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں آنسوں لیئے اسے روک رہی تھی۔

"پرنسس میں یہیں ہوں او کے کہیں نہیں جا رہا۔ بس دو منٹ میری جان بس دو منٹ ہادی ہیں نہ آپ کے پاس۔"

وہ اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ہادی سمجھ گیا تھا وہ کیا کرنے والا ہے۔اس نے نمل کا چہرہ دوسری طرف کر دیا تھا۔ٹائیگر آگے بڑھا اور اپنے گن لوڈ کرتے ہوئے ہاشم کے سامنے کھڑا ہوا۔ میگزین میں جتنی گولیاں تھیں اس کے سینے میں پیوست کی۔اس پہ بس نہ ہوا اس نے دوسری گن سے اس کی دونوں آنکھوں میں شوٹ کیا۔ نمل نے اپنے کانوں پہ سختی سے ہاتھ رکھ دیا۔ہادی نے ٹائیگر کو دیکھا جو ابھی تک ہاشم کی لاش کو گھور رہا تھا۔ نمل نے پلٹ کر دیکھا اس کی نظر پہلے ٹائیگر پہ پڑی اس کے چہرے سے ہوتے ہوئے اس نے اس کے ہاتھ میں پکڑی گن کو دیکھا پھر سامنے ہاشم کے بے جان وجود کو جو خون میں لت پت پڑا تھا۔ نمل کا سر چکرایا اسے متلی ہونے لگی اس نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا۔اس سے پہلے ہادی کا دھیان نمل کے طرف جاتا وہ بے حوش ہو گئی۔ نمل کے بے حوش ہونے پہ ٹائیگر جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔ ہادی اور ٹائیگر ایک ساتھ اس کی طرف بڑھے۔

"گڑیا؟"

"نمل میری جان؟"

ٹائیگر اور ہادی نے ایک ساتھ اسے پکارا۔ ہادی اسے اٹھا کر کمرے میں لے گیا اور بیڈ پہ لٹا دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ڈاکٹر۔ شہیر ڈاکٹر کو بلاؤ۔"

ٹائیگر نے شہیر سے کہا۔ تو شہیر نے کال ملائی ٹائیگر وہیں اس کے سرہانے بیٹھ گیا۔ دوسری طرف سے ہادی اس کے سرہانے بیٹھا تھا۔

"بچے اٹھ جاؤ۔"

ہادی نے اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا ہے شہیر سے ڈاکٹر کو بلانے کے لئیے وہ آتا ہو گا۔پریشان مت ہو تم۔"

ٹائیگر نے ہادی کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہمممم۔"

ہادی نے اس کی طرف دیکھ کر ہنکارہ بھرا۔

"سر دو منٹ باہر آ سکتے؟"

ارمان نے دروازہ ناک کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اٹھ کر چلا گیا۔ہادی اس کی پشت کو دیکھتا رہ گیا۔ عجیب انسان تھا وہ دنیا کے سامنے خود کو کتنا ظالم دکھاتا تھا۔اور نمل کے لئیے وہ کتنا پاگل تھا اس کا جنون دیکھ کر ہادی حیران رہ گیا تھا۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ارمان ایک بات کہہ سکتا ہوں؟"

ارمان کو لاؤنج میں بیٹھا دیکھ جہانزیب اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بولو۔"

ارمان نے موبائیل ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

"وہ اصل میں۔دیکھو تم مجھے جانتے ہو میں گھما پھرا کر بات نہیں کرتا۔سیدھی بات کہتا ہوں آج بھی وہی کروں گا۔مجھے۔مجھے تمہاری بہن فلق اچھی لگتی ہیں۔میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔میں جانتا ہوں مجھے اس طرح بات نہیں کرنی چاہئیے تھی لیکن مجھ سے رہا نہیں گیا۔تم۔اگر تم کہو تو میں گھر والوں کو بھیج دوں گا۔بس تمہاری اجازت چاہئیے مجھے۔"

جہانزیب نے مناسب الفاظ میں ساری بات کہہ ڈالی۔کچھ پل کے لئیے ارمان حیران رہ گیا۔

"تم۔جہانزیب میری سمجھ میں نہیں آرہا میں کیا کہوں تمہیں۔تم۔تمہیں پتہ نہیں

ہے چھوٹی کا ماضی۔"

ارمان نے کچھ لمحے توقف کے بعد کہا۔

"میں سب جانتا ہوں۔ مجھے غلط مت سمجھنا میں اس دن تمہارے پاس آ رہا تھا کچھ بات کرنے تب میں نے تمہاری اور فلق کی باتیں سن لی تھیں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہانزیب نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سب جانتے ہوئے بھی تم؟"

ارمان نے الجھ کر پوچھا۔

"ہاں سب جانتے ہوئے بھی۔ کیونکہ ارمان میں جانتا ہوں اس میں ان کی غلطی نہیں ہے۔ وہ بہت معصوم ہیں تم مجھے ہر گز غلط مت سمجھنا میں بس تمہاری اجازت چاہتا ہوں۔ پھر ہی میں اپنے گھر والوں کو بھیجوں گا۔ اگر تمہاری اجازت نہ ملی تو بھی میں تمہیں غلط نہیں سمجھوں گا۔"

جہانزیب نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ارمان نے جہانزیب کو دیکھا جو سب کچھ جاننے کے بعد بھی فلق سے شادی کے لئیے تیار تھا۔ آج کل ایسے لوگ کم ہی پائے جاتے ہیں۔

"ٹھیک ہے تم بھیج دو اپنے گھر والوں کو۔ لیکن پہلے مجھے سری لنکا بات کرنے دو آج کل میں ڈیڈ کیانش اور ماما امانڈا آنے والی ہیں۔ ان سے بات کر کے اور فلق کی مرضی پوچھ کر ہی کوئی فیصلا کروں گا میں۔ تم بھی اپنے گھر والوں کو ہمارے بارے میں سب

بتادینا میں نہیں چاہتا بعد میں کوئی میری چھوٹی کو کچھ غلط کہے۔"

ارمان نے اسے اجازت دیتے ساتھ ہی اپنے خدشات بھی ظاہر کر دیئے۔

"تم بلکل فکر مت کرنا اس بات کی فلق کو میں اپنی عزت سمجھتا ہوں۔اسے کوئی کچھ نہیں کہے گا تم اس معاملے میں بلکل فکر مت کرنا۔اور ہاں ان کے آنے کے بعد ہی میں ماما کو بھیجوں گا۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہانزیب نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔تو ارمان مسکرایا جب سے اسے فلق ملی تھی وہ اس کے فیوچر کو لے کر کافی پریشان تھا لیکن اب جہانزیب نے اس کی پریشانی ختم کر دی تھی۔

"ویسے بات تو ایک مجھے بھی کرنی ہے تم سے۔"

ارمان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔تو جہانزیب رخ اس کی طرف کر کے بیٹھ گیا۔

بول دے بھائی۔"

جہانزیب نے اسے سوچ میں ڈوبا دیکھتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے سمجھ نہیں آرہا یہ سب کیا ہے لیکن یار میں بہت الجھن کا شکار ہوں۔ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا جیسا اب محسوس کر رہا ہوں۔وہ لڑکی ویسے تو بہت زیادہ چڑ ہے مجھے اس سے لیکن یہ جو تین چار ملاقاتیں ہوئی ہیں ان ملاقاتوں نے مجھے بے چین کر رکھا ہے۔نہ رات کو سونے دیتی ہے نہ دن میں چین آتا ہے پتہ نہیں یہ سب کیا ہے کیوں ہے۔ لیکن (گہری سانس بھرتے ہوئے رکا۔)لیکن اب میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔مجھے کچھ کرنا پڑے گا اس معاملے میں۔"

ارمان نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ جہانزیب منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔اس نے آج تک ارمان کو کبھی اتنا الجھا نہیں پایا تھا وہ بھی ایک لڑکی کی وجہ سے۔

"تو سچ کہہ رہا ہے؟ تجھے کسی سے محبت؟ نہ کر یار؟ ارمان یوسفزئی کو کسی سے محبت؟"

جہانزیب نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔اس کی زبان کو بریک ارمان کے گھورنے سے لگی۔

"اچھا بتا کون ہے وہ خوش نصیب؟"

جہانزیب نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

"شہیر سر کی بھتیجی زر نوز خانزادہ۔"

ارمان نے لمبی سانس لے کر کہا۔ شہیر جو اندر آ رہا تھا نور کا نام سن کر وہیں رک گیا۔

"مطلب ٹائیگر سر کی بیٹی؟ ہمم؟ ایک منٹ رک صبر کر جا میرے بھائی مجھے پہلے یہ ہضم کرنے دے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہانزیب کو حیرت کا جھٹکا ہی تو لگا تھا۔ اس سے پہلے ارمان کچھ کہتا اس نے اسے رک جانے کو کہا۔ ہاں بھئی اسے ہضم تو ہو جائے پہلے یہ بات۔ زر نور خانزادہ سے محبت مطلب کہ ٹائیگر سر کی کل کائینات مانگنا چاہتا تھا وہ۔

"کیا ہو گیا ہے یار اب ڈرا تو مت مجھے۔ مجھے مدد چاہیئے تیری نہ کہ تو میری ہمت بھی ختم

کرنے بیٹھ جا۔"

ارمان نے اس کو گھورتے ہوئے کہا۔

"کتنا سیریئس ہو تم گڑیا کے لئیے؟"

جہانزیب اور ارمان شہیر کی اواز پہ اچھل ہی تو گئے تھے۔دونوں نہ سمجھی سے اسے دیکھ رہے تھے پتہ نہیں کب سے وہ آیا تھا اور کیا کیا سن لیا تھا۔

"سر آپ؟"

جہانزیب نے اٹھتے ہوئے کہا۔اس کی دیکھا دیکھی ارمان بھی کھڑا ہو گیا۔

"ہاں میں۔اور تم لوگ کیا ایسے دیکھ رہے ہو مجھے جیسے کسی بھوت کو دیکھ لیا ہو۔ ہوائیاں ایسے اڑی ہوئی ہیں چہروں کی جیسے کوئی غلط کام کر رہے تھے۔"

شہیر نے سنگل صوفے پہ بیٹھتے ہوئے ان کے ڈرے ہوئے چہرے دیکھ کر کہا۔

"اب بیٹھ بھی جاؤ۔اور ارمان یوسفزئی میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے۔"

شہیر نے ان دونوں کو وہیں جمے دیکھ کر کہا۔پھر ارمان کی طرف متوجہ ہوا۔

"سروہ۔"

"اس وقت مجھے اپنا سینئیر مت سمجھو ارمان۔ بلکہ اپنا سسرالی سمجھ کر بات کرو۔"

شہیر نے ارمان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی دوسری بات پہ ارمان کی سچ میں ہوا نکل گئی تھی۔

"سر۔ میرا مطلب میں آپ کی بھتیجی یعنی کہ ٹائیگر سر کی بیٹی زرنور خانزادہ سے محبت کرتا ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جتنی جلدی ہو سکا ارمان نے ایک ہی سانس میں بات کہہ ڈالی آخر میں ایک لمبی سانس بھری۔

"تم جانتے ہو ارمان ٹائیگر کے لیئے وہ کتنی اہم ہے؟ کیا گارنٹی ہے جتنا ٹائیگر اس کی ہر ضد مانتا ہے تم بھی مانو گے۔ اور جہاں تک مجھے یاد ہے گڑیا نے بتایا تھا تم نے اسے ڈانٹا

بھی تھا۔اور کیا پتہ شادی کے بعد بھی تم میری بچی کو اسی طرح ڈانٹو گے؟

شہیر کے انتہائی سکون سے کہی بات نے ارمان کا سکون غارت کر دیا تھا۔

"سر اس وقت مجھے نہیں تھا پتہ کہ وہ آپ کی بھتیجی ہے اور نہ ہی یہ پتہ تھا کہ میرا دل ان کی معصوم آنکھوں میں ڈوب جائے گا۔سر میں کوئی بڑی بات نہیں کروں گا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ نور کو کسی شہزادی کی طرح رکھوں گا۔اس کے کہنے سے پہلے اس کی ہر خواہش پوری کروں گا۔آگے آپ کا اور سر کا جو فیصلہ ہوا مجھے قبول ہو گا۔"

ارمان کی ہر بات سے اس کی سچائی کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔

"میں تمہاری طرف سے ٹائیگر سے بات کروں گا۔پھر جو اس کا فیصلہ ہوا۔وہ نور کو لے کر بہت زیادہ حساس ہے۔تم فکر نہ کرو میں پوی کوشش کروں گا اسے منانے کی۔"

شہیر کی بات پہ ارمان کا چہرا کھل اٹھا۔بے اختیار اس کے منہ سے شکر نکلا جو شہیر اور جہانزیب سن چکے تھے۔دونوں ہنسنے لگے اور وہ کھسیانہ ہوا۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مما۔"

نمل نیند سے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔ٹائیگر جو اس کے سرہانے بیٹھا تھا اس کی آواز پہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔نمل ارد گرد کے ماحول کو پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی۔کمرا تو اس کا ہی تھا لیکن ٹائیگر یہاں کیا کر رہا تھا۔آہستہ آہستہ اس کے ذہن کے پردے پہ شام کا واقع گھوما۔وہ ڈر کر اٹھنے لگی جب ٹائیگر نے کمرے کی لائیٹس آن کر دی۔

"پرنسس رلیکس۔"

ٹائیگر نے اسے واپس بیڈ پہ بٹھاتے ہوئے کہا۔

"بھائی کہاں ہیں؟آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

NEW ERA MAGAZINE .com

نمل نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارا بھائی بلکل ٹھیک ہے جانم وہ ابھی باہر کسی کام سے گیا ہے۔اور رہی بات میری تو جہاں میری زندگی موجود ہو گی میں وہیں پایا جاؤں گا۔"

ٹائیگر نے پانی کا گلاس اس کے آگے کرتے ہوئے کہا۔ نمل نے اس کی طرف دیکھا جو

اس وقت شام والے لباس کے بجائے ہادی کی ٹی شرٹ میں موجود تھا۔ بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پہ بکھرے تھے۔اب وہ نمل کے سامنے لمبے بالوں والی وگ نہیں پہنتا تھا۔

"اچھا لگ رہا ہوں کیا جو ایسے دیکھ رہی ہو؟"

ٹائیگر نے شرارت سے کہا تو نمل نے اپنی نظریں جھکالی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ جائیں یہاں سے۔"

نمل کو جب کچھ سمجھ نہ آیا تو اس نے اسے جانے کا کہہ دیا۔

"چلا جاؤں گا جانم۔ہادی کو آنے دو تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا میں۔"

ٹائیگر نے اس سے گلاس واپس لیتے ہوئے کہا۔

"کہاں جائیں گے ؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

نمل نے الجھ کر پوچھا۔

"ابھی تم نے ہی تو کہا جاؤں یہاں سے میں۔"

ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ سچی چلے جائیں گے۔"

نمل نے اس کی طرف دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔

"تم نہیں چاہتی میں جاؤں؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

ٹائیگر نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"نہیں۔"

بے ساختہ نمل کے منہ سے نکلا۔ٹائیگر مسکرایا اور اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیئے۔

"جانم میں بھی کہیں نہیں جانا چاہتا۔ لیکن آج مجھے جانا ہو گا صرف آج ایک بہت ضروری کام ہے۔ بس تم دعا کرنا میں جس مقصد کے لئیے جا رہا اس میں کامیاب لوٹوں۔"

ٹائیگر نے اس کے ہاتھوں کو دباتے ہوئے کہا۔ نمل نے کچھ کہے بغیر اپنا سر اس کی گود میں رکھ لیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کیوں جا رہے؟ کون سا کام ہے؟ ٹائیگر آپ کچھ غلط نہیں کریں گے وعدہ کریں مجھ سے۔"

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد نمل نے کہا۔ تو ٹائیگر نے اپنی انگلیاں اس کے بالوں میں چلانا شروع کی۔

"بابا آئے ہیں واپس ان سے آخری حساب برابر کرنا ہے۔سنا ہے وہ بہت بیمار ہیں انہوں نے ہمیں بلوایا ہے مجھے اور شہیر کو۔میں نے شہیر کو نہیں بتایا ہم وہاں کیوں جا رہے ہیں۔میں انہیں دیکھ کر آیا ہوں نمل وہ انسان جو کبھی کروفر سے چلتا تھا آج دوسروں کے رحم و کرم پہ ہے۔جس انسان نے ہمیشہ ظلم و جبر کیا ہے آج وہ خود سے اٹھ بھی نہیں سکتا۔مجھے نہیں پتہ جانم لیکن میں خود کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا اس وقت۔نمل میں اس شخص سے چاہتے ہوئے بھی نفرت نہیں کر پا رہا۔شہیر کو میں نے کہا ہے ہم ان سے اماں کا بدلہ لینے جا رہے ہیں۔اس کو نہیں بتانا چاہتا میں چاہتا ہوں وہ خود دیکھ لے بابا کا حال۔تم دعا کرنا میں شہیر کے دل سے بابا کی نفرت ختم کرنے میں کامیاب رہوں۔کرو گی نہ دعا؟"

ٹائیگر کی بات سن کر نمل اٹھ بیٹھی۔اس نے ٹائیگر کو دیکھا جس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھی۔نمل نے ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسوں اپنی انگلیوں کے پوروں پہ چنے۔

"آپ روتے ہوئے اچھے نہیں لگتے مت رویا کریں۔"

نمل نے اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔تو ٹائیگر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرایا۔ مسکراتے ہوئے اس کے دونوں گال پہ ڈمپل پڑے۔ نمل نے آج اس کے ڈمپل کو چھو لیا۔ٹائیگر کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔ نمل اس کی مسکراہٹ میں کھو گئی۔

"کوئی اتنا بھی خوبصورت ہو سکتا ہے؟کسی کی مسکراہٹ اتنی خوبصورت بھی ہو سکتی ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمل نے دل میں سوچا۔اور دل ہی دل میں اس کی مسکراہٹ قایئم رہنے کی دعا کی۔ نمل کے دل میں ٹائیگر کی محبت نے دستک دے تھی۔ جسے وہ ماننے سے انکاری تھی لیکن محبت اپنا آپ منوا ہی لیتی ہے۔

"کہاں کھو گئی؟"

ٹائیگر نے اس کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔

"کک کچھ نہیں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com

نمل نے اپنی نظریں اس پہ سے ہٹاتے ہوئے کہا۔ٹائیگر نے اس کے حیا سے لال پڑتے چہرے کو دیکھا اور اس کی گود میں سر رکھ لیا۔

"کس وقت جائیں گے آپ؟"

نمل نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے پوچھا۔

"صبح جاؤں گا۔"

ٹائیگر نے آنکھیں موندے ہی جواب دیا۔

"واپس کب آئیں گے؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک اور سوال۔

"جلدی آنے کی کوشش کروں گا۔"

ٹائیگر نے ویسے ہی جواب دیا۔

"کتنا جلدی؟"

نمل کی بات پہ ٹائیگر نے جھٹ سے آنکھیں کھولی۔

"کیا ہو گیا ہے جانم؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے اس کی لٹ کے ساتھ کھیلتے ہوئے پوچھا۔

"بتائیں نہ ٹائیگر۔"

نمل نے ضدی لہجے میں کہا۔

"مجھے آج احساس ہو رہا ہے میں ایک عدد بیوی رکھتا ہوں۔"

ٹائیگر نے اس کی ناک کھینچتے ہوئے کہا۔

"آپ نے جواب نہیں دیا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمل نے اس کی بات کو سرے سے نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"کیا کرو گی جان کر؟"

ٹائیگر نے اس کا ہاتھ دوبارہ اپنے بالوں پہ رکھتے ہوئے کہا۔

"بتا رہے یا نہیں؟"

نمل نے اس بار سختی سے کہا۔

"اچھا جلدی جتنی جلدی ہو سکا آ جاؤں گا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے آنکھیں بند کرتے ہوئے جواب دیا۔

"جلدی آیئے گا۔اب سو جائیں صبح جانا کے آپ کو۔"

نمل نے اس کا سر دباتے ہوئے کہا۔

"یہاں سو جاؤں؟"

ٹائیگر نے ایک نظر کمرے کو دیکھ کر کہا۔

"ہاں کیوں یہاں نہیں سو سکتے؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمل نے نہ سمجھی سے کہا۔

"جانم تمہارے گھر پہ ہیں ہم۔"

ٹائیگر نے اسے یاد کروانا چاہا۔

"جانتی ہوں بھئی۔تو کیا ہو گیا یار یہاں سو جائیں نہ صبح آپ ویسے بھی جا رہے۔"

نمل نے اس کی طرف تھوڑا سا جھک کر کہا۔

"تمہارا بھائی آنے والا ہے جانم۔وہ مجھے ویسے نہ کرے اریسٹ اس وجہ سے ضرور کرے گا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر کی بات پہ نمل نے اسے گھورا۔

"نہیں کریں گے وہ اریسٹ آپ کو۔بھائی کوئی جلاد تھوڑی ہیں یار۔"

نمل نے ہادی کا دفاع کرنا چاہا۔

"بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے میری گڑیا۔ بھئی میں کیوں اپنے بہنوئی کو اریسٹ کرنے لگا۔"

ہادی کی آواز پہ دونوں چونکے۔ٹائیگر فوراً اٹھ بیٹھا نمل بھی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کب آئے؟"

نمل نے ہی پوچھا ٹائیگر تو بس وہاں سے نکلنے کی کوششوں میں تھا۔

"جب تم دونوں دنیا مافیا سے بے خبر ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف

تھے۔"

ہادی کی شرارت سے کہنے پہ نمل چھینب گئی جب کہ ٹائیگر نے حیرت سے ہادی کو دیکھا۔کیا یہ وہی انسپیکٹر ہادی ہیں۔

"ٹائیگر بہت شکریہ تمہارا تم نے میری بہت مدد کی ہے۔میں شرمندہ ہوں بنا کسی بات کے تمہارے پیچھے پڑ گیا تھا۔تم نے بھی تو خود کو دنیا کے سامنے مافیا کا بندہ بنایا ہوا تھا۔اوپر سے تمہارے کام بندہ کنفیوز ہو جائے گا نہ۔"

ہادی نے بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔

"کوئی بات نہیں یار بس دنیا والوں نے کبھی مجھے سمجھا ہی نہیں۔اور رہی بات شکریہ کی تو اسے اپنے پاس رکھو۔صرف تمہاری بہن نہیں ہے نہ یہ میری جان بستی ہے اس

میں۔اور وہ میری جان پہ بری نظر ڈال رہا تھا اسے کیسے چھوڑ دیتا میں۔"

ٹائیگر نے دوستانہ انداز میں کہا۔

"بھئی میں بھی موجود ہوں یہاں۔"

نمل جوان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔اپنا نظر انداز ہونا اسے کچھ اچھا نہیں لگا تو بول اٹھی۔

وہ دونوں جو ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اس کی بات پہ ہنسے۔

"ہادی نمل آج تمہارے پاس ہے میری امانت سمجھنا اسے۔میں لے جاؤں گا اسے کل واپسی پہ۔"

ٹائیگر نے نمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"نمل کو لے جانے کے لئیے میں تمہیں صرف ایک شرط پہ اجازت دوں گا۔"

ہادی کی بات پہ جہاں ٹائیگر چونکا۔وہیں نمل بھی اسے دیکھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

"کون سی شرط؟"

ٹائیگر سانس روکے اسے دیکھ رہا تھا۔

"میں تمہاری چھوٹی بہن سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

ہادی نے بنا کسی لگی پٹی کے کہا۔اس کے مطالبے پہ ٹائیگر کو حیرت ہوئی۔

"چھوٹی سے؟فاری سے؟میری فاری سے؟"

ٹائیگر نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں تمہاری فاری سے۔میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔یہی شرط ہے گڑیا کو یہاں سے لے جانے کی۔"

ہادی کی بات پہ نمل کو خوش گوار حیرت ہوئی۔

"بھائی آپ شادی کرنا چاہتے ہیں؟سچ میں؟فارینہ سے؟"

اب کی بار نمل بولی تھی۔

"ارے ہاں ہاں ہاں۔مجھے شادی کرنی ہے وہ بھی صرف فارینہ خانزادی سے۔"

ہادی کی بات پہ نمل مسکرائی۔اس نے ٹائیگر کو دیکھا جو کسی سوچ میں غم تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم نہیں جانتے چھوٹی کے ساتھ۔"

"مجھے کچھ جاننا بھی نہیں ہے۔"

ہادی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ٹائیگر نے نمل کو دیکھا جو آنکھوں ہی آنکھوں

میں اسے تسلی دے رہی تھی۔

"میں شازینہ بجو سے پوچھ کے بتاؤں گا۔"

ٹائیگر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔میں تو تمہاری وجہ سے کہہ رہا تھا کہ نمل کو لے جانے کی جلدی ہے نہ تمہیں۔"

ہادی کی بات پہ نمل مسکرائی۔ٹائیگر چھینب گیا۔

"ٹھیک ہے بھئی انسپیکٹر صاحب مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

ٹائیگر نے اس بار مسکرا کر کہا۔

"میرا یقین رکھو ٹائیگر میں اسے بہت خوش رکھوں گا۔"

ہادی نے اسے یقین دلایا اور وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمہارا بھائی سچ میں چھوٹی سے؟"

ٹائیگر نے نمل سے پوچھا۔

"ہاں بھئی سچ میں۔"

نمل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سوچ بھی نہیں سکتی میں کتنا خوش ہوں۔ تمہارے بھائی کے علاوہ کوئی بھی فاری کے لئیے ٹھیک نہیں ہو گا۔"

ٹائیگر کی بات پہ نمل مسکرائی۔اور اسے پھر سے سونے کا کہا تو وہ وہیں اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

****

ٹائیگر کی آنکھ فجر کی آذان کے وقت کھلی۔ وہ اٹھا تو خود کو نمل کے ساتھ سوتا پایا۔ کیونکہ وہ اس کی گود میں سر رکھ کر سو گیا تھا تو نمل بہت ہی بے آرام سوئی ہوئی تھی۔ وہ اٹھا اور

نمل کو سیدھا سلا کر اس کی پیشانی چومتا چلا گیا۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا آج وہ اتنے سکون سے سویا ہے۔اسے اتنی پر سکون نیند کبھی نہیں آئی تھی۔جتنی آج آئی تھی۔

****

"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندر چلو۔"

ٹائیگر نے شہیر سے کہا۔اس وقت وہ لوگ ٹائیگر والوں کے پرانے گھر کے سامنے موجود تھے۔(وہ گھر جہاں بلیک بئیر اپنی دوسری بیوی کے ساتھ رہتا تھا۔)شہیر نے قدم آگے بڑھایا اب وہ اور ٹائیگر ہمقدم تھے۔لاؤنج سے گزر کر وہ اوپری منزل کی طرف بڑھا۔شہیر الجھن میں گھرا ٹائیگر کے پیچھے چل رہا تھا۔نہ تو ان لوگوں کو یہاں کسی نے روکا تھا نہ ہی کوئی گارڈ وہاں موجود تھا۔یہ بات اسے حیران کر گئی تھی ٹائیگر نے

ایک کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر بڑھ گیا۔ شہیر بھی اس کے پیچھے اندر آیا۔ اس کی نظر بیڈ پہ پڑے لاگر سے وجود پہ پڑی۔ جو کبھی سیناتان کے چلتا تھا آج بے بس اور لاچر پڑا تھا۔ بیڈ کے ساتھ ٹیبل پہ ایک بیل بجی جس کے سیل شاید کوئی نکال چکا تھا۔ شہیر کو پہچاننے میں کچھ وقت لگا۔ یہ تو وہ آدمی تھا ہی نہیں جس نے اس کے سامنے اسے اور اس کی ماں کو نکالا تھا۔ اسے گنداخون کہا تھا اس کی ماں کو بدکردار کہا تھا۔ اس نے سنا تھا خدا کی لاٹھی بے آواز ہے لیکن اس کا ثبوت وہ آج دیکھ رہا تھا۔ یہ وہ شخص تھا جس سے زیادہ دنیا میں کسی سے اس نے نفرت نہیں کی تھی۔ شاید اس کے علاوہ کسی سے نفرت کرتا ہی نہیں تھا۔ یہ وہ انسان تھا جس نے اسے دیکھ کر اس نے اس کے چہرے پہ تھوکا تھا اپنے بیٹے کے چہرے پہ۔ اور آج وہ اس کے سامنے خدا کے انتقام کی نشانی بنے ہوئے تھا۔ لیکن پتہ نہیں کیوں شہیر کو اسے اس حال میں دیکھ کر تکلیف ہوئی تھی۔ حد سے زیادہ تکلیف شاید وہ اس کا باپ ہے جیسا بھی ہے آخر ہے تو باپ نہ۔ اس نے ٹائیگر کی طرف دیکھا جو بے تعاثر چہرے کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔

"بابا کو فالیج ہوا تھا۔ ان کا نچلا دھڑ کام نہیں کرتا۔"

ٹائیگر چلتا ہوا اپنے بابا کے پاس گیا اور بیڈ پہ بیٹھ گیا۔

"بابا آپ نے کہا تھا میں شہیر کو لے کر آؤں۔اسے لے آیا ہوں میں آجاؤ شہیر۔"

ٹائیگر نے ان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ان سے کہا۔ شہیر بھی چلتا ہوا ان دونوں کے پاس آیا اور پاس رکھی چیئر پہ بیٹھ گیا۔اس کے بیٹھتے ہی ان کے باپ نے اپنے دونوں ہاتھ ان دونوں کے سامنے جوڑ دیئے۔

"مجھ۔مجھے۔معاف۔کر دو۔میں۔بہت۔شرمندہ۔ہوں۔"

بولنے میں بھی کافی دقت ہو رہی تھی انہیں۔ٹائیگر نے شہیر کو دیکھا جو ضبط کی انتہاؤں پہ تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بابا ایسا مت کریں۔آپ ہمیں گناہگار کر رہے ہیں۔"

شہیر نے ان کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم باپ کا پیار کیسا ہوتا ہے۔باپ کیسا ہوتا ہے میں ہمیشہ سے آپ کی ایک نظر ایک پیار بھری نظر کے لئیے ترستا رہا۔بابا لفظ کہنے اور سننے میں بہت میٹھا اور پیارا لگتا تھا مجھے۔لیکن آپ کو سامنے پا کر مجھے اس لفظ سے نفرت ہو گئی تھی۔آپ کے ٹھکرانے کا زخم اس دل میں ایسا لگا کہ اگر بھائی نہ ہوتے تو شاید آج میں بھی اپنی ماں کے

ساتھ مر چکا ہوتا۔ آپ کے جانے کے بعد اماں نے خود کشی کر لی۔ میں نہ کر سکا میں ان کی طرح بہادر نہیں تھا۔ بھائی نے اماں سے وعدہ کیا میری حفاظت کا اور انہوں نے وہ وعدہ نبھایا بھی۔ بلکل ایک باپ کی طرح میری ہر خواہش کا احترام کیا۔ پر پھر بھی آپ کی جگہ تو کوئی نہیں لے سکتا تھا۔ میں نے آپ کو ہمیشہ یاد کیا آپ کا انتظار کیا پر آپ نہیں آئے بابا۔ جب میں نے آرمی جوائین کی میرا دل چاہ رہا تھا آپ کے پاس آؤں آپ کو بتاؤں بابا آپ کا بیٹا آرمی آفیسر بن گیا ہے۔ پر میں نہیں آ سکا مجھے آہستہ آہستہ آپ برے لگنے لگے۔ میرا دماغ کہتا تھا مجھے نفرت ہے آپ سے۔ پر بابا میرا دل ہمیشہ میرے دماغ سے لڑتا تھا۔ اس دل و دماغ ہی جنگ میں بابا میں اذیت میں رہتا تھا۔ آپ کو اس حال میں دیکھ کر مجھے خوش ہونا چاہیئے پر میرا دل رو رہا ہے۔ کاش میں آپ کو اس حال میں نہ دیکھتا کاش آج یہاں نہ آتا میں۔ میں نے آپ کو معاف کیا۔ اماں نے تو آپ کو شاید اسی وقت معاف کر دیا تھا آپ کو۔"

شہیر کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔ وہ اس وقت کوئی چھوٹا بچہ لگ رہا تھا۔ ٹائیگر کی آنکھیں بھی نم تھیں لیکن وہ چپ تھا بلکل چپ۔ شہیر نے سر اٹھا کر اپنے باپ کو دیکھا جو بے آواز رو رہے تھے۔ شہیر نے ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر ان کا چہرہ صاف کیا۔

"میں۔نے۔کہا۔تھا۔شازی۔کو۔لانا۔"

اب وہ ٹائیگر سے کہہ رہے تھے۔

"بابا میں نہیں چاہتا تھا وہ آپ کو اس حال میں دیکھے۔میں نے ان سے کہا تھا آپ معافی مانگنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا آپ کو وہ کب کا معاف کر چکی تھیں۔"

ٹائیگر نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تم۔تم۔بھی۔معاف۔کر دو۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگے۔

"بابا ایسا مت کریں۔میں معاف کرنے کی کوشش کروں گا۔اور دعا کروں گا اللہ پاک بھی آپ کو معاف کر دیں۔"

ٹائیگر نے ان کے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہا۔ٹائیگر کا یہ کہنا تھا کہ ان کی سانسیں اکھڑنے لگی اور ان کی روح پرواز کر گئی۔دونوں بھائی اپنے باپ کو دیکھ رہے تھے۔شاید وہ اسی لئیے ہی زندہ تھے اب تک کہ وہ اپنے کئیے کی معافی مانگ سکے۔

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ"

ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر ان کی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔

(اگر کوئی کہے کہ انسان کا کیا اسے بھگتنا پڑتا ہے تو یقین کر لینا۔ کیونکہ وہ جو ذات اوپر بیٹھی ہے وہ بہتر انصاف کرتی ہے۔)

"بے شک خدا بہترین انصاف کرنے والا ہے۔"

****

"اب بس بھی کر دو ٹائیگر۔"

ان کے موت کو تین ہفتے گزر چکے تھے۔ نمل ابھی تک اپنے گھر تھی۔ آج فارینہ اور ہادی کا نکاح تھا ساتھ ہی نمل اور ٹائیگر کا ولیمہ۔ ٹائیگر جو پچھلے دو گھنٹوں سے آئینے کے سامنے کھڑا تھا ارحم کی بات کر پلٹا۔ وہ اس وقت بلیک ٹزیڈو میں ماتھے پہ بکھرے بال آج جیل سے پیچھے کی طرف سیٹ کیئے ہوئے تھے وہ سچ میں کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔

"ہاں بس ہو گیا چلو۔"

ٹائیگر نے خود پہ پرفیوم کے تین چار سپرے مزید کرتے ہوئے کہا۔

****

"میں ٹھیک لگ رہا ہوں نہ؟"

دوسری طرف ہادی کا حال بھی اس سے مختلف نہیں تھا۔

"یہ بات تو مجھ سے تقریباً دس بار پوچھ چکا ہے۔"

حدید نے تنگ آکر کہا۔

"تو نے بھی کوئی خاطر خواہ جواب تو دیا نہیں مجھے۔"

ہادی نے بال بناتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت گرے کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس بے حد ڈیشنگ لگ رہا تھا۔ حدید بھی کسی سے کم نہیں تھا اس نے وائیٹ کلر پینٹ سوٹ پہنا ہوا بڑا ہنڈسم لگ رہا تھا۔

"تم نے تو دلہن سے بھی زیادہ ٹائیم لگا دیا ہادی۔"

واجد جو اس کی تیاریوں سے عاجز آیا ہوا تھا اسے وہیں جمے دیکھ کر کہا۔ بھئی آج اس کا بھی تو نکاح تھا نہ۔(جی بلکل ٹھیک پہچانا واجد اور فجر کا بھی نکاح تھا۔ واجد نے کچھ دن پہلے ہی حدید کے گھر اپنے ماں باپ کو بھیجا تھا فجر کے رشتے کے لئیے اور حدید نے بنا

ٹالے ہی اسے ہاں کہہ دی تھی۔اور واجد نے بنا دیری کیئے نکاح کا کہہ ڈالا۔اب سب کی رضامندی سے ان خانکاح بھی تھا آج۔)وی بے چارہ کب سے تیار بیٹھا تھا۔اس نے وائیٹ کلر کی شیر وانی پہنی ہوئی تھی بھئی ہمارا واجد بھی کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

"صبر کر جا بے صبرے انسان۔ بھئی نکاح ہو گا تیرا تو فکر مت کر کہیں نہیں جا رہی فجر۔"

ہادی نے ہنستے ہوئے کہا تو حدید اور واجد بھی ہنس دیئے۔

****

"آپی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔"

فارینہ نے سر دپڑتے ہاتھوں سے شازینہ کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"میری جان ڈرنے کی کوئی بات ہی نہیں اس میں۔ہادی بھائی بہت اچھے ہیں آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔وہ آپ کو خوش رکھیں گے بہت۔آپ نہ ڈریں ان سے۔"

شازینہ کے بجائے نمل نے جواب دیا تھا۔ نمل اس وقت گرے کلر کی پیروں تک آتی

میکسی پہنی ہوئی تھی جس پہ جگہ جگہ خوبصورت سے پھول بنے ہوئے تھے۔نیٹ کا سمپل دوپٹہ سر پہ ٹکائے نفیس سا میک اپ کیئے کانوں اور گلے میں ڈائیمنڈ کی جیولری پہنے وہ کوئی مغرور شہزادی لگ رہی تھی۔

"نمل بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے فاری۔"

شازینہ نے فارینہ کے ہاتھوں کو دباتے ہوئے کہا تو وہ مسکرادی۔فارینہ نے اس وقت ریڈ کلر کا بھاری لہنگا پہنا ہوا تھا۔دوپٹہ سر پہ سیٹ کیئے گولڈ کی جیولری پہنے وہ کوئی اپسرا لگ رہی تھی۔

"نمل میں بلکل ٹھیک نہیں لگ رہی۔"

فجر نے کوئی بیس بار یہ بات کہی تھی۔اس وقت وہ لوگ برائیڈل روم میں بیٹھی ہوئی تھیں۔فجر جو اس وقت وائیٹ اور پیچ رنگ کی میکسی میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔اسے یہ ٹینشن کھائے جا رہی تھی کہ وہ بلکل اچھی نہیں لگ رہی ہے۔

"فجر اب اگر تم نے دوبارہ ایسا کہا تو میں نے واجد بھائی کو تمہارے سامنے کھڑا کر دینا

ہے وہ خود ہی تمہیں بتائیں گے کیسی لگ رہی ہو۔"

نمل نے اس بار اسے دھمکی دی۔ تو وہ واقعی ہی چپ ہو گئی۔

"یار پھوپھو میں نے نہیں کرنا کوئی نکاح ان سے۔"

اب کی بار نور بی بی کی جھنجھلاتی ہوئی آواز آئی۔ نہیں نہیں آج نہیں ان میڈم کا نکاح کل تھا ارمان کے ساتھ۔ جب سے اسے پتہ چلا تھا ارمان یوسفزئی سے اس کا نکاح ہو رہا ہے۔ تب سے نور بیٹھے بیٹھے یہی کہہ رہی تھی۔ پہلے تو بڑی سعادتمندی سے اس نے ٹائیگر سے کہا تھا کہ۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ماما آپ جس سے چاہیں کر سکتے ہیں۔ یہ حق آپ کو دیا ہے میں نے۔"

لیکن جب دوسرے دن اسے نمل سے پتہ چلا کہ اس کا نکاح ہے ارمان سے تب سے وہ صدمے میں تھی بے چاری۔

"کیا ہو گیا ہے نور؟ بھئی کھا تھوری جائیں گے میرے بھائی تمہیں۔"

فلق نے اسے مصنوئی گھوری سے نوازتے ہوئے کہا۔

"ان کا بس چلے نہ وہ یہی کریں۔"

نور کی بات پہ سب کی ہنسی چھوٹی تھی۔

****

"یار مجھے تو یقین نہیں آرہا ہے۔میرا نکاح ہونے والا ہے۔"

واجد نے ٹائیگر سے کہا جس کے چہرے پہ آج الگ ہی نور تھا۔خوشی سے اس کا چہرہ چمک رہا مسکراہٹ اس کے لبوں سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی آنکھیں چمک رہی تھی۔

"ابے اوئے تو سن رہا ہے؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واجد نے اپنی بات کا جواب نہ پا کر اسے دیکھا جو کسی اور ہی دنیا میں موجود تھا۔واجد نے اس کے پیٹ میں کہنی مارتے ہوئے کہا۔

"ابے تو پاگل ہو گیا ہے کیا؟مار کیوں رہا ہے؟"

ٹائیگر جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آتے ہوئے واجد کو گھورتے ہوئے کہا۔

"کب سے بکواس کیئے جا رہا ہوں تجھے سنائی نہیں دے رہا تھا نہ اس لیئے مارا میں نے۔"

واجد نے بھی اسے گھورا۔

"کیا بول رہا تھا جنگلی؟"

ٹائیگر نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کچھ بھی نہیں جا یہاں سے۔"

واجد نے ناراض ہوتے ہوئے کہا تو ٹائیگر شانے اچکاتا ہوا وہاں سے جانے لگا۔

"اسے کیا ہوا ہے؟"

ارحم نے واجد سے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

"تیرا سالا ہے جا کے پوچھ اس سے۔"

واجد نے چڑتے ہوئے کہا۔ارحم نے اس کی طرف عجیب نظروں سے دیکھا۔

"دونوں ہی خوشی سے پاگل ہو گئے ہیں۔بیرسٹر صاحب آپ دھیان نہ دیں زیادہ۔"

حدید نے واجد اور ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جن کے دانت اندر ہی نہیں ہو رہے تھے۔

"دونوں نہیں تینوں۔"

فصیح نے ہادی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔واقعی وہ بھی ان دونوں کی طرح وہ بھی مسکرائے جارہا تھا۔

"یار ایک بات بتاؤ ذرا تم تینوں۔"

حدید کی بات پہ تینوں ان کی طرف متوجہ ہوئے۔

"دانت کیوں اندر نہیں ہو رہے تم لوگوں کے ؟مانا کہ بھئی شادی ہے آج تم لوگوں کی لیکن پھر بھی بندہ تھوری شرم ہی کر لیتا ہے۔اور تم تمہارا تو نکاح بھی ہو چکا ہے تم کیوں پاگلوں کی طرح مسکرائے جارہے ؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حدید کی بات پہ تینوں کی مسکراہٹ بس پل بھر کو غائیب ہوئی۔

"شادی ہے اج بندہ مسکرا بھی نہیں سکتا اپنی شادی پہ ؟"

واجد نے خاصا برا مناتے ہوئے کہا۔لیکن مسکراوہ اب بھی رہا تھا

"نکاح تو ہو چکا ہے لیکن بھئی آج مکمل طور پہ جانم میری ہو جائے گی۔"

ٹائیگر نے بھی اس کی بات کو ہوا میں اڑاتے ہوئے کہا۔

"اپنا وقت یاد ہے تجھے ؟کیسے نیند سے اٹھا رہا تھا تجھے تو نیند میں بڑبڑا رہا تھا۔یا ہو آج

میری شادی ہے۔"

ہادی نے حدید کی نکل اتارتے ہوئے کہا۔ تو حدید نے اسے گھورا پھر سب کی ہنسی چھوٹی۔ مہمان سب ان لوگوں کو دیکھ رہے تھے جو پاگلوں کی طرح گلا پھاڑ پھاڑ کر ہنس رہے تھے۔

****

"گڑیا تیار ہو؟"

ٹائیگر شہیر اور ارحم کے ساتھ قاضی برائیڈل روم میں آیا۔ ٹائیگر نے فارینہ کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔ تو فارینہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ ٹائیگر نے قاضی کو اشارہ کیا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے شہیر کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ شہیر نے اس کے ہاتھ پہ اپنی گرفت مظبوط کی۔ یہ وقت صرف فارینہ کے لئیے ہی نہیں ان دونوں بھائیوں کے لئیے بھی مشکل تھا۔

"فارینہ خانزادہ۔ والد ابراہیم احمد خانزادہ آپ کا نکاح عبدلہادی افتخار ولد افتخار احمد کے ساتھ بعوض بیس لاکھ سکہ رائج الوقت طے پایا جاتا ہے۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول

ہے؟"

قاضی نے فارینہ سے پوچھا۔ جس نے ٹائیگر کا ہاتھ سختی سے تھام رکھا تھا۔اس نے سر اٹھا کر ٹائیگر کو دیکھا۔ جس نے آنکھوں سے اسے ہاں کرنے کا اشارہ کیا۔

"قق۔ قبول ہے۔"

فارینہ کی لرزتی آواز کمرے میں گونجی۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک بار پھر پوچھا گیا۔

"قب۔ قبول ہے۔"

اس نے اپنے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

تیسری بار بھی پوچھا گیا۔

"جی۔ قبول ہے۔"

اوراس طرح وہ فارینہ خانزادہ سے فارینہ عبدلہادی افتخار بن گئی تھی۔

"سائین کرلو بچے۔"

شہیر نے پین اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔فارینہ نے کانپتے ہاتھوں سے سائین کیئے۔ایک موتی ٹوٹ کر اس کی آنکھوں سے نکلا۔پھر تمام بند توڑ کر آنسوں بہنے لگے۔ شہیر نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا۔ٹائیگر نے خود کو کمپوز کیااور اسے اپنے ساتھ لگایا۔

کتنا مشکل ہوتا ہے نہ بھائیوں کے لیئے یہ وقت۔اپنی جان سے پیاری بہن جس کو دیکھ دیکھ کر وہ جیتے تھے۔اسے کسی اور کے حوالے کرنا۔جس کی ہر بات وہ خوشی خوشی مانتے تھے۔اپنا جگر کا ٹکڑا کسی اور کے حوالے کر دیتے تھے۔ایک لمحہ تین بول اور بس ان کی بہن پہ سارے اختیارات اس کے شوہر کے ہوتے تھے۔یہاں تک کے وہ اپنے گھر اپنے ماں باپ بھائی بہن سے ملنے کے لیئے بھی اس کی اجازت چاہیئے ہوتی ہے۔

"فجر آفریدی والد ذولفقار آفریدی آپ کا نکاح واجد چودھری ولد امجد چودھری کے ساتھ بعوض دس لاکھ سکہ رائج الوقت طے پایا جاتا ہے۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

قاضی اب فجر سے پوچھ رہا تھا۔ فجر کی ایک طرف حدید اور دوسری طرف جہانزیب بیٹھا تھا۔ (جہانزیب حدید کا چھوٹا اور فجر سے ایک سال بڑا بھائی تھا)

"قبول ہے۔"

فجر نے کانپتی آواز کے ساتھ کہا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

دوسری بار پوچھا گیا۔

"قبول ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس بار لہجہ نارمل تھا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

تیسری بار پوچھا گیا۔

"مجھے قبول ہے۔"

اس بار لہجہ مظبوط لیکن آواز بھیگی ہوئی تھی۔ جہانزیب کے ہاتھ سے پین لے کر اس

نے سائین کی اور اپنا آپ واجد چودھری کے نام کر دیا۔

"مبارک ہو چھوٹی۔"

حدید نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ فجر کی انکھیں چھلک پڑی۔اس سب میں ٹائیگر کی نظر بس اس دشمنِ جاں پہ ٹکی تھی۔ جو اسے مسلسل اگنور کر رہی تھی ٹائیگر کی نظریں وہ بخوبی خود پہ محسوس کر سکتی تھی۔اس میں بلکل ہمت نہ تھی کہ نظریں اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھے۔

جہانزیب نے ایک نظر نور کے ساتھ بیٹھی فلق پہ ڈالی تو دوپل کے لیئے تھم سا گیا۔جو اس وقت وائیٹ کلر کے خوبصورت سے فراک میں ملبوس سرخ دوپٹہ سر سے ڈھلک کر کندھے پہ آ گیا تھا اس کی دل کی دنیا ہلا رہی تھی۔خود مزے سے فجر کو مبارک دے رہی تھی۔ جہانزیب سر جھٹکتا باہر چلا گیا۔ تو فلق نے اسے جاتے دیکھا۔اس کی نظروں سے وہ پہلے ہی گھبرا جاتی تھی لیکن آج تو ان نظروں میں ڈھیروں جذبات لیئے اسے دیکھ رہا تھا۔

****

"عبدلہادی افتخار ولد افتخار احمد آپ کا نکاح فارینہ خانزادہ ولد ابراہیم خانزادہ سے بعوض بیس لاکھ سکہ رائج الوقت پڑھوایا جاتا ہے۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

قاضی صاحب نے ہادی سے پوچھا۔

"قبول ہے۔"

مسکراتے لہجے میں کہا گیا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری بار پوچھا گیا۔

"قبول ہے۔"

ہادی کا جواب ٹائیگر کے اطمنان میں اضافہ کر رہا تھا۔ اسے کہیں نہ کہیں نہ ڈر تھا کہ کچھ غلط نہ ہو جائے۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

تیسری بار پوچھا گیا۔

"جی مجھے قبول ہے۔"

تیسری بار بھی وہی لہجہ مسکراتا ہوا۔آج فارینہ ہمیشہ ہمیشہ سے اس کی ہو گئی۔ مسکراتے ہوئے وہ دھڑا دھڑ اسائین کرنے لگا۔

"مبارک ہو۔"

ٹائیگر نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں بھی۔"

ہادی اس سے دور ہوتا ہوا بولا۔

"شکریہ یار۔مجھے فاری کے فیوچر کی بہت فکر تھی۔اب میں مطمئن ہوں اس کی طرف سے۔"

ٹائیگر نے کہا تو شہیر نے بھی اس کی تائید کی۔

"بے فکر ہو جاؤ تم لوگ اب وہ میری ذمیداری ہے۔"

ہادی نے شہیر اور ٹائیگر کو تسلی دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

"واجد چودھری ولد امجد چودھری آپ کا نکاح فجر آفریدی ولد ذولفقار آفریدی سے بعوض بیس لاکھ سکہ رائج الوقت پڑھوایا جاتا ہے۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

قاضی اب واجد سے پوچھ رہا تھا۔

"قبول ہے۔"

واجد نے جتنی جلدی سے کہا تھا ٹائیگر ہادی اور حدید نے اپنی ہنسی دبائی۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

دوسری بار پوچھنے پہ بھی واجد کا یہی جواب آیا۔

"جی جی قبول ہے۔"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

تیسری بار پوچھا گیا۔

"قاضی صاحب دل و جان سے قبول ہے۔ بتائیں کہاں سائین کرنے ہیں۔"

واجد نے جس طرح کہا وہاں موجود سب کے ہنسی کے فوارے چھوٹے۔

"انسان نہ بننا تو کبھی۔"

ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔اور اسی طرح آج کا خوبصورت دن یادگار بن گیا۔

****

"چاہے میں رہوں جہاں میں چاہے تو نہ رہے

تیرے میرے پیار کی عمر سلامت رہے۔

چاہے یہ زمین یہ آسماں رہے نہ رہے

تیرے میرے پیار کی عمر سلامت رہے۔

ڈر ہے تجھے میں کھو نہ دوں

ملے جو خدا تو بول دوں

میں دو جہاں کا کیا کروں تو بتا

اوہو تو جو میرے پاس ہے

مجھ کو نہ کوئی پیاس ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری مکمل ہو گئی ہر دعا

چاہے میرے جسم میں یہ جان رہے نہ رہے

تیرے میرے پیار کی عمر سلامت رہے۔

تھے ٹکڑوں میں جی رہے

تم جو ملے تو جڑ گئے

پنکھ لگا کے اڑ چلا من میرا

اوہو تجھ میں میں ہوں مجھ میں تو

اور سانسیں روبرو

کچھ بھی نہیں اب دونوں کے درمیاں

چاہے اس چاند میں چمک رہے نہ رہے

تیرے میرے پیار کی عمر سلامت رہے۔

چاہے میں رہوں جہاں میں یا چاہے تو نہ رہے

تیرے میرے پیار کی عمر سلامت رہے۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پورے حال میں اندھیرے تھا۔ صرف ایک سپاٹ لائیٹ جل رہی تھی جہاں سے ٹائیگر اور نمل چلتے آرہے تھے۔ ٹائیگر نے نمل کا ہاتھ کسی متاعِ جاں کی طرح پکڑ رکھا تھا۔ خوشی سے اس کا چہرہ دمک رہا تھا۔ وہ دونوں ساتھ میں بہت اچھے لگ رہے تھے۔ ایک شہزادی تھی تو دوسرا بھی کسی شہزادے سے کم نہ تھا۔ ایک مکمل کپل تھا بلاشبہ وہ دونوں بہت جچ رہے تھے ایک ساتھ۔ بیگ راؤنڈ پہ چلتے میوزک نے ایک سحر طاری کیا ہوا تھا۔ ان کے پیچھے ہی ہادی فارینہ اور واجد اور فجر بھی چلے آرہے تھے آرہے تھے۔ تینوں جوڑے سٹیج پہ بیٹھ گئے تو ساری لائیٹس آن ہوئی ایک سحر تھا جو ٹوٹا تھا۔ سب کی نظر ان تینوں جوڑوں پہ تھی۔ کسی کی نظر میں ستائیش تھی کسی کی میں رشک تو کسی کی حسد بھری نظریں۔ وہ تینوں ان سب سے بے نیاز بیٹھے تھے۔

کچھ رسمیں ہونے کے بعد رخصتی کا شور اٹھا۔ فارینہ اور فجر کو ان دونوں کے بھائیوں نے قرآن کے سائے تلے رخصت کیا۔ فارینہ کے رونے میں شدت آگئی تھی۔ ہادی نے اس کا نازک ہاتھ اپنے مظبوط ہاتھ میں لے کر اپنے ہونے کا احساس دلایا۔ ٹائیگر اور شہیر سے ملنے کے بعد فارینہ ہادی کی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

"تم کہاں جارہی ہو نمل؟"

ٹائیگر نے نمل کو گاڑی کی طرف بڑھتے دیکھ کر اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔

"گھر۔"

نمل کے جواب نے ٹائیگر کا پارہ چڑھا دیا۔

"کیا مطلب؟ گھر جاؤ گی؟ کس خوشی میں جاؤ گی؟"

ٹائیگر کے اس رد عمل پہ نمل تھوڑا گھبرا گئی۔ لیکن پھر سنبھل کر شرارت سے بولی

"کیا ہو گیا ٹائیگر مجھے جانا ہے نہ بھائی کی شادی ہے میرے۔ کچھ دنوں میں آجاؤں گی نہ میں۔ ماما اکیلی ہیں رسمیں کرنی ہیں مجھے ابھی۔"

نمل نے تو اسے چڑانے کے لئیے کہا تھا لیکن ٹائیگر کو سچ میں غصہ آگیا۔

"کچھ دنوں میں؟ دماغ خراب ہو رہا ہے میرا اب نمل۔ چپ چاپ گھر چل رہی ہو تم۔"

ٹائیگر نے صرف کہا نہیں اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی گاڑی میں لے جانے لگا۔

"ٹائیگر ہاتھ تو چھوڑ دیں یار۔"

نمل منمنائی ٹائیگر نے پلٹ کر اسے ایک گھوری سے نوازا۔

"حد ہے بھئی اپنے بھائی کی شادی بھی مجھے انجوئے نہیں کرنے دے رہے۔"

نمل بڑاڑانے لگی۔ شہیر جو ٹائیگر کے انتظار میں اس کی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا تھا ان دونوں کو دیکھ کر سیدھا ہوا۔ نمل کو دیکھ کر اس نے نظریں جھکالی تکلیف ہوئی اسے لیکن وہ سنبھل گیا۔

"کوئی کام تھا شہیر؟"

ٹائیگر نے اس سے استفسار کیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"گاڑی خراب ہو گئی ہے میری۔ ارمان اور جہانزیب چلے گئے فصیح کے ساتھ حدید بھائی بھی چلے گئے ورنہ ان کے ساتھ چلا جاتا۔"

شہیر نے اس کے پیچھے کھڑی گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔

"آجاؤ میرے ساتھ چلو۔ پیچھے بیٹھ جاؤ تم۔"

ٹائیگر نے شہیر سے کہا اور دوسری طرف گھوم کر نمل کو گاڑی میں بٹھایا۔

"ظالم۔"

نمل کی بڑبڑاہٹ شہیر اور ٹائیگر دونوں سن چکے تھے۔

"گھر چلو بتاتا ہوں میں کتنا ظالم ہوں۔"

ٹائیگر نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"ہا۔آپ مجھے ٹارچر کریں گے؟"

نمل نے حیرت سے پوچھا۔

"بلکل کروں گا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائیگر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

"حد ہے بھئی بندہ جھوٹی تسلی ہی دے دیتا ہے۔"

نمل نے اسے گھور کر کہا۔

"میں جھوٹی تسلیاں نہیں دیتا مسز مجطبی۔اور تم بھی تو دیکھو جا کے بیٹھ گئی ہو وہاں کتنے دنوں سے۔آج بھی میڈم کو وہیں جانا تھا حد ہے یار۔"

ٹائیگر کے جواب پہ نمل کی ہنسی چھوٹی۔

"ہاہاہاہاہاہا۔آپ کو سچ میں لگا میں آج بھی وہاں جاؤں گی؟ارے یار میں مزاق کر رہی تھی۔بھائی سے پہلے ہی کہہ چکی تھی میں آج آپ کے ساتھ جاؤں گی۔"

نمل نے ہنستے ہوئے کہا۔تو ٹائیگر نے اسے گھورا۔شہیر تو اس کی ہنسی میں کھونے لگا تھا لیکن اس نے اپنا دھیان اس سے ہٹایا۔

"جان نکال دی تھی تم نے میری۔"

ٹائیگر کی بات پہ نمل نے اس کے لبوں پہ اپنی انگلی رکھ دی۔شہیر نے بھی تڑپ کر اسے دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شش پاگل ہیں آپ۔ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں آپ۔"

نمل نے اسے ڈانٹا۔

"جانم میں۔"

"آئیندہ ایسی بات نہ کرنا بھائی۔"

شہیر کی بات پہ ٹائیگر نے بیک ویو مرر سے اسے دیکھا۔جو اس وقت واقعی ڈرا ہوا بچا لگ رہا تھا۔

"اوکے اوکے۔مزاق تھا بچے سوری۔"

ٹائیگر نے نرمی سے کہا تو شہیر مسکرایا۔

"ویسے یہ شہیر ہیں نہ؟"

نمل نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"ارے تم لوگوں کا تعارف تو کروایا ہی نہیں۔"

"جانم یہ شہیر ہے میرا چھوٹا بھائی۔اور شہیر یہ نمل ہے میری پرنسس۔"

ٹائیگر نے ان دونوں کا تعارف کروایا۔

"اسلام وعلیکم بھائی۔"

نمل اسے سلام کیا شہیر نے سر کے خم سے سلام کا جواب دیا۔

****

"گڈ مارننگ پرنسس۔"

خان منزل میں ایک نئی صبح کا آغاز ہوا۔ٹائیگر نے نمل کو اٹھتے دیکھ کر کہا۔نمل

مسکرائی اور اٹھ بیٹھی۔

"گڈ مارننگ۔"

نمل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آجاؤ ناشتہ کر لیں۔ پھر فاری کے پاس بھی جانا ہے۔ پتہ نہیں چھوٹی کیسی ہو گی۔"

ٹائیگر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ سے اٹھاتے ہوئے کہا۔

"فاری بلکل ٹھیک ہوں گی۔ بھائی انہیں سنبھال لیں گے ٹائیگر آپ بے فکر ہو جائیں اب۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمل نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"بس پتہ نہیں کیوں میں اس کے لئیے پریشان رہتا ہوں۔"

ٹائیگر کی بات پہ نمل نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

"اب آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بھائی پہ بھروسہ رکھیں آپ وہ اس کا بہت زیادہ خیال رکھیں گے۔"

نمل کی بات پہ ٹائیگر مسکرایااوراس کی پیشانی کو چوما نمل نے آنکھیں بند کرلی۔ٹائیگر نے مسکراتے ہوئےاس کی ناک کھینچی تووہ کھلکھلااٹھی۔

****

"گڈمارننگ۔"

ہادی نے فارینہ کودیکھ کر کہاجوبیڈ پہ بیٹھی نہ جانے کیااس کے چہرے پہ تلاش کررہی تھی۔ساری رات اسے سمجھاتے ہوئےاسے یہ احساس دلاتے ہوئے گزری تھی کہ اب وہ بلکل محفوظ ہےاس کے ساتھ۔وہ کسی حدتک سنبھل بھی گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھالگ رہاہوں؟"

ہادی نےاس کاہاتھ پکڑ کرپوچھا۔

"آپ؟آپ کب اٹھے؟"

فارینہ جیسے ہوش میں آتے ہوئے بولی۔

"ابھی اٹھاہوں جب تم مجھے دیکھنے میں مصروف تھی۔"

ہادی نےاسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"میں وہ۔بس آپ کا شکریہ کرنا چاہتی تھی۔"

فارینہ نے اپنا سر اس کے کندھے پہ رکھتے ہوئے کہا۔

"کس بات کے لئیے شکریہ فاری؟"

ہادی نے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے شادی۔"

"اس کے لئیے تو بھئی پھر مجھے تمہارا شکریہ کرنا چاہئیے کہ تم نے مجھ سے شادی کرلی۔"

ہادی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔تو فارینہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ارے بھئی میں جس طرح تمہارے گھر آیا تھا۔تمہارے بھائی کو دھمکانے۔اس کے بعد مجھے لگا شاید تم مجھ سے شادی سے انکار کردو۔لیکن شکریہ یار مجھ سے شادی کرنے کا۔"

ہادی نے بڑی سہولت سے بات بدل دی تھی۔

"اچھا مجھے جانے دیں بھائی آنے والے ہیں۔"

فارینہ اس سے دور ہوتی ہوئی بولی اور بیڈ سے اٹھ گئی۔

"یہ بھی سہی ہے۔"

ہادی نے بے چارگی سے کہا۔ تو فارینہ ہنسنے لگی اور ہادی اس کی ہنسی میں کھو گیا۔

****

ارمان زر نور اور جہانزیب اور فلق کا نکاح بھی بہ خیر و عافیت کے ہو چکا تھا۔ اس وقت وہ لوگ اکٹھے بیٹھے فوٹگرافر سے فوٹوز بنوا رہے تھے۔ نور اور فلق کسی گڑیا کی طرح چھوٹی سی دلہنیں بنی بہت پیاری لگ رہی تھی۔ کیانش اور امانڈا بھی وہاں موجود تھے۔ آخر ان لوگوں کے اچھے دن آ گئے تھے۔ خوش باش چہرے ایک مکمل منظر پیش کر رہے تھے۔ شازینہ کے دل سے ان کی دائیمی خوشی کی دعا نکلی۔

****

ایک سال بعد

"میں ماما سے شکایت لگاؤں گی آپ کی۔"

نور نے ارمان سے کہا جو اپنے بال سیٹ کر رہا تھا۔اس وقت وہ لوگ سری لنکا کینڈی میں تھے۔

"دھمکیاں دینے کے علاوہ کیا آتا ہے مسسز زرنور یوسفزئی؟"

ارمان اس کی طرف آتے ہوئے بولا۔

"مجھے جانا ہے یار پاکستان ارمان۔"

نور نے رونی صورت بناتے ہوئے کہا۔

"چلے جائیں گے جانِ ارمان۔"

ارمان نے اس کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"بھئی میری چھٹیاں ختم ہو گئی ہیں۔ایگزامس شروع ہونے والے ہیں۔"

نور کی بات پہ ارمان نے اسے بیڈ پہ بٹھایا۔

"کہا نہ نورِ جان چلے جائیں گے۔اب کوئی مزید ضد نہیں یہاں ایک دو کام ہیں انہیں

دیکھ لوں میں۔"

ارمان نے حتمی انداز میں کہا۔

"مجھے بھیج دیں۔آپ پھر کام ختم کر کے آجانا۔"

نور نے اسے ایک حل پیش کیا۔

"بلکل بھی نہیں زرنور۔میرے بغیر وہاں رہ لو گی؟ ظالم لڑکی میرا سوچو کچھ۔"

اس بار اس نے سختی سے کہا۔تو نور بناتی کمرے سے چلی گئی۔

****

"کیا ہے بھئی جانے دیں نہ۔"

نمل نے ٹائیگر سے کہا جو اس وقت اپنی اسٹڈی میں بیٹھا کام کر رہا تھا۔اور ساتھ میں نمل کو بھی بٹھا رکھا تھا۔نہ خود سوؤں گا نہ تمہیں سونے دوں گا پہ عمل کرتے ہوئے بٹھا رکھا تھا۔

"بس دس منٹ۔"

پچھلے آدھے گھنٹے سے اس کے دس منٹ ختم نہیں ہو رہے تھے۔

"یار ٹائیگر بند کریں اس کو اب۔"

نمل نے ہاتھ بڑھا کر اس کا لیپ ٹاپ بند کیا۔

"نمل کیا کرتی ہو یار۔"

"آجائیں بس سونا ہے بھئی۔"

نمل اس کی سنے بغیر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے میں لے آئی۔

****

تین سال بعد

"یہ لوگ کب پہنچے گے؟"

نمل نے ٹائیگر سے نور اور ارمان کے متعلق پوچھا۔آج سب کا ڈنر نمل اور ٹائیگر کی

طرف تھا۔سب آ گئے تھے بس نور اور ارمان کا انتظار تھا۔

"ماما۔"

اس سے پہلے ٹائیگر کچھ کہتا نور تقریباً بھاگتی ہوئی ٹائیگر سے آ کر ملی۔

"آرام سے بیٹا۔"

ٹائیگر نے اس کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔ارمان نے بھی اس کی حرکت پہ صبر کے گھونٹ بھرے۔وہ امید سے تھی اور اسے اس بات کا ذرا سا بھی خیال نہیں تھا۔خود وہ ایک بچی تھی اسے کہاں سے خیال ہوتا۔ارمان سارا دن اس کے پاس رہتا تھا اسی وجہ سے کہ وہ اپنا خیال نہیں رکھتی تھی۔ نمل اور فارینہ کو اللہ نے ایک ایک اولاد سے نوازا تھا۔ نمل کو بیٹی ہوئی تھی اور فارینہ کو ایک خوبصورت سا بیٹا۔فلق بھی امید سے تھی جب کہ فجر کو دو جڑواں بچے تھے بیٹا بیٹی۔سب اپنی اپنی زندگی میں خوش تھے۔ان کے برے دن ختم ہو چکے تھے۔سب بہت مطمئین تھے اپنی زندگیوں میں۔ شہیر نے بھی نمل اور فجر کی دوست ماہئر اسے شادی ہو گئی تھی۔ان دونوں کی خوشی میں ہی دعوت رکھی گئی تھی۔

****

ختم شد

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین